

اسماء الرجال کی مشہور کتاب تہذیب التہذیب کا اردو ترجمہ

کتاب

# الضعفاء والمثبریین

تألیف

ابو محمد محمد بن جریر شریک

نظر ثانی

محقق العصر فضیلہ شیخ حافظ الوسیف جمیل احمد حفظہ اللہ

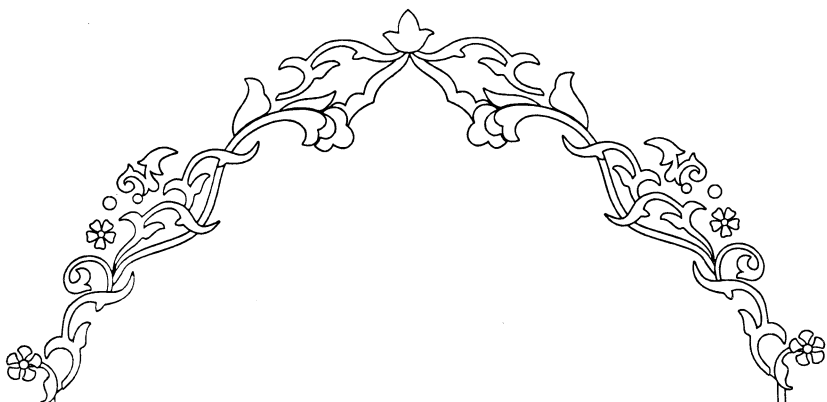


مکتبہ کائنات الحدیث



اسماء الرجال کی مشہور کتاب تہذیب التہذیب کا اردو ترجمہ

# کتاب الصحفا والمثرف کیر



# بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے



اسماء الرجال کی مشہور کتاب تہذیب التہذیب کا اردو ترجمہ

# کتاب الضُعَفَاءِ وَالْمُتَسَرِّعِينَ

تألیف  
ابن ماجہ رحمہ اللہ

نظر ثانی  
مفت اعظم پاکستان مولانا محمد رفیع الرحمن صاحب مدظلہ العالی



مکتبہ دارالحدیث



## جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب	:	کتب الضعفاء والمثبوحین
تألیف	:	ابن قیم کثیر بن ایشہ بن ابراہیم
نظر ثانی	:	مفت اعظم پاکستان مولانا ابوسیف جمیل، حفظہ اللہ
ناشر	:	مکتبہ دار الفکر لاہور شیخوپورہ
اشاعت اول	:	جون 2015ء

### ملفوظات

- مکتبہ اسلامیہ: غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور۔ 042-37244973
- مکتبہ دار الفکر الاسلامی: واہ کینٹ، راولپنڈی۔ 0321-5216287
- نعمانی کتب خانہ: حق سٹریٹ اردو بازار لاہور۔ 042-37321865
- مکتبہ قدوسیہ: غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور۔ 042-37351124
- مکتبہ شان اسلام: راحت مارکیٹ، اردو بازار لاہور۔ 0321-4363585
- مکتبہ صبح روشن: اردو بازار لاہور۔ 0321-4275767
- مکتبہ اسلامیہ: بیسمنٹ سمنٹ بینک بالقابل شیل پٹرول پمپ کوتوالی روڈ فیصل آباد۔

041-2631204

- محمدی لائبریری: جامع مسجد محمدی اہل حدیث، مقام حیات سرگودھا۔ 0321-8851000
- دار المستقیم لائبریری: لمحقہ جامع مسجد خالد بن ولید ریگل چوک شیخوپورہ 0300-5177964
- جامعہ البانیہ: نزد گرین ہل فیکٹری شاپ گڑھا فتح گڑھ اجنبی، سیالکوٹ 0321-7145727



## أَسْمَاءُ الرِّجَالِ نِصْفُ عِلْمٍ

أَسْمَاءُ الرِّجَالِ، عِلْلُ حَدِيثٍ اور جَرَحٌ وَتَعْدِيلُ كے ماہر امام علی بن عبداللہ المدینی (۱۶۱ھ، ۲۳۲ھ) فرماتے ہیں:

”التَّفَقُّهُ فِي مَعَانِي الْحَدِيثِ نِصْفُ الْعِلْمِ وَمَعْرِفَةُ الرِّجَالِ  
نِصْفُ الْعِلْمِ“

”معانی حدیث میں تفقہ آدھا علم ہے اور اُسماء الرجال کی پہچان آدھا علم ہے۔“

## سند کی تحقیق ضروری ہے

الجرح والتعديل کے امام یحییٰ بن سعید القطان (۱۲۰ھ، ۱۹۸ھ) فرماتے ہیں:

”حدیث نہ دیکھو بلکہ سند دیکھو، پھر اگر سند صحیح ہو تو ٹھیک ہے، اور اگر سند صحیح نہ ہو تو حدیث کے دھوکے میں نہ آنا۔“

## رسول اللہ ﷺ کی طرف ضعیف یا جھوٹی حدیث منسوب کرنے کی وعید

سیدنا ابی قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو اس منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا:  
(یا ایہا الناس ایاکم وکثرة الحدیث عنی من قال علی فلا  
یقولن الا حقاً او صدقاً فمن قال علی ما لم أقل فلیتبعوا مقعده  
من النار .))

”اے لوگو! (صحابہ کرام) میرے حوالے سے کثرت کے ساتھ حدیث بیان  
کرنے سے بچو، اور جو میری طرف نسبت کر کے کوئی بات کہے تو وہ صرف صحیح  
اور حق بات کہے، اس لیے کہ جو شخص میری طرف کسی جھوٹ بات کو منسوب  
کرے گا، تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔“

## جس شخص کو حدیث کی صحت کا علم نہیں

### اُس کے جہنم میں داخل ہونے کا بیان

امام ابن حبان (۲۷۴ھ، ۳۵۴ھ) نے اپنی کتاب ”صحیح ابن حبان“ میں ایک  
باب یوں باندھا ہے ”فصل ذکر ایجاب دخول النار لمن نسب  
الشیء الی المصطفیٰ ﷺ وهو غیر عالم بصحته“ اس بات کا ذکر  
کہ ایسے شخص کا دوزخ میں داخل ہونا لازم ہے جو رسول اللہ ﷺ کی طرف  
کوئی ایسی چیز منسوب کرے جس کی صحت کا اسے علم نہ ہو۔“

## فہرست مضامین

- انتساب ..... 16
- مقدمۃ التحقیق ..... 17
- اسناد کا لغوی معنی ..... 20
- اسناد کا اصطلاحی معنی ..... 21
- علم اسناد ..... 21
- سند کی اہمیت ..... 21
- علم اُسماء الرجال اور اس فن کے ماہر محدثین کا تذکرہ ..... 27
- علم جرح و تعدیل کی تعریف اور اہمیت ..... 33
- جرح کی لغوی تعریف ..... 33
- جرح کی اصطلاحی تعریف ..... 33
- تعدیل کی لغوی تعریف ..... 33
- تعدیل کی اصطلاحی تعریف ..... 33
- اسماء الرجال کی کتب ..... 45
- صحیح اور ضعیف احادیث میں تمیز کی ضرورت اور احادیث کو بغیر تحقیق ..... 47
- خود ساختہ اصول ”تساہل + متساہل“ کا تحقیقی جائزہ ..... 63
- متساہل محدثین کا تذکرہ ..... 67
- امام ابوالحسن احمد بن عبداللہ بن صالح عجل ..... 67

- امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ بن موسیٰ الترمذی ..... 68
- امام ابو بکر محمد بن اسحاق ابن خزیمہ ..... 70
- امام ابو حاتم محمد بن حبان ..... 73
- امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد بن حمدویہ بن نعیم الحاکم ..... 75
- امام ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن موسیٰ اللمیہقی ..... 75
- تساہل محدثین کا مجہول راویوں کی توثیق میں تساہل ..... 75
- مہدی بن حرب البجری ..... 76
- ابو ماجد الحنفی ..... 76
- یحییٰ بن حمید مصری ..... 78
- یونس بن سلیم الصنعانی ..... 78
- ابو ہاشم الدوسی ..... 79
- جری بن کلیب النہدی ..... 80
- عمرو ذومر الہمدانی ..... 81
- تساہل و متاخرین محدثین کا روایات کی روشنی میں تساہل ..... 82
- روایت نمبر ۱ ..... 82
- روایت نمبر ۲ ..... 83
- روایت نمبر ۳ ..... 83
- روایت نمبر ۴ ..... 84
- حاصل کلام ..... 86
- اُسماء الرجال کی مشہور کتاب تہذیب التہذیب ..... 88
- رموز و اوقاف ..... 91

## كتاب الضعفاء والمتروكين

### حرف (الف)

- (١) أبان بن أبي عياش ..... 95
- (٢) إبراهيم بن محمد بن أبي يحيى ..... 97
- (٣) إسماعيل بن رافع بن عويمر ..... 99
- (٤) إسماعيل بن مسلم المكي ..... 101
- (٥) أشعث بن سعيد البصري أبو الربيع السمان ..... 103
- (٦) إسحاق بن عبد الله بن أبي فروة واسمه عبد الرحمن ..... 104
- (٧) إسحاق بن يحيى بن طلحة بن عبيد الله التيمي ..... 106
- (٨) أسيد بن زيد بن نجيح الجمال الهاشمي مولا هم الكوفي ..... 108
- (٩) أصبغ بن نباتة التميمي الحنظلي أبو القاسم الكوفي ..... 109
- (١٠) أيوب بن خوط أبو أمية البصري الحبطي ..... 111
- (١١) أيوب بن سويد الرملي أبو مسعود السيباني ..... 112
- (١٢) أيوب بن واقد الكوفي أبو الحسن، ويقال أبو سهل نزيل البصرة ..... 114
- (١٣) أبو بكر بن عبد الله بن محمد بن أبي سبرة بن أبي رهم ..... 115
- (١٤) أبو بكر بن عبد الله بن أبي مريم الغساني الشامي ..... 116
- (١٥) أبو بكر الهذلي البصري اسمه سلمى بن عبد الله بن سلمى ..... 118

### حرف (ب)

- (١٦) باذام ويقال باذان أبو صالح مولى ام هانئ بنت أبي طالب ..... 120
- (١٧) بشر بن رافع الحارثي أبو الاسباط النجراني ..... 122



- 123 ..... بشر بن نمير القشيري البصري  
 125 ..... بشير بن ميمون الخراساني ثم الواسطي أبو صيفي  
 127 ..... بحر بن كنيز الباهلي أبو الفضل البصري

### حرف (ت)

- 128 ..... تليد بن سليمان المحاربي أبو سليمان  
 130 ..... تمام بن نجيح الأسدي الدمشقي نزيل حلب

### حرف (ث)

- 131 ..... ثابت بن أبي صفية دينار  
 133 ..... ثوير بن أبي فاختة سعيد بن علاقة الهاشمي

### حرف (ج)

- 135 ..... جابر بن يزيد بن الحارث بن عبد يغوث الجعفي  
 138 ..... جوير بن سعيد الأزدي أبو القاسم البلخي  
 140 ..... جعفر بن ميمون أبو علي، ويقال أبو العوام الانماطي

### حرف (ح)

- 142 ..... الحسن بن أبي جعفر عجلان  
 144 ..... الحسن بن علي النوفلي الهاشمي  
 145 ..... الحسن بن عمارة المضرب البجلي  
 148 ..... الحسن بن عمرو بن سيف العبدي  
 149 ..... الحسين بن قيس الرجي أبو علي الواسطي

- (۳۳) الحارث بن عبدالله الأعور الهمداني الخارفي أبو زهير الكوفي ..... 151  
 (۳۴) الحسن بن دينار أبو سعيد البصري، وهو الحسن بن واصل التميمي .... 153  
 (۳۵) حفص بن سليمان الأسدي أبو عمر البزاز الكوفي ..... 155

## حرف (خ)

- (۳۶) خلیل بن دعلج السدوسی أبو حلبس ..... 157  
 (۳۷) الخلیل بن مرة الضبعی البصري ..... 159  
 (۳۸) خارجة بن مصعب بن خارجة الضبعی بن الحجاج ..... 160  
 (۳۹) خالد بن عمرو بن محمد بن عبدالله بن سعيد بن العاص ..... 163

## حرف (ز)

- (۴۰) رشدين بن سعد بن مفلح بن هلال المهري ..... 164

## حرف (س)

- (۴۱) سليمان بن سفيان التيمي أبو سفيان المدني ..... 166  
 (۴۲) سلام بن سليمان بن سوار الثقفي مولا هم ..... 168  
 (۴۳) سعيد بن بشير الأزدي، ويقال البصري ..... 169  
 (۴۴) سعيد بن زربي الخراعي البصري ..... 171  
 (۴۵) سعيد بن المرزبان العبسي أبو سعد ..... 172

## حرف (ص)

- (۴۶) صالح بن بشير بن وادع بن أبي بن أبي الأقص ..... 174

١٧٦ ..... صدقة بن عبدالله السمين

### حرف (ض)

١٧٨ ..... ضرار بن صرد التيمي أبو نعيم الطحان الكوفي

### حرف (ط)

١٨٠ ..... طلحة بن زيد القرشي أبو مسكين

### حرف (ع)

١٨٢ ..... علي بن زيد بن عبدالله بن أبي مليكة زهير بن عبدالله

١٨٤ ..... عبدالله بن جعفر بن نجيح السعدي

١٨٥ ..... عبدالله بن سعيد بن أبي سعيد كيسان المقبري

١٨٧ ..... عبدالله بن محمد بن عقيل بن أبي طالب الهاشمي

١٩٠ ..... عبدالله بن واقد أبو قتادة الحراني مولى بنى حمان

١٩١ ..... عبدالرحمن بن زياد بن أنعم بن ذري

١٩٤ ..... عبدالرحمن بن زيد بن أسلم العدوي مولا هم المدني

١٩٥ ..... عبدالرحمن بن يزيد بن تميم السلمى الدمشقي

١٩٧ ..... عمر بن شبيب بن عمر المسلي أبو حفص الكوفي

١٩٨ ..... عمر بن عطاء بن وراز ويقال ورازة، حجازي

٢٠٠ ..... عمر بن قيس المكي أبو جعفر

٢٠١ ..... عمر بن هارون بن يزيد بن جابر بن سلمة الثقفي

٢٠٣ ..... عمرو بن دينار البصري أبو يحيى الأعور

٢٠٤ ..... عمارة بن جوين أبو هارون العبدي البصري

- 206 ..... عبد الكريم بن أبي المخارق
- 208 ..... عبد الحميد بن سليمان الخزاعي
- 210 ..... عاصم بن عبيد الله بن عاصم بن عمر بن الخطاب
- 212 ..... عباد بن كثير الثقفي البصري
- 215 ..... عباد بن منصور الناجي أبو سلمة البصري القاضي
- 217 ..... عطية بن سعد بن جنادة العوفي الجدلي القيسي
- 218 ..... عطاء بن عجلان الحنفي، أبو محمد البصري العطار
- 220 ..... عيسى بن سنان الحنفي أبو سنان القسملّي الفلسطيني

## حرف (ق)

- 221 ..... قيس بن الربيع الأسدي أبو محمد الكوفي

## حرف (ل)

- 223 ..... ليث بن أبي سليم بن زعيم القرشي

## حرف (م)

- 226 ..... مجالد بن سعيد بن عمير بن بسطام بن ذي مران
- 228 ..... موسى بن عبيدة بن نشيط بن عمرو بن الحارث
- 229 ..... مروان بن سالم الغفاري أبو عبد الله الشامي الجزري
- 231 ..... محمد بن جابر بن سيار بن طلق السحيمي الحنفي
- 233 ..... محمد بن أبي حميد، واسمه ابراهيم الأنصاري الزرقى
- 235 ..... محمد بن السائب بن بشر بن عمرو بن عبد الحارث
- 237 ..... محمد بن عمر بن واقد الوقدي الأسلمى، مولا هم

- 239 ..... محمد بن عبد الرحمن بن أبي ليلى الأنصارى أبو عبد الرحمن  
 242 ..... محمد بن عبيد الله بن أبي سليمان العرزمي الفزاري  
 244 ..... محمد بن الفضل بن عطية بن عمر بن خالد العبسي  
 246 ..... محمد بن مروان بن عبد الله بن إسماعيل بن عبد الرحمن

### حرف (هـ)

- 248 ..... (٨٥) هارون بن سعد مولى قريش حجازي  
 248 ..... (٨٦) هارون بن صالح الهمداني  
 248 ..... (٨٧) هاني بن عبد الله بن الشخير بن عوف بن كعب بن وقدان  
 249 ..... (٨٨) هاني بن عثمان الجهني أبو عثمان الكوفي  
 249 ..... (٨٩) هاني بن قيس الكوفي  
 249 ..... (٩٠) هاني أبو سعيد البربري الدمشقي مولى عثمان  
 249 ..... (٩١) هاني مولى علي بن أبي طالب

### حرف (ياء)

- 250 ..... (٩٢) يزيد بن أبان الرقاشي أبو عمرو البصري القاص الزاهد  
 252 ..... (٩٣) يزيد بن أبي زياد القرشي الهاشمي أبو عبد الله  
 254 ..... (٩٤) يزيد بن عبدالعزيز الرعيني الحجري المصري  
 254 ..... (٩٥) يحيى بن أبي حية أبو جناب الكلبي الكوفي  
 256 ..... (٩٦) يحيى بن العلاء البجلي أبو سلمة  
 258 ..... (٩٧) يحيى بن ميمون بن عطاء بن زيد القرشي  
 260 ..... (٩٨) يونس بن سليم الصنعاني

- 260 ..... (۹۹) یونس بن عبید مولى محمد بن القاسم الشقي
- 261 ..... (۱۰۰) یعلی بن مملک حجازی
- 262 ..... ○ مراجع و مصادر
- 272 ..... ○ مصنف کی دیگر کتب

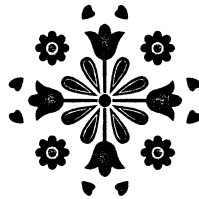




## انتساب

اس ادنیٰ کاوش کو اپنے اُستاد محترم محدث العصر شیخ الحدیث حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ کے نام کرتا ہوں جنہوں نے مجھ ناچیز کی راہنمائی اور حوصلہ افزائی فرما کر اس قابل بنایا کہ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے بندہ ناچیز یہ کتاب اور دیگر کتابوں کو لکھنے کے قابل ہوا، والحمد للہ  
اللہ تعالیٰ سے دعا ہے اُستاد محترم حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ کی قبر کو منور اور کشادہ فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے۔ (آمین)

ابو محمد خرم شہزاد



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## مقدمة التحقيق

ان الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره ونعوذ بالله من شرور أنفسنا ومن سيئات أعمالنا من يهده الله فلا مضل له ومن يضلل فلا هادي له وأشهد أن لا اله الا الله وأشهد أن محمداً عبده ورسوله . أما بعد .

دین اسلام کی بنیاد قرآن مجید اور حدیث نبوی ﷺ پر ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا ہم پر بہت بڑا احسان ہے کہ ان دونوں چیزوں کی حفاظت کا ذمہ خود اللہ تعالیٰ نے لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ﴾ (الحجر: ۹)

”ہم ہی نے اس ذکر (قرآن) کو نازل فرمایا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔“

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کی حفاظت کا ذمہ لیا ہے بلکہ اسی طرح حدیث رسول ﷺ کو بھی وحی قرار دیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۚ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ﴾ (النجم: ۳، ۴)

”اور نہ وہ اپنی خواہش سے کوئی بات کہتے ہیں، وہ تو صرف وحی ہے جو اتاری جاتی ہے۔“

دوسرے مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿بِالْبَيِّنَاتِ وَالزُّبُرِ ۖ وَأَنزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ

إِيَّاهُمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ﴿٤٤﴾ (النحل: ٤٤)

”یہ ذکر (قرآن) ہم نے آپ کی طرف اتارا ہے کہ لوگوں کی جانب جو نازل فرمایا گیا ہے آپ اسے کھول کھول کر بیان کر دیں شاید کہ وہ غور و فکر کریں۔“

اور چند مقامات پر ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِن قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ﴾ (الجمعة: ٢)

”وہی ہے جس نے امیوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا، جو ان پر آیات تلاوت کرتا ہے، انہیں پاک کرتا ہے، اور انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے اگرچہ قبل اس سے وہ کھلی گمراہی میں تھے۔“

﴿وَإِذْ كُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَمَا أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنَ الْكِتَابِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهِ﴾ (البقرة: ٢٣١)

”اور اپنے آپ پر اللہ کی نعمت یاد کرو اور ان چیزوں کو جو میں نے تم پر کتاب و حکمت سے نازل کیں، جن کے ذریعہ وہ تمہیں نصیحت کرتے ہیں۔“

﴿وَإِنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُن تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا﴾ (النساء: ١١٣)

”اللہ نے تم پر کتاب و حکمت نازل کی، اور تمہیں وہ کچھ سکھایا جو تم نہیں جانتے تھے، اور تم پر اللہ کا بڑا فضل ہے۔“

ان آیات کی تشریح کرتے ہوئے امام شافعی رحمہ اللہ (۱۵۰ھ، ۲۰۴ھ) فرماتے ہیں:

چنانچہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے ایک تو کتاب کا ذکر کیا، جو قرآن ہے، اور حکمت کا ذکر کیا، مجھ کو اطمینان ہے کہ حکمت رسول اللہ ﷺ کی سنت (حدیث) ہے، اور یہ تفسیر

فرمودہ الہی سے زیادہ مشابہ ہے۔ واللہ اعلم

کیونکہ قرآن مجید کے ذکر کے بعد حکمت کا ذکر کیا گیا ہے، اور اللہ تعالیٰ کتاب و حکمت کی تعلیم کے ذریعہ اپنی مخلوق پر اپنا احسان بیان فرما رہا ہے، لہذا یہاں سنت رسول اللہ ﷺ کے سوا کسی چیز کو حکمت کہنا مناسب نہیں، اور یہ اس لیے کہ ”حکمت“ کتاب اللہ کے ساتھ متصل مذکور ہے، اور اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کی اطاعت فرض کی ہے، اور آپ کے حکم کی پیروی کو لازم قرار دیا ہے، پس کسی قول کو سوائے کتاب اللہ کے پھر سنت رسول اللہ ﷺ کے فرض نہیں کہا جاسکتا..... اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول اللہ ﷺ کی سنت (حدیث) ہی قرآن پاک کے خاص و عام معنی مراد لینے کے لیے رہنمائی کرتی ہے، پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب کے ساتھ ہی حکمت کا ذکر کیا، اور حکمت کو کتاب کے تابع بنایا، اپنے رسول ﷺ کے سوا دوسری مخلوق میں سے کسی کو یہ شرف نہ بخشا۔<sup>①</sup>

ان آیات اور امام شافعی رحمہ اللہ کے قول سے ثابت ہوا، کہ کتاب و حکمت سے مراد قرآن و سنت (حدیث) ہی ہے۔

اب حدیث کے وحی ہونے پر رسول اللہ ﷺ کا فرمان مبارک ملاحظہ فرمائیں: نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((ألا إني أوتيت الكتاب ومثله معه.))<sup>②</sup>

”سن لو! مجھے کتاب (قرآن) اور اس کی مثل (وحی حدیث) عطا کی گئی ہے۔“

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((فأوحى إلى أنكم تفتنون في قبوركم.))<sup>③</sup>

”پس میری طرف وحی کی گئی ہے کہ تمہیں قبروں میں آزمایا جاتا ہے۔“

① کتاب الرسالة الشافعی: ص ۸۲. ② مسند أحمد: ۴/ ۱۳۰-۱۳۱. بشرطیکہ یہ حدیث صحیح ہو۔ ③ صحیح بخاری: ۸۶.

((وإنما كان الذي أوتيت وحياً أوحاه الله إلي . )) ❶

”مجھے جو دیا گیا ہے وہ وحی ہے جسے اللہ نے مجھ پر نازل فرمایا ہے۔“

ان دلائل سے ثابت ہوا کہ قرآن و سنت (حدیث) وحی ہے والحمد للہ۔ اور اللہ تعالیٰ نے حدیث کی حفاظت کے لیے اپنے نیک بندوں (محدثین) کو چنا، اور ان سے یہ کام لیا کہ انہوں (محدثین) نے حدیث کو قبول کرنے کے اصول، ضابطے اور سخت سے سخت شرائط عائد کیں جو کہ اصول حدیث کی کتابوں میں دیکھی جاسکتی ہیں۔

بہر حال حدیث کی حفاظت کا سب سے اہم ہتھیار سند ہے، سند کے بغیر حدیث کی حفاظت ممکن نہیں ہے، کیونکہ صحیح حدیث ہوگی تو ہمیں قرآن کو سمجھنے میں آسانی ہوگی۔

جیسا کہ فرمان نبوی ﷺ ہے، سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایمانداری آسمان سے لوگوں کے دلوں کی جڑ پر اتری ہے، اور قرآن بھی آسمان سے نازل ہوا ہے، پھر لوگوں نے اس قرآن کو پڑھا، اور میری سنت (حدیث) سے اس (قرآن) کے احکامات کو سمجھا۔ ②

رسول اللہ ﷺ کی طرف سے حق (صحیح حدیث) پہنچانے کا حکم ہے، نہ کہ جھوٹ، اس لیے سند کیا ہے؟ اسلام میں اس کی کیا اہمیت ہے؟ وضاحت ملاحظہ فرمائیں۔  
اسناد کا لغوی معنی:

کلمہ ”اسناد“ سند سے ماخوذ ہے، جو لغوی اعتبار سے مختلف معنوں میں مستعمل ہے، پہاڑ کے دامن کی بلندی کو سند کہا جاتا ہے، اسی طرح سے وادی کے سامنے کی بلند زمین کو بھی سند کہا جاتا ہے، آدمی جس چیز پر ٹیک لگاتا ہے یا جس پر اعتماد کرتا ہے اس کو بھی سند کہا جاتا ہے۔<sup>۵</sup>

① صحیح بخاری: ۷۲۷۴. ② صحیح بخاری: ۷۲۷۶. ③ لسان العرب: ۳/ ۲۲۰،

ماده "سند"

## اسناد کا اصطلاحی معنی:

اصطلاح میں اسناد (یا سند) اس واسطہ کو کہتے ہیں جو متن تک پہنچاتا ہے، جمہور محدثین کے یہاں سند اور اسناد میں کوئی فرق نہیں ہے لیکن کچھ محدثین نے مفہوم کے اعتبار سے فرق کیا ہے۔ ان کے یہاں: سند اس واسطہ کو کہتے ہیں جو متن تک پہنچاتا ہے، اور اسناد قائل کی جانب قول کی نسبت کرنے کو کہتے ہیں۔<sup>①</sup>

## علم اسناد:

اس علم کو کہتے ہیں جس سے روایان حدیث (تابعین، تبع تابعین وغیرہم) کی معرفت حاصل ہو۔ راویوں کے حالات کے متعلق محدثین نے ان ہزاروں روایان حدیث کے حالات زندگی، حصول علم، اور طلب حدیث کے بارے میں تمام معلومات مرتب کر دیں، نیز ثقاہت وضعف کے فرق کو واضح کر دیا۔

## سند کی اہمیت:

امام مسلمؒ (۲۰۴ھ، ۲۶۱ھ) نے فرمایا: جو شخص صحیح اور ضعیف حدیث میں تمیز کرنے کی قدرت رکھتا ہو اور ثقہ اور متہم (جس راوی پر کذب وغیرہ کی تہمت لگی ہو) راویوں کو پہچانتا ہو اس پر واجب (فرض) ہے کہ نہ روایت کرے مگر اس حدیث کو جس کے اصل کی صحت ہو، اور اس کی نقل (روایت) کرنے والے وہ لوگ ہوں جن کا عیب فاش نہ ہوا ہو، اور بچے ان لوگوں کی روایت سے جن پر تہمت لگائی گئی ہے یا جو عناد رکھتے ہیں، بدعتی، اور دلیل اس پر جو ہم نے کہا: یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَأٍ فَتَبَيَّنُوا﴾ (الحجرات: ۶) <sup>②</sup> (مزید تفصیل صحیح مسلم کے مقدمہ میں دیکھئے)

امام محمد بن سیرینؒ (۳۳ھ، ۱۱۰ھ) نے فرمایا: بیشک یہ علم (حدیث) دین ہے، لہذا تم دیکھو کس شخص سے دین حاصل کر رہے ہو (یعنی ہر شخص کا اس میں اعتبار نہ کرو، جو سچا دیندار

① لسان العرب: ۳/ ۲۲۱۔ ② صحیح مسلم، مترجم: ۱/ ۲۴، ۲۵۔



اور معتبر (ثقہ) ہو اسی سے علم دین حاصل کرنا ضروری ہے) مزید فرمایا: اہل علم (محدثین) اسناد کے بارے میں (سابقہ دور میں) سوال نہیں کرتے تھے لیکن جب فتنہ واقع ہوا تو روایت کرنے والے سے راوی کا نام طلب کیا جانے لگا، اگر راوی کا تعلق اہل سنت سے ہوتا تو اس کی روایت قبول کر لی جاتی، اور اگر بدعتی ہوتا تھا تو اس کی روایت چھوڑ دی جاتی۔

امام سعد بن ابراہیم (م ۱۲۵ھ) نے فرمایا: نہیں حدیث قبول کی جاتی رسول اللہ ﷺ سے مگر ثقہ لوگوں کی۔ امام عبد اللہ بن مبارک (۱۱۸ھ، ۱۸۱ھ) نے فرمایا: اسناد دین کا جز ہے اگر اسناد نہ ہوتی تو ہر شخص جو چاہتا سو کہتا۔ مزید فرمایا: ہمارے اور لوگوں کے درمیان ٹانگیں ہیں یعنی اسناد (امام ابن المبارک کی مراد یہ ہے کہ جس طرح کوئی جانور بغیر ٹانگوں کے کھڑا نہیں ہو سکتا اسی طرح حدیث بغیر سند کے کھڑی نہیں ہو سکتی) امام ابواسحاق ابراہیم بن عیسیٰ کہتے ہیں میں نے امام عبد اللہ بن مبارک سے کہا: اے ابو عبد الرحمن (یہ ابن المبارک کی کنیت ہے) یہ حدیث کیسی ہے جو روایت کی گئی ہے رسول اللہ ﷺ سے، نیکی کے بعد دوسری نیکی یہ ہے کہ تو نماز پڑھے اپنے ماں باپ کے لیے اپنی نماز کے بعد اور روزہ رکھے ان کے لیے اپنے روزے کے ساتھ۔ انہوں نے فرمایا: اے ابواسحاق! یہ حدیث کون روایت کرتا ہے؟ میں نے کہا: شہاب بن خراش، انہوں نے فرمایا: وہ تو ثقہ ہے۔ پھر انہوں نے فرمایا: وہ کس سے روایت کرتا ہے؟ میں نے کہا: حجاج بن دینار سے، انہوں نے فرمایا: وہ بھی ثقہ ہے، پھر انہوں نے فرمایا: وہ کس سے روایت کرتا ہے؟ میں نے کہا: وہ کہتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسا فرمایا۔ امام عبد اللہ بن مبارک نے فرمایا: اے ابواسحاق ابھی تو حجاج بن دینار سے لے کر رسول اللہ ﷺ تک اتنے بڑے بڑے جنگل باقی ہیں کہ ان کو طے کرنے کے لیے اونٹوں کی گردنیں ٹوٹ جائیں البتہ صدقہ دینے میں کسی کا اختلاف نہیں ہے۔ ❶ یعنی حجاج بن دینار تو تبع تابعین میں سے ہے لہذا رسول اللہ ﷺ تک دور راوی اور ہوں گے جن کے

❶ صحیح مسلم مترجم: ۱/۳۳، ۳۴، الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۱/۲۳۳۔

بارے میں معلوم نہیں کہ، ثقہ تھے یا کہ ضعیف اس لیے حدیث معضل ہوئی (یعنی سخت ضعیف) اور وہ کیونکر قبول ہو سکتی ہے۔ بڑے بڑے جنگلوں سے یہی غرض ہے کہ کئی (دو) راوی چھوٹ گئے ہیں، جن کے حالات کا معلوم ہونا ضروری ہے اس لیے یہ حدیث قابل اعتبار نہ ٹھہری مگر جس کا جی چاہے اپنے والدین کی طرف سے صدقہ، خیرات کرے۔

الجرح والتعديل کے امام یحییٰ بن سعید القطان (۱۲۰ھ، ۱۹۸ھ) فرماتے ہیں: ”حدیث نہ دیکھو بلکہ سند دیکھو، پھر اگر سند صحیح ہو تو ٹھیک ہے، اور اگر سند صحیح نہ ہو تو حدیث کے دھوکے میں نہ آنا۔“ ۱ امام یحییٰ بن سعید علم الرجال کے ماہر تھے، اسی لیے امام احمد بن حنبل (۱۶۳ھ، ۲۴۱ھ) ان کی بہت تعریف کیا کرتے تھے۔ فرماتے ہیں: اس (علم الرجال کے) معاملے میں یحییٰ بن سعید جیسا نہیں دیکھا، یعنی حدیث، ثقہ اور غیر ثقہ راویوں کی پہچان، میں (عبدالرحمن بن احمد بن حنبل) نے پوچھا: ہشیم بھی نہیں؟ انہوں نے فرمایا: ہشیم شیخ ہیں، میں نے یحییٰ جیسا عالم نہیں دیکھا اور ان کی تعریف کرتے رہے۔ ۲

کیونکہ راویوں کے ثقہ یا غیر ثقہ معلوم ہونے پر ہی حدیث پر حکم لگے گا کہ صحیح ہے یا ضعیف و اگر نہ سند کے بغیر حدیث بیان کرنا ایسا ہی ہے، جیسے کوئی شخص بغیر سیڑھی کے چھت پر جانے کی کوشش کریں، ایسے شخص کے بارے میں امام زہری (۵۰ھ، ۱۲۴ھ) فرماتے ہیں:

(( لا يصلح أن يرقى السطح إلا بدرجة )) ۳

”چھت پر بغیر سیڑھی کے جانا ممکن نہیں۔“

یعنی بغیر اسناد کے حدیث تک پہنچنا ممکن نہیں اسی لیے سند میں راویوں پر جرح و تعديل کو مد نظر رکھتے ہوئے امام سفیان بن سعید الثوری (۹۷ھ، ۱۶۷ھ) فرماتے ہیں:

۱ الجامع لآخلاق الراوی و آداب السامع للخطیب البغدادی: ۴/ ۱۶، ح ۱۳۱۴۔

اسنادہ صحیح، المكتبة الشاملة. ۲ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۱/ ۳۱۲، ۳۱۳۔

اسنادہ صحیح. ۳ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۱/ ۳۰۹۔ اسنادہ صحیح۔

”إذا حدثك ثقة عن غير ثقة فلا تأخذ، وإذا حدثك غير ثقة

عن ثقة فلا تأخذ، وإذا حدثك ثقة عن ثقة فخذہ۔“<sup>①</sup>

”اگر ثقہ راوی غیر ثقہ راوی سے روایت کرے تو مت لو، اگر غیر ثقہ راوی ثقہ

راوی سے روایت کرے تو مت لو، اور اگر ثقہ راوی ثقہ راوی سے روایت کرے

تو لے لو۔“

بعض محدثین نے اتنی احتیاط کی ہے، اگر سند میں کسی ایک راوی کے متعلق اس کی صحیح اور ضعیف حدیثوں کے درمیان تمیز نہیں ہو سکی، تو اس کی تمام حدیثوں اور اس سے روایت کو ترک کر دیا اس کی ایک مثال ملاحظہ فرمائیں: امام ترمذیؒ نے محمد بن عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ راوی کے متعلق امام المحمّد شین امام بخاریؒ سے پوچھا؟ کہ یہ راوی حدیث میں کیسا ہے؟ تو امام المحمّد شین امام بخاریؒ (۱۹۴ھ، ۲۵۶ھ) نے فرمایا: وہ سچا ہے، لیکن میں اس سے روایت نہیں کرتا، کیونکہ اس کی صحیح حدیثوں سے ضعیف حدیثوں کی پہچان نہیں ہو سکی اور جو اس قسم کا راوی ہو، پس میں اس سے روایت نہیں لیتا۔<sup>②</sup> درحقیقت سند مومن کا ہتھیار ہے، اگر اس کے پاس ہتھیار نہیں ہے تو وہ کس چیز سے مقابلہ کرے گا، اسی اہمیت کو مد نظر رکھتے ہوئے ایک مشہور ثقہ تابعی کا واقعہ ملاحظہ فرمائیں: ثقہ راوی ربیع بن خثیم نے امام عامر بن شریحیل الشعمی سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص یہ کلمہ ”لا الہ الا اللہ“ وحده لا شریک له، له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير“ ۱۰ دفعہ پڑھے، تو اس کو اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ۱۰ غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا، تو امام عامر بن شریحیل الشعمی (۱۰۴ھ، ۱۷۱ھ) نے پوچھا: یہ حدیث تم سے کس نے بیان کی؟ انہوں نے فرمایا: عمرو بن میمون نے، امام الشعمی نے عمرو بن میمون سے ملاقات کی اور پوچھا کہ یہ

① الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۱/ ۳۱۸۔ اسنادہ صحیح۔

② السنن الترمذی: (۳۶۴)

حدیث آپ سے کس نے بیان کی؟ انہوں نے فرمایا کہ عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ نے پھر امام الشعمی نے عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے ملاقات کی، اور پوچھا کہ یہ حدیث آپ سے کس نے بیان کی؟ انہوں نے فرمایا: کہ صحابی رسول سیدنا ابو ایوب الانصاری رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے تھے۔<sup>①</sup>

محدثین کے ان اقوال سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ سند حدیث کے لیے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے، اور سند کے راویوں کے بارے میں جرح و تعدیل کا جاننا حدیث کی استنادی کیفیت جاننے کے لیے ضروری ہے اسی لیے اس علم ”أَسْمَاءُ الرِّجَالِ“ کو ”نصف علم“ قرار دیا ہے۔ أَسْمَاءُ الرِّجَالِ، علل حدیث اور جرح و تعدیل کے ماہر امام علی بن عبد اللہ المدینی (۱۶۱ھ، ۲۳۴ھ) فرماتے ہیں:

”التَّفَقُّهُ فِي مَعَانِي الْحَدِيثِ نِصْفُ الْعِلْمِ وَمَعْرِفَةُ الرِّجَالِ  
نِصْفُ الْعِلْمِ“<sup>②</sup>

”معانی حدیث میں تفقہ آدھا علم ہے اور أَسْمَاءُ الرِّجَالِ کی پہچان آدھا علم ہے۔“  
اس علم أَسْمَاءُ الرِّجَالِ اور صحیح حدیث کی اہمیت کے پیش نظر ہی امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے جرح و تعدیل کے امام احمد بن حنبل (۱۶۴ھ، ۲۴۱ھ) سے فرمایا: آپ حدیث اور رجال کو مجھ سے زیادہ جانتے ہو، لہذا اگر صحیح حدیث ہو تو مجھے بتا دینا، چاہے کوفہ کی حدیث ہو یا بصرے کی، یا شام کی ہو تاکہ میں اس پر عمل کروں بشرطیکہ حدیث صحیح ہو (یعنی ضعیف حدیث نہ ہو)<sup>③</sup>

امام شافعی کے قول سے معلوم ہوا کہ سند اور حدیث دونوں آپس میں لازم و ملزوم ہیں،

① صحیح بخاری: ۶۴۰۴ . ② المحدث الفاصل بین الراوی والواعی: ۱ / ۲۲۷، ح: ۱۸۱، اسنادہ صحیح، المكتبة الشاملة . ③ مناقب الشافعی لابن أبي حاتم: ص ۹۴-۹۵، اسنادہ صحیح .

لیکن بعض اہل بدعت سند کی تحقیق کرنا تو درکنار، حدیث کو سند کے ساتھ سننا بھی ان کے لیے قابل نفرت ہے (نعوذ باللہ) اس کے بارے میں ایک قول ملاحظہ فرمائیں: امام ابو نصر احمد بن سلام نے فرمایا: حدیث اور روایت کو اسناد کے ساتھ سننے سے زیادہ کوئی اور چیز اہل الحاد کے لیے جبر اور قابل نفرت نہیں۔<sup>①</sup>

ان اہل الحاد کے بارے میں امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ الحاکم (۳۲۰ھ، ۴۰۵ھ) نے فرمایا: اگر حدیث کی اسناد اور ان محدثین کی اس کے لیے طلب اور اس کے حفظ پر کثرت سے پابندی نہ ہوتی تو اسلام کا نام و نشان مٹ چکا ہوتا، اور اہل الحاد و بدعت جھوٹی احادیث گھڑنے اور اسانید کو بگاڑنے میں کامیاب ہو جاتے، اس لیے کہ اگر روایات کا تعلق اسانید سے بالکل ختم کر دیا جائے تو وہ بے نام و نشان ہو جائیں گی۔<sup>②</sup> امام عبد اللہ بن مبارک فرماتے ہیں: میرے نزدیک سند دین میں سے ہے اگر سند نہ ہوتی تو ہر شخص اپنی مرضی سے جو چاہتا کہہ دیتا، لیکن جب اس سے پوچھا جاتا ہے کہ (بتایہ حدیث جو کہ تو بیان کر رہا ہے) تجھ سے کس نے بیان کی ہے؟ تو وہ حیران اور ششدر رہ جاتا ہے۔<sup>③</sup>

امام حبان بن موسیٰ فرماتے ہیں: امام عبد اللہ بن مبارک سے ایک حدیث کا ذکر ہوا تو انہوں نے فرمایا: یہ حدیث اپنے ارکان کی طرف محتاج ہے جیسا کہ مکان اینٹوں کا محتاج ہوتا ہے، ان کا مطلب یہ تھا کہ اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔<sup>④</sup>

اللہ تعالیٰ امام عبد اللہ بن مبارک سمیت تمام محدثین کرام پر اپنی رحمت اور فضل فرمائے جنہوں نے سند کو پرکھنے کے لیے اصول اور ضابطے (وغیرہ) بنائے، نیز سند میں راویوں کے

① معرفة علوم الحديث للحاکم: ص ۴، اسنادہ حسن. ② معرفة علوم الحديث للحاکم: ص ۶. ③ العلل الصغیر للترمذی: ص ۲۸۰، اسنادہ صحیح. ④ العلل الصغیر للترمذی: ص ۲۸۰، اسنادہ صحیح.

بارے میں جرح و تعدیل بیان کر کے ہمیں ان کے حالات سے مکمل معلومات فراہم کیں تاکہ پتہ چل سکے کہ راوی ثقہ ہے یا کہ ضعیف، لہذا راقم راویوں پر جرح و تعدیل کی اہمیت کو تحریر کرنے سے پہلے اس فن کے بعض ماہرین محدثین کرام کا تذکرہ ضروری سمجھتا ہے، جس سے ان کی اس علم کے بارے میں جستجو، محنت اور شوق کا پتہ چلتا ہے اور دین کے بارے میں اس کی اہمیت کا احساس ہوتا ہے، ملاحظہ فرمائیں۔

علم اُسماء الرجال اور اس فن کے ماہر محدثین کا تذکرہ:

امام ترمذی (۲۰۹ھ، ۲۷۹ھ) فرماتے ہیں: میں نے عراق اور خراسان میں کسی ایک کو نہیں دیکھا جو علل و تاریخ اور معرفۃ الاسانید میں امام المحدثین امام محمد بن اسماعیل البخاری سے بڑا عالم ہو۔<sup>①</sup> امام ابن خزیمہ (۲۳۲ھ، ۳۱۱ھ) فرماتے ہیں: اس آسمان کی چھت کے نیچے میں نے امام المحدثین امام محمد بن اسماعیل البخاری سے بڑا عالم حدیث کسی کو نہیں دیکھا۔<sup>②</sup> امام سفیان بن عیینہ (۱۰۷ھ، ۱۹۸ھ) فرماتے ہیں: ”ما کان اشد انتقاد مالک للرجال وأعلمہ بشانہم“ امام مالک بن انس (۹۳ھ، ۱۷۹ھ) رجال کے بارے میں کتنے شدید ناقد تھے اور سب سے زیادہ ان کے بارے میں علم رکھتے تھے۔<sup>③</sup> امام شافعی کہتے ہیں: ”إذا جاء الحديث عن مالک فشد به يدك“ جب تمہارے پاس امام مالک کی طرف سے حدیث آئے تو اسے سختی سے پکڑ لو۔<sup>④</sup> امام ابو حاتم (۱۹۵ھ، ۲۷۷ھ) فرماتے ہیں: ”ومالک نقی الرجال نقی الحديث، وهو أنقى حديثاً من الثوري والأوزاعي“ اور امام مالک راویوں کے بارے میں بہت صاف ستھرے اور حدیث کے معاملے میں بھی بہت اجلے تھے، حدیث میں وہ (سفیان) ثوری اور

① العلل الصغير للترمذی: ص ۲۷۸. ② معرفة علوم الحديث للحاکم: ص ۱۴۱، اسنادہ حسن. ③ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۱/ ۶۵، اسنادہ صحيح. ④ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۱/ ۵۹، اسنادہ صحيح.



اوزاعی سے زیادہ سترے تھے۔<sup>①</sup>

امام شعبہ بن الحجاج (۱۶۰ھ، ۸۲ھ) فرماتے ہیں: ”لأن أرتكب سبعين كبيرة أحب إلي من أن أحدث عن أبان بن أبي عياش“ راوی ابان بن ابی عیاش سے روایت کرنے سے بہتر ہے کہ میں ستر (۷۰) کبیرہ گناہوں کا ارتکاب کر لوں۔<sup>②</sup> امام علی بن عبد اللہ المدینی کہتے ہیں: میں نے امام یحییٰ بن سعید القطان کو فرماتے ہوئے سنا: ”کل شیء يحدث به شعبه (بن الحجاج)، عن رجل فلا تحتاج أن تقول عن ذاك الرجل أنه سمع فلاناً، قد كفأك أمره“ امام شعبہ بن الحجاج کسی راوی کے بارے میں جو کہتے ہیں، تو تمہیں اس راوی کے بارے میں سوال کرنے کی ضرورت نہیں ہے کہ اس نے فلاں سے سنا ہے؟ امام شعبہ نے اس کی ذمہ داری لے لی ہے۔<sup>③</sup> امام شعبہ فرماتے ہیں: ”لأن أذنني أحب إلي من أن أدلس“ میرے نزدیک تدلیس کرنے سے زنا کرنا زیادہ بہتر ہے۔ (یعنی تدلیس زنا سے بڑا جرم ہے)۔<sup>④</sup> امام عبد الرحمن بن مہدی (۱۳۵ھ، ۱۹۸ھ) اور امام حماد بن زید (۹۸ھ، ۱۷۹ھ) فرماتے ہیں: ”وكان شعبه يتكلم في هذا حسبه“ امام شعبہ ثواب کی خاطر راویوں کے بارے میں کلام (جرح) کیا کرتے تھے۔<sup>⑤</sup> امام یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں: ”كان شعبه أعلم الناس بالرجال“ امام شعبہ رجال (راویوں) کے بارے میں سب سے زیادہ علم رکھتے تھے، اور امام ابو حاتم نے فرمایا: ”وكان شعبه أبصر بالحديث وبالرجال“ امام شعبہ حدیث

① الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۱ / ۶۱، اسنادہ صحیح۔ ② الجرح والتعديل

لابن أبي حاتم: ۱ / ۱۳۸، اسنادہ صحیح۔ ③ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۱ /

۱۵۷، اسنادہ صحیح۔ ④ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۱ / ۱۶۳، اسنادہ صحیح۔

⑤ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۱ / ۱۶۲، اسنادہ صحیح۔

اور رجال کے بارے میں گہرا علم رکھتے ہیں۔<sup>①</sup>

امام یحییٰ بن سعید القطان نے فرمایا: صاحب حدیث میں کچھ اور اوصاف بھی ہونے چاہئیں، حدیث اخذ کرنے میں اسے ایسا قابل اعتماد ہونا چاہیے کہ جو کچھ اس سے بیان کیا جائے اسے پوری طرح سمجھ لے اور رجال (راویوں کے حالات) پر اس کی گہری نظر ہو، اس کے بعد بھی دیکھ بھال کرتا رہے۔<sup>②</sup> امام عمرو بن علی کہتے ہیں: میں نے امام عبدالرحمن بن مہدی (۱۳۵ھ، ۱۹۸ھ) سے راوی عبدالکریم کی روایت کے بارے میں سوال کیا، تو انہوں نے فرمایا: یہ عبدالکریم کی روایت ہے، جب وہ اٹھے تو میں نے راز دارانہ انداز میں پوچھا، تو کہنے لگے: پھر تقویٰ کہاں ہے؟ امام ابو محمد (عبدالرحمن بن ابی حاتم محمد بن ادریس، ۲۴۰ھ، ۳۲۷ھ) فرماتے ہیں: یعنی اس غیر ثقہ راوی سے روایت کرنے میں تقویٰ حائل ہے، عبدالکریم ان کے نزدیک قوی نہیں تھے، تو انہوں نے اس سے روایت کرنا پسند نہ کیا۔ امام عبدالرحمن بن مہدی سے کسی نے پوچھا: ”کیف تعرف الکذاب؟“ قال: کما یعرف الطیب المجنون“ آپ جھوٹے راویوں کو کیسے پہچان جاتے ہیں، انہوں نے فرمایا: جیسے ڈاکٹر پاگل کو پہچان لیتا ہے۔<sup>③</sup> امام علی بن عبداللہ المدینی کہتے ہیں: مجھے اگر رکن یمانی اور مقام ابراہیم کے درمیان لے جا کر قسم اٹھوائی جائے، تو اللہ کی قسم کھا کر یہی کہوں گا کہ میں نے امام عبدالرحمن بن مہدی سے زیادہ عالم حدیث کسی کو نہیں دیکھا۔<sup>④</sup>

امام ابو حاتم (۱۹۵ھ، ۲۷۷ھ) اسماء الرجال اور علل حدیث کے فن کے ماہر تھے، بیس سال کی عمر میں آپ نے پہلا سفر شروع کیا، خود امام ابو حاتم فرماتے ہیں: پہلے سال جب میں طلب حدیث کے لیے نکلا تو سات سال اسی حالت میں گزارے، میں نے اپنے پیدل

① الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۱/ ۱۳۲-۱۳۳، اسنادہ صحیح. ② معرفة علوم

الحدیث للحاکم: ص ۶۰، اسنادہ صحیح. ③ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۱/ ۲۱۸-

۲۱۹، اسنادہ صحیح. ④ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۱/ ۲۱۹، اسنادہ صحیح.

سفر کا حساب کیا تو وہ ایک ہزار فرسخ (تقریباً پانچ ہزار میل) سے زیادہ تھا، اسی طرح میں گنتا رہا، جب ایک ہزار فرسخ (تقریباً پانچ ہزار میل) سے زائد ہو گیا، تو میں نے گنتا چھوڑ دیا۔<sup>①</sup> اللہ تعالیٰ نے امام ابو حاتم کو جو شوق و ذوق، جو تجربہ اور مہارت عطا کیا تھا اس کی بنیاد پر وہ ماہر سنار کی طرح راویوں اور حدیث کو کھرے کھوٹے کی طرح پرکھ لیتے تھے، اس کی ایک مثال ملاحظہ فرمائیں: امام ابو حاتم فرماتے ہیں: میرے پاس ایک شخص اصحاب الرائے میں سے فہم رکھنے والا حدیثوں کا دفتر لے کر آیا میں نے ان حدیثوں کو دیکھ کر عرض کیا کہ: اس حدیث میں غلطی ہے، بعض میں تداخل ہے، بعض احادیث باطل ہیں، بعض احادیث منکر ہیں، بعض احادیث جھوٹی ہیں، بقیہ حدیثیں صحیح ہیں۔ اس نے کہا کہ یہ آپ کو کیسے پتہ چلا، کیا اس کتاب کے راوی نے آپ کو یہ خبر دی ہے؟ میں نے کہا کہ نہیں، نہ میں کتاب کو جانتا ہوں نہ اس کے راوی کو، اس نے کہا تو کیا غیب دانی کا دعویٰ ہے؟ میں نے کہا نہیں۔ اس نے کہا پھر آپ کی باتوں پر دلیل کیا ہے؟ میں نے کہا کہ ایسے اہل علم (جو علم الرجال اور علل حدیث کا ماہر ہو) سے جا کر پوچھ لو جس کو میری طرح معلومات ہے، اس نے کہا کہ کس کے پاس ہے؟ جواب دیا امام ابو زرہ رازی کے پاس، وہ شخص امام ابو زرہ رازی کے پاس وہ نسخہ لے کر گیا انہوں نے بھی ٹھیک اسی طرح کا حکم ان حدیثوں پر لگایا جس طرح میں نے لگایا تھا، اس نے کہا کہ یہ کس قدر عجیب بات ہے کہ دونوں کی رائے بالکل ایک جیسی ہے جب کہ دونوں نے آپس میں کوئی مشورہ نہیں کیا، میں نے کہا کہ معاملہ ایسے ہی ہے یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ علم ہے، جس طرح ماہر سنار کھرے کھوٹے کو عطائی علم سے بتا دیتا ہے، اسی طرح سے ہم کو اس کی معرفت عطا کی گئی ہے۔<sup>②</sup>

ایک اور مقام پر امام ابو حاتم فرماتے ہیں: میرے اور امام ابو زرہ رازی (۲۰۰ھ،

① السجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۱/ ۲۹۰، اسنادہ صحیح۔ ② السجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۱/ ۲۸۳-۲۸۴، اسنادہ صحیح۔

۲۶۲ھ) کے درمیان حدیث کی معرفت اور حکم کے بارے میں بات چیت ہوئی تو وہ احادیث اور ان کی علل بیان کرنے لگے، اور میں بھی احادیث میں غلطیاں، علل اور شیوخ کی غلطیوں کا تذکرہ کرنے لگا، امام ابو زرعہ رازی کہنے لگے: امام ابو حاتم! بہت کم لوگ ہیں جو یہ فن سمجھتے ہیں، کتنا نادر فن ہے یہ! اگر ایک یا دو سے اسے ہٹا دو تو کتنے لوگ ہیں جو یہ فن (علم الرجال اور علل حدیث) صحیح طور پر سمجھ سکتے ہیں۔ ❶ اللہ تعالیٰ محدثین کرام پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے جنہوں نے اپنی زندگیوں کو راویان حدیث کی معرفت، ان کی جانچ پڑتال کے لیے وقف کر دیا، امام ابو حاتم فرماتے ہیں کہ میں نے امام اسحاق بن موسیٰ (المتوفی ۲۴۴ھ) کو یہ کہتے ہوئے سنا: کہ ائمہ اصحاب الحدیث یعنی لائئمة اہل الحدیث (محدثین) اور نقاد فن یہی وہ افراد (محدثین) ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: ﴿وَلَيَسْجَنَنَّ لَهُمْ دِينُهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ﴾ (النور: ۵۵) ”اور یقیناً ان کے لیے ان کے اس دین کو مضبوطی کے ساتھ محکم کر کے جمادے گا جس کو ان کے لیے پسند کیا ہے۔“ لہذا اللہ تعالیٰ ان حضرات کو جس دین سے راضی تھا اس پر قدرت عطا کی، اہل بدعت اور اہل زنج و ضلال سے وہ راضی نہ تھا لہذا وہ اس پر قادر نہ ہو سکے۔ ❷

اسی طرح امام یحییٰ بن یمان (م ۱۸۷ھ) فرماتے ہیں کہ ان احادیث کے لیے ایسے افراد (محدثین) ہیں، جن کو اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کی تخلیق کے وقت پیدا کر دیا تھا، انہی میں سے امام وکیع بن جراح (۱۲۹ھ، ۱۹۷ھ) ہیں۔ ❸ اس قول سے معلوم ہوا، اللہ تعالیٰ نے حدیث رسول کی حفاظت کے لیے ایسے ماہرین فن محدثین پیدا کر دیئے جنہوں نے ضعیف اور کذاب راویوں کی من گھڑت روایات کو صحیح حدیثوں سے چن چن کر الگ کر

❶ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۱ / ۲۸۷۔ اسنادہ صحیح۔ ❷ الجرح والتعديل

لابن أبي حاتم: ۱ / ۳۱۱۔ اسنادہ صحیح۔ ❸ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم:

۱ / ۳۱۱۔ اسنادہ صحیح۔

دیا، اس کی مثال ملاحظہ فرمائیں: ایک دفعہ ہارون رشید کے دربار میں ایک زندیق کو قتل کے لیے لایا گیا تو اس نے کہا تم مجھے تو قتل کر دو گے لیکن میں نے جو ایک ہزار خود ساختہ (من گھڑت) حدیثیں لوگوں میں پھیلا دی ہیں ان کا کیا کرو گے؟ تو ہارون رشید نے جواب دیا کہ اے اللہ کے دشمن تو کس خیال میں ہے، ہمارے پاس امام ابواسحاق الفزاری (۸۶۲ھ) اور امام عبداللہ بن مبارک موجود ہیں، جو چھان بین کر کے ان کا ایک ایک حرف الگ کر دیں گے۔<sup>①</sup> اور جب امام عبداللہ بن مبارک سے کسی نے اسی طرح کا سوال کیا: ”ہذہ الأحادیث الموضوعة؟ قال: یعیش لہا الجہابذۃ“ کہ یہ جو موضوع (جھوٹی) حدیثیں ہیں ان کا کیا ہوگا؟ انہوں نے کہا: کہ اس کے لیے بڑے بڑے ماہرین فن (محدثین جو علم الرجال وعلل حدیث کے ماہر ہیں) زندہ ہیں۔<sup>②</sup> امام ابو حاتم فرماتے ہیں: ”کان ابن المبارک ربع الدنیا بالرحلۃ فی طلب الحدیث، لم یدع الیمن ولا مصر ولا الشام ولا الجزیرۃ ولا البصرۃ ولا الکوفۃ“ امام عبداللہ بن مبارک نے طلب حدیث میں ایک چوتھائی دنیا دیکھ ڈالی، انہوں نے نہ یمن، نہ مصر، نہ شام، نہ جزیرہ، نہ بصرہ اور نہ کوفہ چھوڑا۔<sup>③</sup>

بہر حال محدثین نے طلب حدیث کے لیے بڑے لمبے سفر کیے اور حدیث رسول کی حفاظت کے لیے راویان حدیث کے حالات اور ان پر جرح و تعدیل کو اپنی اپنی کتابوں میں ذکر کیا تاکہ حدیث کی صحت کو پرکھنے میں آسانی ہو کہ فلاں راوی ضعیف ہے، فلاں ثقہ ہے وغیرہ۔ چنانچہ علم اسماء الرجال اور علم جرح و تعدیل دونوں آپس میں لازم و ملزوم ٹھہرے اور محدثین اس حدیث کا مصداق قرار پائے۔

① تذکرۃ الحفاظ للذہبی: ۱/ ۲۱۷۔ راقم کو اس کی سند نہیں ملی۔ (واللہ اعلم) ② الجرح والتعدیل لابن أبی حاتم: ۱/ ۵۲۔ اسنادہ صحیح۔ ③ الجرح والتعدیل لابن أبی حاتم: ۱/ ۲۲۷۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے وہ راستہ اختیار کیا جس میں علم حاصل کیا جائے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان کر دیتے ہیں۔<sup>①</sup>

## علم جرح و تعدیل کی تعریف اور اہمیت

### جرح کی لغوی تعریف:

لغت میں ہتھیار سے زخم لگانے کو ”جرح“ کہا جاتا ہے، اور اگر حاکم گواہ کی گواہی کو اس کی کسی غلط بیانی کی وجہ سے رد کر دے تو اسے بھی ”جرح“ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔<sup>②</sup>

### جرح کی اصطلاحی تعریف:

روایان حدیث کے وہ عیوب بیان کرنا جس کی وجہ سے راوی کی عدالت ساقط ہو جاتی ہے، اور اس کی روایت کردہ حدیث ضعیف قرار دے دی جاتی ہے یا رد کر دی جاتی ہے۔<sup>③</sup>

### تعدیل کی لغوی تعریف:

تعدیل کے معنی کسی کو عادل قرار دینا ہے، عربوں کے ہاں ”عدل“ کا لفظ کئی معانی میں استعمال ہوتا ہے مثلاً ”عدل“ کا معنی تیر کو سیدھا کرنا ہے، وہ بات جو دل میں قرار پائے وہ مستقیم ہے اور عدل ظلم کی ضد ہے، نیز اس کے معنی صحیح فیصلہ کرنے کے بھی آتے ہیں مثلاً حاکم نے فیصلے میں عدل کیا، اور حق کے ساتھ فیصلہ کیا، آدمی انصاف کرنے والا اور گواہی کے قابل ہے۔<sup>④</sup>

### تعدیل کی اصطلاحی تعریف:

راوی حدیث پر یہ حکم لگانا کہ وہ عادل اور ضابط ہے، تاکہ اس کی روایت قابل قبول ہو، اور عادل سے مراد یہ ہے کہ راوی مسلمان، عاقل اور بالغ ہو، اسباب فسق سے محفوظ

① صحیح مسلم: (۲۶۹۹)۔ ② لسان العرب: ۲/ ۴۲۲۔ ③ معجم اصطلاحات حدیث: ص ۴۱۰۔ ④ لسان العرب: ۱۱/ ۴۳۰-۴۳۱۔

اسلامی آداب کا پابند، اخلاق و مروت کا خوگر ہو اور ضابط سے مراد یہ ہے کہ راوی اپنے حافظہ میں مضبوط ہو، اس کے حافظہ میں کوئی سقم نہ پایا جاتا ہو نیز دیگر قابل اعتماد ثقہ راویوں کی مخالفت نہ کرتا ہو اس کے علاوہ جھوٹا، غفلت شعار، غلط گو اور بہت زیادہ اوبام (وہم) کا شکار نہ ہوتا ہو۔<sup>①</sup>

جرح و تعدیل علوم حدیث میں سے ایک اہم علم ہے، جرح و تعدیل کا علم وہ علم ہے جو راویوں کے احوال سے اس حیثیت سے بحث کرتا ہے کہ ان کی روایات کو قبول کیا جائے یا رد کیا جائے۔ گویا جرح و تعدیل کا علم راویوں کے احوال کا آئینہ ہے، یہی وہ علم ہے جس کے ذریعے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ روایت کرنے والا صادق ہے یا کاذب، حافظ و ضابط ہے یا مختلط؟ اور جب علم الرجال کے ماہر امام ابن ابی حاتم الرازی (۲۴۰ھ، ۳۲۷ھ) سے جرح و تعدیل کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: ”اظهر أحوال أهل العلم من كان ثقة أو غير ثقة“ اس حیثیت سے اہل علم کے احوال کا ظہور کہ یہ معلوم ہو کون ثقہ یا غیر ثقہ ہے۔<sup>②</sup> اسی طرح امام ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ (۷۷۳ھ، ۸۵۲ھ) علم جرح و تعدیل کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں: راویوں کے حالات ان معنوں میں جاننا بہت اہم ہے کہ وہ عادل ہیں، مجروح ہیں یا مجہول اس لیے کہ یا تو راوی کی عدالت معروف ہو یا اس کا فسق معروف ہو گا یا اس کے بارے کوئی چیز بھی معروف نہ ہوگی۔<sup>③</sup>

گویا حدیث کی صحت اور عدم صحت کے بارے میں اس وقت تک کوئی حکم نہیں لگایا جا سکتا جب تک راوی کی عدالت، فسق یا جہالت کی وضاحت نہ ہو جائے اس اعتبار سے علم جرح و تعدیل بے حد اہمیت کا حامل ہے۔

① مقدمة ابن الصلاح: ص ۴۷-۴۸ . ② الكفاية في علم الرواية للخطيب البغدادي، ص ۳۸-۳۹، اسنادہ صحیح . ③ نزہة النظر لابن حجر: ص ۷۱ .

اس علم کی اصل قرآن و سنت میں ہے، ملاحظہ فرمائیں: قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”اے ایمان والو! اگر تمہیں کوئی فاسق خبر دے تو تم اس کی اچھی طرح تحقیق کر لیا کرو۔“ (الحجرات: ۶) اور دوسرے مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَأَشْهِدُوا ذَوَىٰ عَدْلٍ مِّنكُمْ وَأَقِيمُوا الشَّهَادَةَ لِلَّهِ...﴾ (الطلاق: ۲)

”اور اپنے میں سے دو منصف مردوں کو گواہ بنا لو، اور اللہ کے لیے درست گواہی دینا۔“

(اس موضوع پر مزید آیات قرآن مجید میں دیکھی جاسکتی ہیں)۔

پہلی آیت میں ہر قسم کی خبروں کو قبول کرنے میں احتیاط اور تحقیق کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اور ہر قسم کی خبروں میں رسول اللہ ﷺ سے منسوب خبریں بدرجہ اولیٰ شامل ہیں، اور دوسری آیت میں گواہوں کے بارے میں عدل اور (مزید آیات میں) قابل قبول ہونے کی شرط لگائی گئی ہے، اور یہی صفات راویان حدیث کے سلسلے میں بھی لازم ہیں۔

حدیث کی تفتیش و تحقیق کے متعلق قرآن کریم کی ان آیات پر محدثین نے جرح و تعدیل کی بنیاد رکھی ہے، اب حدیث نبوی سے اس کے دلائل ملاحظہ فرمائیں:

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی، جب آپ ﷺ نے اسے دیکھا تو فرمایا کہ اپنے خاندان کا کیا ہی بُرا فرد ہے، پھر جب وہ بیٹھ گیا تو آپ خندہ پیشانی اور کشادہ روئی سے ملے جب وہ آدمی چلا گیا تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! جب آپ نے اس آدمی کو دیکھا تو اس طرح فرمایا پھر آپ خندہ پیشانی اور کشادہ روئی کے ساتھ ملے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ عائشہ! تم نے مجھ کو بد اخلاق کب پایا ہے؟ بے شک قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بُرا شخص وہ ہوگا جس کو لوگوں نے اس کے شر کی وجہ سے چھوڑ دیا۔<sup>۱</sup> یہاں پر اللہ

① صحیح بخاری: (۵۶۶۶)۔



کے رسول نے صرف بد اخلاقی سے بچنے کے لیے خندہ پیشانی سے اس سے ملاقات کی، لیکن جو شر تھا، اس کو بھی بتا دیا اس میں کوئی رعایت نہیں کی اسی طرح راویوں کے شر سے بچنے کے لیے ان کو متروک (چھوڑ) قرار دینا درست ہے۔

ایک اور حدیث میں ہے، فاطمہ بنت قیس نے اپنے نکاح کے سلسلہ میں اللہ کے رسول ﷺ سے مشورہ کیا اور فرمایا: معاویہ بن ابوسفیان اور ابو جہم بن صفوان اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہم نے نکاح کا پیغام بھیجا ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: جہاں تک معاویہ رضی اللہ عنہ کا تعلق ہے تو وہ ایسا شخص ہے جس کے پاس مال نہیں اور ابو جہم بن صفوان رضی اللہ عنہ عورتوں کو بہت مارتا ہے، مگر اسامہ رضی اللہ عنہ سو آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ اسامہ اسامہ (یعنی اسامہ سے نکاح کر لو) اور آپ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اور رسول کی اطاعت تجھے بہتر ہے پھر میں نے ان (اسامہ) سے نکاح کیا اور عورتیں مجھ پر رشک کرنے لگیں۔ ❶

یہاں پر معاملہ صرف شادی کا تھا جس میں زوجین کی خیر خواہی مقصود تھی، اور دین اسلام جس سے پوری امت کی بھلائی وابستہ ہے اس کی حفاظت کے لیے راویوں کی خوبی اور خرابی (یعنی جرح و تعدیل) بیان کرنا، بدرجہ اولیٰ ضروری ہے۔

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک اعرابی کے گزرنے پر پوچھا تم لوگوں کی اس شخص کے بارے میں کیا رائے ہے؟ انہوں نے جواب دیا یہ شخص اعلیٰ سطح کے لوگوں میں سے ہے، اللہ کی قسم اگر یہ پیغام نکاح دے تو قبول کیا جائے گا اور اگر کسی کی سفارش کرے تو وہ بھی قبول کی جائے گی یہ سن کر آپ ﷺ خاموش رہے پھر ایک اور شخص گزرا تو پھر رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کہ اس کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ یہ شخص غریب مسلمانوں میں سے ہے اگر کہیں نکاح کا پیغام

❶ صحیح مسلم، کتاب الطلاق باب المطلقة البائن لا نفقة لها۔

بیجے تو رد کر دیا جائے گا اور اگر سفارش کرے تو قبول نہ ہوگی اور اگر بات کرے تو اسے سنا نہ جائے گا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ شخص (غریب مسلمان) اس طرح کے زمین بھر کے لوگوں سے بہتر ہے۔<sup>۱</sup> اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جرح و تعدیل کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے خود معیار اور مثال قائم کر دی تھی اور دوسرے لوگوں کے بارے میں معلومات مہیا کرنے کو برا نہیں سمجھا بلکہ حوصلہ افزائی فرمائی بشرطیکہ اس میں خیر کا پہلو مضمر ہو۔

اب سلف صالحین اور محدثین سے اس علم جرح و تعدیل کے بارے میں تفصیل سے وضاحت ملاحظہ فرمائیں۔

امام مسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اور ائمہ حدیث نے راویوں کا عیب (جرح) کھول دینا ضروری سمجھا اور جب ان سے پوچھا گیا تو اس بات کا فتویٰ دیا کہ یہ بڑا اہم کام ہے کیونکہ دین کی بات جب نقل کی جائے گی تو وہ کسی امر کے حلال ہونے کے لیے کافی ہوگی یا حرام ہونے کے لیے یا کسی بات کا حکم ہوگا یا کسی بات کی ممانعت یا وہ رغبت و خوف کے متعلق ہوگی تو یہ احکام و نواہی احادیث پر موقوف ہیں جب حدیث کا کوئی راوی خود صادق اور امانت دار نہ ہو اور وہ روایت کا اقدام کرے اور بعد والے اس راوی کی عدم ثقاہت کے باوجود دوسرے کو، جو اس کو غیر ثقہ کے طور پر نہ جانتا ہو اس کی کوئی روایت بیان کرے اور اصل راوی کے احوال پہ کوئی تنقید و تبصرہ نہ کریں تو یہ مسلم عوام کے ساتھ خیانت اور دھوکا ہوگا۔ کیونکہ ان احادیث میں بہت سی احادیث موضوع اور من گھڑت ہوں گی اور عوام کی اکثریت راویوں کے احوال سے ناواقفیت کی بنا پر ان احادیث پر عمل کرے گی اس کے باوجود کہ ثقہ اور محتاط راویوں کی روایت کردہ صحیح اخبار اس سے زیادہ ہیں کہ کوئی شخص کسی غیر ثقہ و غیر محتاط راوی کی روایت نقل کرنے پر مجبور ہو اور میں (امام مسلم) سمجھتا ہوں کہ جن لوگوں نے اس قسم کی ضعیف حدیثیں اور مجہول سندیں نقل کی ہیں اور ان میں مصروف ہیں

① صحیح بخاری: (۴۷۰۱)۔

اور وہ جانتے ہیں ان کے ضعف کو تو ان کی غرض یہ ہے کہ عوام کے نزدیک اپنا کثرت علم ثابت کریں اور اس لیے کہ لوگ کہیں سبحان اللہ فلاں شخص نے کتنی زیادہ حدیثیں جمع کی ہیں، اور جس شخص کی یہ چال ہے اور اس کا یہ طریقہ ہے تو اس کا علم، حدیث میں کچھ نہیں ہے اور اسے عالم کہنے کے بجائے جاہل کہنا زیادہ بہتر ہے۔<sup>❶</sup>

امام ترمذی (۲۰۹ھ، ۲۷۹ھ) فرماتے ہیں: بعض لوگ جن کو علم حدیث کی کچھ سمجھ نہیں انہوں نے رجال (راویوں) کے بارے میں کلام (جرح) کرنے کی وجہ سے اہل حدیث (محدثین) پر عیب لگایا ہے حالانکہ ہم نے تابعین میں سے بہت سے آئمہ (محدثین) کو پایا ہے کہ انہوں نے رجال (یعنی راویوں) کے بارے میں کلام (جرح) کی ہے جن میں امام حسن بصری (۲۲ھ، ۱۱۰ھ) اور امام طاؤس بن کیسان (۷۱ھ، ۱۰۶ھ) ہیں ان دونوں نے راوی معبد جہنی اور امام سعید بن جبیر (۴۶ھ، ۹۵ھ) نے راوی طلق بن حبیب اور امام ابراہیم نخعی (۵۱ھ تقریباً، ۹۵ھ) اور امام عامر شععی (۷۱ھ، ۱۰۴ھ) نے راوی حارث الاعور کے بارے میں کلام (جرح) کی ہے اسی طرح امام ایوب سختیانی (۶۸ھ، ۱۳۱ھ) امام عبید اللہ بن عون، امام سلیمان التیمی (۴۶ھ، ۱۴۳ھ) امام شعبہ بن الحجاج، امام سفیان ثوری، امام مالک بن انس، امام اوزاعی (۸۰ھ، ۱۵۷ھ) امام عبد اللہ بن مبارک، امام یحییٰ بن سعید القطان، امام وکیع بن جراح، امام عبد الرحمن بن مہدی رحمہ اللہ وغیرہم اہل علم (محدثین) نے رجال (راویوں) کے بارے میں کلام کیا ہے اور ان میں سے بعض کو ضعیف قرار دیا ہے۔ ہمارے نزدیک ان آئمہ کرام (محدثین) کو رجال (راویوں) کے بارے میں کلام (جرح) کرنے میں اس چیز نے آمادہ کیا تھا کہ اس میں مسلمانوں کے لیے نصیحت اور خیر خواہی ہے، ان کے بارے میں یہ گمان ہرگز نہیں کیا جاسکتا کہ انہوں نے لوگوں پر طعنہ زنی اور غیبت کا ارادہ کیا تھا۔ ان کا تو صرف یہی ارادہ تھا کہ وہ ان راویوں کا ضعف واضح کریں تاکہ

یہ راوی پہچانے جائیں اس لیے کہ ان راویوں میں بعض لوگ بدعتی ہیں اور بعض حدیث میں مہتمم اور بعض غفلت اور کثرت خطا کا شکار ہیں۔ ان ائمہ جارجین نے دین کے معاملہ میں خوف کھاتے ہوئے اور اس کی حفاظت کی خاطر راویوں کے حالات کو بیان کیا ہے اس لیے کہ دین کی شہادت زیادہ حق رکھتی ہے کہ اس کی حفاظت حقوق اور اموال کی شہادت سے زیادہ کی جائے۔ مجھ (امام ترمذی) کو امام المحدثین امام محمد بن اسماعیل البخاری نے خبر دی انہوں نے فرمایا: بیان کیا ہم سے محمد بن یحییٰ بن سعید القطان نے انہوں نے فرمایا، بیان کیا مجھ کو میرے والد (یحییٰ بن سعید القطان) نے انہوں نے فرمایا: میں نے امام سفیان ثوری، امام شعبہ بن الحجاج، امام مالک بن انس اور امام سفیان بن عیینہ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جس میں کوئی تہمت یا ضعف ہو کیا میں اس کے بارے میں خاموش رہوں یا لوگوں (محدثین) پر اس کی حقیقت واضح کروں تو ان تمام (آئمہ) نے فرمایا تم اس کو بیان کرو۔<sup>①</sup>

ابو وہب کہتے ہیں لوگوں نے امام عبداللہ بن مبارک کے سامنے ایک شخص کا نام لیا جو حدیث میں مہتمم تھا تو انہوں نے فرمایا: اس سے روایت لینا میرے نزدیک ڈاکہ ڈالنے سے بھی زیادہ جرم ہے۔<sup>②</sup>

امام عبدالرحمن بن مہدی کہتے ہیں: ”کان شعبۃ یتکلم فی هذا حسیۃ“ امام شعبہ بن الحجاج ثواب کی خاطر راویوں کے بارے میں کلام (جرح) کیا کرتے تھے۔<sup>③</sup> امام مکی بن ابراہیم کہتے ہیں، امام شعبہ بن الحجاج، عمران بن حدیر کے پاس آتے تھے اور کہتے تھے: ”تعال حتی نغتاب ساعة فی اللہ عزوجل یدکرون مساوی“

① العلل الصغیر للترمذی: ص ۲۷۸-۲۷۹، اسنادہ صحیح. ② العلل الصغیر للترمذی: ص ۲۸۰۔ اسنادہ صحیح. ③ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۱/ ۱۶۲، اسنادہ صحیح.

أصحاب الحديث“ آؤ کچھ دیر اللہ تعالیٰ کے لیے غیبت کریں، اصحاب حدیث کی برائیاں بیان کریں۔ ❶ امام نصر بن شمیل کہتے ہیں کہ میں نے امام شعبہ بن الحجاج کو کہتے ہوئے سنا: ”تعالوا حتی نغتاب فی اللہ“ آؤ اللہ کے دین کے لیے غیبت کریں۔ ❷ امام یحییٰ بن سعید کہتے ہیں: میں نے امام سفیان ثوری، امام شعبہ بن الحجاج، امام مالک بن انس، امام سفیان بن عیینہ سے پوچھا کہ اگر ایک شخص حدیث کی روایت میں معتبر نہ ہو اور کوئی اس کا حال مجھ سے پوچھے تو میں اس کا عیب بیان کروں یا چھپاؤں؟ ان سب نے کہا: حق بیان کر دے کہ وہ شخص ثقہ نہیں ہے۔ امام عبد اللہ بن مبارک کہتے ہیں: میں امام شعبہ کے پاس گیا انہوں نے فرمایا: یہ عباد بن کثیر ہے، اس سے بچ کر رہنا (یعنی اس سے روایت کرنے میں) نیز امام معاذ العمری کہتے ہیں: میں نے امام شعبہ کو لکھا، ابوشیبہ قاضی واسطہ کے بارے میں پوچھنے کے لیے، انہوں نے مجھے جواب دیا، اس سے مت کچھ لکھنا اور میرے خط کو پھاڑ دینا اسی طرح امام ابوداؤد الطیالسی کہتے ہیں: مجھ سے امام شعبہ نے فرمایا، تو جریر بن حازم کے پاس جا اور کہہ آپ کو درست نہیں حسن بن عمارہ راوی سے روایت کرنا کیونکہ وہ جھوٹ بولتا ہے۔ ❸

امام عبد اللہ بن احمد بن حنبل کہتے ہیں کہ ابو تراب الخثعمی میرے والد (امام احمد بن حنبل) کے پاس آئے، میرے والد (امام احمد بن حنبل ۱۶۴ھ، ۲۳۱ھ) فرما رہے تھے: فلاں شخص ضعیف ہے اور فلاں ثقہ ہے۔ اس پر امام ابو تراب نے فرمایا: یا شیخ علماء کی غیبت نہ کرو میرے والد (احمد بن حنبل) اس کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: یہ تو خیر خواہی ہے،

❶ الکفایۃ فی علم الروایۃ للخطیب: ص ۴۴۔ و کتاب المجروحین لابن حبان: ۱/ ۲۵

❷ الاسنادہ صحیح۔ ❷ الکامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی: ۱/ ۱۵۲۔ والضعفاء الکبیر

للعقیلی: ۱/ ۱۵، اسنادہ صحیح۔ ❸ صحیح مسلم مترجم: ۱/ ۳۶-۳۷، ۴۸۔

غیبت نہیں۔<sup>①</sup> ایک دوسری روایت میں ہے، امام محمد بن بندار کہتے ہیں کہ میں نے امام احمد بن حنبل سے کہا: اے ابو عبد اللہ (یہ امام احمد بن حنبل کی کنیت ہے) مجھ پر گراں گزرتا ہے جب میں کہتا ہوں: فلاں کذاب (جھوٹا) ہے اور فلاں ضعیف ہے تو انہوں نے مجھ سے فرمایا: اگر تم خاموش ہوئے اور میں بھی خاموش ہو گیا تو جاہل صحیح اور سقیم (ضعیف) کے فرق کو کب جانے گا۔<sup>②</sup> امام بشر بن عمر کہتے ہیں: میں نے امام مالک بن انس سے راوی محمد بن عبد الرحمن کے متعلق پوچھا انہوں نے فرمایا: وہ ثقہ نہیں ہے، اور میں نے راوی ابو الحویرث کے متعلق پوچھا۔ انہوں نے فرمایا وہ ثقہ نہیں ہے۔ اور میں نے راوی شعبہ کے متعلق پوچھا انہوں نے فرمایا وہ ثقہ نہیں ہے۔ اور میں نے صالح مولی التوامہ کے متعلق پوچھا انہوں نے فرمایا: وہ ثقہ نہیں ہے اور میں نے ان سے حرام بن عثمان کے متعلق پوچھا انہوں نے فرمایا: وہ ثقہ نہیں ہے اور میں نے امام مالک بن انس سے ان پانچوں آدمیوں کے متعلق پوچھا (جن کا ذکر ابھی گزرا ہے) تو انہوں نے فرمایا: وہ حدیث میں ثقہ نہیں ہیں اور میں نے ان سے ایک اور شخص کے متعلق پوچھا جس کا نام میں بھول گیا تو انہوں نے فرمایا: تو نے اس کی روایت میری کتابوں میں دیکھی ہے؟ میں نے کہا نہیں۔ امام مالک بن انس نے فرمایا: اگر وہ ثقہ ہوتا تو اس کی روایت میری کتابوں میں دیکھتا۔ علاوہ ازیں امام عبد اللہ بن مبارک کہتے ہیں اگر مجھے اختیار دیا جاتا کہ میں جنت میں جاؤں یا عبد اللہ بن محرز سے ملوں تو میں پہلے اس سے ملتا پھر جنت میں جاتا (اس کی ایسی تعریف سنی تھی جس کی وجہ سے اس سے ملنے کا اشتیاق تھا) پھر جب میں اس سے ملا تو ایک اونٹ کی مینگی مجھے اس سے بہتر معلوم ہوئی (یعنی وہ حدیث میں سخت ضعیف تھا) اسی طرح امام زید بن ابی انیسہ کہتے ہیں: میرے بھائی سے روایت مت کرو (وہ ثقہ نہیں ہے اور یہ دین کا معاملہ

① الکفایۃ فی علم الروایۃ للخطیب: ص ۴۵ اسنادہ صحیح .

② الکفایۃ فی علم الروایۃ للخطیب: ص ۴۵ اسنادہ صحیح .

ہے) اب مزید روایات صحیح مسلم کے ”مقدمہ“ سے ملاحظہ فرمائیں: امام ابو عقیل کہتے ہیں کہ میں امام قاسم بن عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر کے پاس بیٹھا تھا اور وہاں امام یحییٰ بن سعید القطان بھی تھے تو امام یحییٰ نے امام قاسم سے کہا: اے ابو محمد تمہارے جیسے شخص کے لیے یہ بات بہت بری ہے کہ تم سے دین کا کوئی مسئلہ پوچھا جائے پھر تم کو اس کا علم نہ ہو اور نہ اس کا جواب۔ امام قاسم نے فرمایا: کس وجہ سے؟ امام یحییٰ نے فرمایا: اس وجہ سے کہ تم بڑے بڑے دو اماموں ابو بکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے بیٹے ہو۔ امام قاسم نے فرمایا: اس سے بھی زیادہ یہ بات بری ہے اس شخص کے نزدیک جس کو اللہ نے عقل عنایت فرمائی ہے کہ میں کہوں ایک بات اور اس کا مجھے علم نہ ہو یا میں اس شخص سے روایت کروں جو ثقہ نہ ہو۔ یہ سن کر امام یحییٰ خاموش ہو رہے اور کچھ جواب نہ دیا۔ امام عبد اللہ بن مبارک نے فرمایا: میں نے امام سفیان ثوری سے پوچھا تم عباد بن کثیر کا حال جانتے ہو جب حدیث بیان کرتا ہے تو ایک بلا لاتا ہے تو تمہاری کیا رائے ہے؟ کہ میں لوگوں (محدثین) سے کہہ دوں اس سے روایت نہ کریں؟ امام سفیان نے فرمایا: ہاں کہہ دو۔ امام عبد اللہ بن مبارک نے فرمایا: پھر جس مجلس میں میں ہوتا اور عباد بن کثیر کا ذکر آتا تو میں اس کی دین داری کی تعریف کرتا لیکن کہہ دیتا کہ اس سے حدیث کی روایت مت کرو۔ امام یحییٰ بن سعید القطان نے فرمایا: ہم نے نیک لوگوں کو اتنا جھوٹا کسی چیز میں نہیں دیکھا جتنا جھوٹا حدیث کی روایت کرنے میں دیکھا۔ امام مسلم نے اس کی تاویل یہ کی ہے کہ جھوٹی حدیث ان کی زبان سے نکل جاتی ہے، لیکن وہ قصداً جھوٹ نہیں بولتے۔ امام حمزہ الذیات کہتے ہیں، امام مرہ ہمدانی نے راوی حارث (کذاب) سے کوئی بات سنی تو آپ نے اس سے کہا تم دروازہ پر بیٹھو، اور امام مرہ ہمدانی اندر گئے اور تلوار اٹھائی (تا کہ حارث کذاب کو قتل کریں) حارث نے آہٹ پائی کہ کچھ شر ہونے والا ہے، تو وہ چل دیا۔ امام معمر بن راشد کہتے ہیں کہ میں نے امام ایوب

استخانی کو ابوامیہ عبدالکریم بن ابی الحارِق (سخت ضعیف) کے علاوہ کسی شخص کی غیبت کرتے نہیں سنا، انہوں نے اس کا ذکر کیا اور فرمایا اللہ اس پر رحم کرے، وہ ثقہ نہ تھا ایک دفعہ مجھ سے عکرمہ کی ایک حدیث پوچھی، پھر کہنے لگا میں نے خود عکرمہ سے سنا ہے۔ امام حماد بن زید کہتے ہیں ایک شخص ہمیشہ امام ایوب استخانی کی صحبت میں رہتا، اور ان سے حدیثیں سنتا ایک دفعہ امام ایوب نے اس کو نہ پا کر پوچھا تو لوگوں نے کہا: اے ابوبکر (یہ امام ایوب کی کنیت ہے) وہ شخص اب عمرو بن عبید (کذاب راوی) کی صحبت میں رہتا ہے۔ امام حماد بن زید نے کہا ایک روز میں امام ایوب کے ساتھ بازار کی طرف جا رہا تھا، اتنے میں وہ شخص سامنے آیا، امام ایوب نے اس کو سلام کیا اور حال پوچھا پھر اس سے کہا میں نے سنا ہے تم عمرو بن عبید کے پاس رہتے ہو، وہ بولا ہاں اے ابوبکر! کیونکہ وہ ہم کو عجیب و غریب باتیں سناتا ہے (یعنی ضعیف اور من گھڑت روایات) امام ایوب نے فرمایا: ہم تو ایسی عجیب و غریب باتوں سے بھاگتے ہیں۔ امام سلام بن ابی مطیع کہتے ہیں: امام ایوب کو خبر پہنچی کہ میں عمرو بن عبید (کذاب) کے پاس جاتا ہوں تو ایک روز میرے پاس آئے اور کہنے لگے تو کیا سمجھتا ہے جس شخص کے دین پر تجھے بھروسہ نہ ہو کیا اس کی حدیث پر تو بھروسہ کر سکتا ہے۔ امام ابو نعیم (۱۳۰ھ، ۲۱۳ھ) نے المعلیٰ بن عرفان (سخت ضعیف) کا ذکر کیا کہ معلیٰ بن عرفان نے مجھ سے حدیث بیان کی کہ ابو وائل، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ صفین میں نکلے، امام ابو نعیم نے فرمایا: شاید مر کر پھر قبر سے اٹھے ہوں گے۔ (معلیٰ بن عرفان نے ابو وائل پر جھوٹ باندھا ہے کیونکہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ”۳۲ھ“ میں وفات پائی اور جنگ صفین ۳۸ھ میں ہوئی) امام عفان بن مسلم کہتے ہیں: ہم امام اسماعیل بن علیہ (۱۹۳ھ) کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں ایک شخص نے دوسرے شخص سے ایک حدیث روایت کی۔ میں نے کہا وہ معتبر نہیں ہے، وہ شخص بولا تو نے اس کی غیبت کی امام اسماعیل



بن علیہ نے فرمایا: اس نے غیبت نہیں کی بلکہ اس پر حکم لگایا کہ وہ ثقہ نہیں ہے۔<sup>❶</sup>  
 راویان حدیث کے بارے میں تعریفی (تعدیل) یا تنقیدی (جرح) کلمات کا اظہار  
 ایک دینی ضرورت ہے، اور حدیث کی استنادی حیثیت بیان کرنے کے لیے احتیاط کا تقاضا  
 ہے کہ ان (محدثین) کے اقوال کی روشنی میں راوی کے مرتبے کا تعین ہو اور اس کے بعد  
 حدیث کی قبولیت اور عدم قبولیت کا تعین ہو سکے۔

الغرض اللہ تعالیٰ کا ہم پر یہ بہت بڑا احسان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کی  
 سنت کے دفاع کے لیے امت میں ایسے افراد (محدثین) پیدا کر دیئے جنہوں نے خیر خواہی  
 کے جذبے سے روایات پر تحقیق کی اور ان (محدثین) کا راویوں کے بارے میں یہ کلام  
 (جرح) مذموم غیبت میں سے نہیں ہے بلکہ اس کام کو انہوں نے ضروری سمجھا، اور اس کے  
 لیے بعض محدثین نے صرف ضعیف راویوں (کے حالات) پر کتابیں لکھی اور بعض محدثین  
 نے صرف ثقہ راویوں (کے حالات) پر کتابیں لکھی، اور بعض محدثین نے ضعیف اور ثقہ  
 دونوں قسم کے راویوں (کے حالات) پر کتابیں لکھی۔

اس کے بعد متاخرین محدثین نے متقدمین محدثین کی تصانیف کو، اور ان میں دیگر  
 محدثین کے اقوال کو اپنی، اپنی کتب میں جمع کر دیا، جن سے راویوں کی جانچ پڑتال میں  
 بہت آسانی پیدا ہوئی، (بشرطیکہ متقدمین محدثین کے وہ اقوال صحیح ثابت ہوں) لہذا راقم  
 الحروف متقدمین محدثین اور متاخرین محدثین کی ”أسماء الرجال“ پر تصانیف میں سے بعض  
 کتب کے نام، اور ان میں راویوں کی تعداد، اور مصنفین کے نام، عوام الناس کے فائدے  
 کے لیے نقل کرنا ضروری سمجھتا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں:

❶ صحیح مسلم مترجم: ۱/ ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۴۱، ۴۴، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۵۴۔

## أسماء الرجال کی کتب:

نام کتب	مصنف کا نام	راویوں کی تعداد
۱: کتاب التاریخ الکبیر	امام ابی عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری	۱۳۹۸۳
۲: کتاب المخرج والتعذیل	امام ابی محمد عبد الرحمن بن ابی حاتم الرازی	۱۸۰۳۸
۳: الطبقات الکبریٰ	امام ابی عبد اللہ محمد بن سعد البصری	۵۵۵۴
۴: تاریخ یحییٰ بن معین	امام یحییٰ بن معین بن عوان البغدادی	۵۸۲۱
۵: التاریخ الصغیر	امام ابی عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری	۲۹۹۸
۶: التاریخ الأوسط	امام ابی عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری	۱۵۱۵
۷: تاریخ عثمان بن سعید	امام ابی زکریا یحییٰ بن معین بن عون البغدادی	۹۷۵
۸: سوالات ابن الجندی	امام ابی زکریا یحییٰ بن معین بن عون البغدادی	۹۳۶
۹: سوالات محمد بن عثمان بن ابی شیبہ	امام علی بن عبد اللہ المدینی	۲۶۰
۱۰: سوالات حمزہ بن یوسف	امام ابی الحسن علی بن عمر بن احمد بن مہدی الدارقطنی	۴۱۳
۱۱: المعرفة والتاریخ	امام ابی یوسف یعقوب بن سفیان القسوی	
۱۲: کتاب العلل ومعرفة الرجال	امام ابی عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل	۶۱۶۱
۱۳: کتاب العلل	امام ابی الحسن علی بن عمر بن احمد بن مہدی الدارقطنی	۴۱۲۸
۱۴: کتاب العلل	امام علی بن عبد اللہ بن جعفر المدینی	۱۷۶
۱۵: التاریخ الکبیر	امام احمد بن زہیر بن حرب بن شداد	۱۵۰۹
۱۶: کتاب الضعفاء	امام عبید اللہ بن عبد الکریم بن یزید الرازی	
۱۷: کتاب الضعفاء	امام ابی عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری	۴۴۴
۱۸: کتاب الضعفاء الکبیر	امام ابی جعفر محمد بن عمرو بن موسیٰ بن حماد المکی	۲۱۰۱
۱۹: الکامل فی ضعف الرجال	امام ابی احمد عبد اللہ بن عدی الجرجانی	۲۰۹۵

- ٢٠: كتاب الضعفاء والمتر وكون امام ابى الحسن على بن عمر بن احمد بن مهدي الدار قطنى ٦٣١
- ٢١: كتاب الضعفاء والمتر وكين امام ابى عبد الرحمن احمد بن شعيب النسائى ٦٤٥
- ٢٢: كتاب الضعفاء امام ابى يحيى زكريا بن يحيى بن عبد الرحمن الساجى
- ٢٣: كتاب البحر جين من المحدثين امام ابى حاتم محمد بن حبان بن احمد ١٢٨٢
- والضعفاء والمتر وكين
- ٢٤: أسماء الضعفاء والكذابين امام ابى حفص عمر بن احمد بن شايبين ٤٢٢
- ٢٥: كتاب احوال الرجال امام ابى اسحاق ابراهيم بن يعقوب الجوز جاني ٣٨٨
- ٢٦: كتاب الضعفاء امام احمد بن عبد الله بن احمد بن اسحاق ٢٨٩
- ٢٧: كتاب الضعفاء والمتر وكين امام ابى الفرج عبد الرحمن بن على بن محمد ابن الجوزى ٣٠١٨
- ٢٨: تاريخ الثقات امام احمد بن عبد الله بن صالح العجلي ٢١١٦
- ٢٩: المدخل الى الصحيح امام ابى عبد الله محمد بن عبد الله بن محمد بن حمدويه ٢٣٣
- ٣٠: تهذيب الكمال فى أسماء الرجال امام ابى الحجاج يوسف بن زكى عبد الرحمن المزى ٨٦٣٣
- ٣١: ميزان الاعتدال فى نقد الرجال امام ابى عبد الله محمد بن احمد بن عثمان الذهبي ١١٠٥٣
- ٣٢: الكاشف فى معرفة من له رواية فى الكتب الستة امام ابى عبد الله محمد بن احمد بن عثمان الذهبي ٤٠٥٩
- ٣٣: تذكرة الحفاظ امام ابى عبد الله محمد بن احمد بن عثمان الذهبي ١١٤٦
- ٣٤: المغنى فى الضعفاء امام ابى عبد الله محمد بن احمد بن عثمان الذهبي ٤٨٥٥
- ٣٥: ديوان الضعفاء والمتر وكين امام ابى عبد الله محمد بن احمد بن عثمان الذهبي ٥٠٩٨
- ٣٦: تهذيب التهذيب امام ابى الفضل احمد بن على بن محمد بن حجر العسقلانى ١٢١٩١
- ٣٧: لسان الميزان فى أسماء الرجال امام ابى الفضل احمد بن على بن محمد بن حجر العسقلانى ١٥٥٣٨
- ٣٨: خلاصة تهذيب تهذيب الكمال فى أسماء الرجال امام صفى الدين احمد بن عبد الله الخزرجى ٦٤٩٣
- ٣٩: كتاب الثقات امام ابى حاتم محمد بن حبان بن احمد ١٦٥٠٨

۴۰: تاریخ اُسماء الثقات امام ابی حفص عمر بن احمد بن شایبہ ۱۵۶۹

۴۱: تاریخ بغداد امام ابی بکر احمد بن علی بن ثابت الخطیب البغدادی ۷۸۳۱

صحیح اور ضعیف احادیث میں تمیز کی ضرورت اور احادیث کو بغیر تحقیق کے بیان کرنے کا گناہ:

صحیح اور ضعیف احادیث کی معرفت اور ان کے مابین تمیز کرنا اسی طرح ضروری ہے جس طرح رسول اللہ ﷺ کی اطاعت ضروری ہے۔ چنانچہ امام ابی احمد عبد اللہ بن عدی الجرجانی (۲۷۷ھ، ۳۶۵ھ) کہتے ہیں:

”فكما او جب اللہ علینا طاعته او جب علینا الاقتداء به  
واتباع اثاره وسیر روایة واخباره لعرفان صحیحها من  
سقیمها وقویها من ضعیفها.“

”جس طرح اللہ تعالیٰ نے ہم پر رسول اللہ ﷺ کی اطاعت فرض کی ہے اسی طرح آپ ﷺ کی اقتداء، آپ ﷺ کے آثار کی اتباع اور آپ ﷺ کی حدیث میں چھان بین بھی فرض کی ہے تاکہ صحیح روایات کو سقیم اور قوی کو ضعیف روایات سے معلوم کیا جاسکے۔“<sup>①</sup>

اسی طرح امام ابی عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن حمدویہ الحاکم (۳۲۱ھ، ۴۰۵ھ) کہتے ہیں:

”وكذلك جماعة من الصحابة والتابعين واتباع التابعين ثم عن ائمة المسلمين كانوا يبعثون وينقرون الحديث الى أن يصح لهم.“ اور اسی طرح صحابہ، تابعین اور تبع تابعین کی ایک جماعت اور ان کے بعد دیگر ائمہ مسلمین کی ایک جماعت حدیث کے بارے میں بحث اور چھان بین کیا کرتی تھی یہاں تک کہ وہ حدیث ان کے لیے صحیح ثابت ہو جاتی (یا ضعیف)<sup>②</sup>

① الكامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی: ۱/ ۷۸. ② معرفة علوم الحديث للحاکم: ص ۱۵.

مزید کہتے ہیں:

”ثم العجب من جماعة جهلوا الآثار وأقاويل الصحابة والتابعين فتوهموا لجهلهم أن الأحاديث المروية عن رسول الله ﷺ كلها صحيحة وانكر والجرح والتعديل جملة واحدة جهلاً منهم بالأخبار المروية عن رسول الله ﷺ وعن الصحابة و التابعين وأئمة المسلمين في ذلك“

”پھر تعجب ہے اس گروہ پر جو احادیث اور صحابہ کرام و تابعین کے اقوال سے ناواقف ہے تو اس نے اپنی جہالت کی بنا پر یہ سمجھ رکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے مروی سب احادیث صحیح ہیں اور اس نے (راویوں پر) جرح و تعدیل کا کلیتہً انکار کر دیا، اور اس (انکار) کا سبب اس کی حدیث رسول، صحابہ کرام، تابعین اور ائمہ مسلمین کے اقوال سے جہالت ہے۔“ ۱

مگر آج ہمارا معاملہ بالکل اس کے برعکس ہے اگر ہمیں یہ بتا بھی دیا جائے کہ یہ حدیث صحیح نہیں بلکہ ضعیف ہے تو ہم اس بات کو قبول کرنے کے لیے تیار نہیں، اور امام مسلم نے تو ضعیف حدیث کے ضعف کو نہ بیان کرنے والوں اور بغیر تحقیق کے حدیث بیان کرنے والوں کی بڑی شدید مذمت کی ہے۔ امام مسلم کہتے ہیں: جو شخص ضعیف حدیث کے ضعف کو جاننے کے باوجود بیان نہیں کرتا ہے تو وہ اپنے اس فعل کی وجہ سے گناہ گار اور عوام الناس کو دھوکا دیتا ہے..... جب کہ صحیح احادیث اس قدر ہیں کہ ان کے ہوتے ہوئے ضعیف حدیث کی ضرورت ہی نہیں۔ ۲

رسول اللہ ﷺ کی کئی احادیث میں حدیث کے معاملے میں چھان بین اور احتیاط کرنے کا حکم دیا گیا ہے جن میں سے چند پیش خدمت ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا:

① المدخل الى الصحيح للحاكم: ص ۱۰۲۔ ② صحيح مسلم مترجم: ۵۸ / ۱۔

((یکون فی آخر الزمان کذابون دجالون یأتونکم من الأحادیث بما لم تسمعوا انتم ولا آباؤکم فیاکم وایاہم لا یضلونکم ، ولا یفتنونکم .))<sup>۱</sup>

”آخری زمانہ میں دجال اور کذاب (جھوٹے) ہوں گے، وہ تمہیں ایسی ایسی احادیث سنائیں گے جنہیں تم نے اور نہ ہی تمہارے آباؤ اجداد نے سنا ہوگا، لہذا ان سے اپنے آپ کو بچانا کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ تم کو گمراہ کر دیں، اور فتنہ میں ڈال دیں۔“

امام ابی بکر احمد بن علی بن ثابت الخطیب البغدادی (۳۹۲ھ، ۴۶۳ھ) فرماتے ہیں:

”وقد أخبر النبی ﷺ بأن فی أمتہ ممن یجیء بعدہ کذابین، فحذر منهم، ونہی عن قبول روایاتہم، وأعلمنا أن الکذاب علیہ لیس کالکذب علی غیر فوجب بذلک النظر فی أحوال المحدثین، التفیش عن أمور الناقلین، احتیاطاً للدين، وحفظاً للشریعة من تلبیس الملحدين.“<sup>۲</sup>

”بے شک نبی کریم ﷺ نے یہ خبر دی ہے کہ آپ ﷺ کے بعد آپ کی امت میں جھوٹے لوگ بھی ہوں گے، آپ ﷺ نے ان سے ڈرایا ہے اور ان کی روایات لینے سے منع فرمایا ہے اور ہمیں بتایا ہے کہ آپ ﷺ پر جھوٹ بولنا کسی دوسرے پر جھوٹ بولنے کی طرح نہیں ہے، پس محدثین کے احوال اور ناقلین اخبار کے متعلق پوری طرح تفتیش کرنا دین میں احتیاط اور شریعت کو ملحدین کی تلبیس سے محفوظ رکھنے کے لیے واجب ہے۔“

① صحیح مسلم مترجم: ۱/ ۳۰.

② الکفایۃ فی علم الروایۃ للخطیب البغدادی: ص ۳۶.

ایک اور حدیث میں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((کفى بالمرء كذباً أن يحدث بكل ما سمع.))<sup>①</sup>

”آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے یہ بات کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات (بلا تحقیق) بیان کر دے۔“

امام ابی عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن حمدویہ الحاکم اس حدیث کی تشریح میں کہتے ہیں:

”وقد صرح هذا الخبر بالتنبيه لمعرفة الصحيح من السقيم  
وتجنب روايات المجروحين اذا عرف المحدث وجد  
الجرح فيه.“<sup>②</sup>

”اور اس حدیث میں اس بات پر تنبیہ ہے کہ صحیح روایات کو سقیم (ضعیف) روایات سے معلوم کیا جائے اور مجروحین کی روایات سے اجتناب کیا جائے۔  
خصوصاً جب کہ محدث کو ان میں کسی طرح کی جرح معلوم ہو۔“

علاوہ ازیں ہر سنی سنائی بات بغیر تحقیق کے بیان کرنے والوں کے متعلق ائمہ محدثین کے چند اقوال قابل ذکر ہیں، ملاحظہ فرمائیں: امام ابن وہب کہتے ہیں کہ مجھ سے امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا: اس بات کو تم جان لو جو شخص ہر سنی سنائی بات کو بیان کر دے تو وہ بیچ نہیں سکتا (جھوٹ سے) اور کبھی وہ شخص ”امام“ نہیں ہو سکتا جو ہر سنی سنائی بات کو بیان کر دے، نیز اسی طرح کا قول امام عبد الرحمن بن مہدی سے مروی ہے۔<sup>③</sup> امام عبد الرحمن بن مہدی فرماتے ہیں: وہ شخص امام نہیں ہو سکتا جو سنے وہ روایت کر دے، اور جس سے ملے اس سے روایت شروع کر دے، اور جو اس سے پوچھا جائے اس کا جواب دینے لگے اور جو اس سے طلب کرے اس سے تحدیث شروع کر دے، جب کہ نبی کریم ﷺ کی حدیث ثقہ راوی

① صحیح مسلم مترجم: ۱/ ۲۸. ② المدخل الى الصحيح للحاكم: ص ۱۰۹. ③ صحیح مسلم مترجم: ۱/ ۲۸-۲۹.

سے لکھی جاتی ہے، پھر صحابہ کی روایات ثقہ راویوں سے، پھر تابعین کی حدیث (ثقہ سے) لکھی جاتی ہے۔ ❶ اسی طرح سیدنا عمر بن الخطاب اور سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: کسی شخص کے جھوٹ کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ جو بات سنے اس کو بیان کر دے۔ ❷ علامہ البانی رحمہ اللہ (۱۹۱۴ء، ۱۹۹۹ء) کہتے ہیں: ”کفی بالمرء ضلالاً ان يعمل بکل ما سمع“ کسی شخص کے گمراہ ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات پر عمل کرے۔“ ❸

حدیث مبارکہ میں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((من حدث عني حديثاً يري انه كذب فهو احد الكاذبين .)) ❹

”جو مجھ سے حدیث بیان کرے اور وہ خیال کرتا ہو کہ وہ جھوٹ ہے، تو وہ خود جھوٹوں میں سے ایک جھوٹا ہے۔“

اس حدیث کی تشریح میں امام ترمذی نے امام دارمی سے نقل کیا ہے کہ امام ابی محمد عبداللہ بن عبدالرحمن الدارمی (۱۸۱ھ، ۲۵۵ھ) فرماتے ہیں: جب آدمی کوئی ایسی حدیث بیان کرے جس کی رسول اللہ ﷺ سے کوئی اصل نہ ہو، تو مجھے خطرہ ہے کہ کہیں وہ اس حدیث (کی وعید) میں داخل نہ ہو جائے۔ ❺

اس حدیث سے یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ آپ ﷺ نے اپنی طرف سے ضعیف کی بجائے صحیح اور باطل کی بجائے حق کے پہنچانے کا حکم دیا ہے نہ کہ ہر اس چیز کے پہنچانے کا جو آپ سے روایت کی گئی ہے میری اس بات کی تائید اس حدیث سے بھی ہوتی ہے۔

❶ الكامل فی الضعفاء الرجال لابن عدی: ۱/ ۱۹۹- ۲۰۰ . ❷ صحیح مسلم مترجم: ۱/ ۲۸- ۲۹ . ❸ مقدمة صحیح الجامع الصغیر وزيادته: ۱/ ۵۶ . ❹ صحیح مسلم مترجم: ۱/ ۲۶ . ❺ السنن الترمذی: ۳/ ۱۸۸ .



سیدنا ابی قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا:  
 ((يا ايها الناس اياكم وكثرة الحديث عني من قال على فلا  
 يقولن الا حقاً او صدقاً فمن قال على ما لم أقل فليتبوا مقعده  
 من النار .))<sup>①</sup>

”اے لوگو! (صحابہ کرام) میرے حوالے سے کثرت کے ساتھ حدیث بیان  
 کرنے سے بچو، اور جو میری طرف نسبت کر کے کوئی بات کہے تو وہ صرف صحیح  
 اور حق بات کہے، اس لیے کہ جو شخص میری طرف کسی جھوٹ بات کو منسوب  
 کرے گا، تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے۔“

اس حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف صحیح کی بجائے جھوٹی (یا ضعیف) بات منسوب  
 کرنے کی جو وعید آئی ہے اس کو پیش نظر رکھتے ہوئے بعض صحابہ کرام کثرت سے حدیثیں  
 بیان کرنے سے ڈرتے تھے کہ کہیں ہم سے انجانے میں آپ کی طرف کوئی جھوٹ منسوب  
 نہ ہو جائے۔

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((انه ليمنعني ان احديثكم حديثا كثيراً ان النبي صلی اللہ علیہ وسلم قال من

تعمد على كذبا فليتبوا مقعده من النار .))<sup>②</sup>

”بے شک میں جو تم سے بہت سی حدیثیں بیان نہیں کرتا اس کی یہی وجہ ہے کہ  
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانا  
 دوزخ میں بنا لے۔“

اسی طرح صحابی رسول عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے اپنے باپ سیدنا زبیر

① السنن الدارمی: (۲۴۳)۔ ومسند أحمد: (۲۲۹۰۵)۔ وسنن ابن ماجہ: (۳۵)، اسنادہ

حسن . ② صحيح بخاری: (۱۰۸)۔

بن عوام رضی اللہ عنہ سے کہا: میں نے آپ کو فلاں، فلاں شخص کی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں بیان کرتے نہیں سنا، تو انہوں نے فرمایا: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا نہیں رہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں میں نے نہ سنی ہوں، لیکن میں نے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((من كذب على فليتبوا مقعده من النار))<sup>①</sup>

”جو کوئی مجھ پر جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنالے۔“

سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”اذا حدثتكم عن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم فلاں اخر من السماء احب الى من ان اكذب عليه“

”جب میں تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کروں تو یہ سمجھ لو کہ مجھ کو آسمان سے گر جانا پسند ہے (اس بات سے) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھوں۔“<sup>②</sup>

اللہ اکبر! صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایمان کا کیا کہنا؟ اور ہمیں اپنی حالت پر غور کرنا چاہیے کیونکہ وہ بغیر کسی واسطے کے حدیث رسول سنتے ہوئے بھی اتنے خوف زدہ، اور ہم حدیث کی کتاب سے پڑھ کر سنا دیتے ہیں، بغیر تحقیق کیے کہ حدیث صحیح بھی ہے یا کہ ضعیف، یقیناً ہمیں اپنے ایمان کی فکر کرنی چاہیے ورنہ.....

بہر حال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے صحیح (حدیث) اور حق بات پہنچانے کا حکم ہے، نہ کہ ضعیف اور باطل۔ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((’بلغوا عني ولو آية، وحدثوا عن بني اسرائيل، ولا حرج، وحدثوا عني، ولا تكذبوا علي، فمن كذب علي متعمداً فليتبوا مقعده من النار.))<sup>③</sup>

① صحیح بخاری: (۱۰۷)۔ ② صحیح بخاری: (۳۶۱۱)۔ ③ صحیح بخاری: (۳۴۶۱)، والمدخل الى الصحيح للحاكم: (۱۰۴)۔

”میری طرف سے پہنچا دو، خواہ ایک آیت ہی کیوں نہ ہو، اور بنی اسرائیل سے بیان کرو، اس میں کوئی حرج نہیں اور مجھ سے بھی بیان کرو، مگر مجھ پر جھوٹ مت بولو، تو جو شخص مجھ پر عداً جھوٹ بولے، وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنا لے۔“

اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”معناه، ان الحديث اذا حدث به، فاديته على ما سمعت حقاً كان او غيره حق، لم يكن عليك حرج، والحديث عن الرسول ﷺ لا ينبغي ان يحدث به الاثقة عن ثقة، وقد قيل، من حدث حديثاً، وهو يرى انه كذب فهو احد الكاذبين.“<sup>①</sup>

”اس کا معنی یہ ہے کہ جب تم کوئی حدیث بیان کرو اور اسے ایسے بیان کرو، جیسے تم نے سنا ہے، صحیح یا غلط تو تم پر کوئی حرج نہیں ہے اور نبی کریم ﷺ سے حدیث بیان کرنے میں ضروری ہے کہ ثقہ، ثقہ ہی سے روایت کرے اور کہا گیا ہے کہ جو کوئی ایسی حدیث بیان کرے جس کے بارے میں گمان یہ ہو کہ وہ جھوٹ ہے تو وہ خود بھی جھوٹوں میں سے ایک جھوٹا ہے۔“

اسی مفہوم کے بارے میں مزید دیکھئے<sup>②</sup> بہر کیف واجب ہے کہ صحیح اور ضعیف و من گھڑت حدیثوں کے درمیان فرق کیا جائے کیونکہ سنت نبوی ﷺ تو حق ہے نہ کہ باطل اور یہ سنت احادیث صحیحہ ہی تو ہیں نہ کہ من گھڑت احادیث۔ پس یہ چیز اہل اسلام کے لیے عموماً اور داعی سنت کے لیے خصوصاً ایک اصل عظیم ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وہ عظیم ہستیاں ہیں جنہوں نے نبی کریم ﷺ سے صحیح اور حق کو پہنچانے میں بہت زیادہ احتیاط کی یہاں تک کہ ایک صحابی رسول نے دوسرے صحابی سے حدیث سننے

① الکامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی: ۱/ ۲۰۷، اسنادہ حسن.

② کتاب الرسالة للشافعی: ص ۲۳۷.

کے بعد مزید گواہی طلب کی (حالانکہ وہ اپنے ساتھی کو جھوٹا نہیں سمجھتے تھے) اور بعض صحابہ تو آپ ﷺ کی طرف غیر ثابت شدہ احادیث کو سننا بھی گوارا نہیں کرتے تھے۔ چنانچہ ہم یہاں بطور دلیل تین روایات صحابہ سے، اور چند محدثین کے اقوال کا جائزہ لیں گے تاکہ ہم میں بھی اس بات کا احساس اور خوف پیدا ہو کہ یہ کسی کے گھر کا ذاتی مسئلہ نہیں، بلکہ دین اسلام کا انتہائی اہم مسئلہ ہے۔

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں انصار کی ایک مجلس میں بیٹھا تھا، اتنے میں سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ آئے ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے گھبرائے ہوئے ہیں، وہ کہنے لگے میں سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تھا میں نے تین دفعہ اجازت مانگی لیکن اجازت نہ ملنے پر لوٹ گیا تو سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھ سے پوچھا تم نے کھڑے رہ کر انتظار کیوں نہیں کیا؟ میں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے، جب کوئی تم میں سے تین دفعہ گھر میں داخل ہونے کی اجازت مانگے لیکن اس کو اجازت نہ ملے تو وہ واپس لوٹ جائے۔ یہ حدیث سن کر سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم اس حدیث پر کوئی گواہ لاؤ، تو کیا تم لوگوں میں سے بھی کسی نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی ہیں..... پھر ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر یہ گواہی دی کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسا ہی فرمایا ہے۔<sup>❶</sup>

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے یہ پوچھا اگر کوئی کسی پیٹ والی (حاملہ) عورت کے پیٹ پر مارے اس کا بچہ فوت ہو جائے تو اس باب میں کسی نے نبی کریم ﷺ سے کوئی حدیث سنی ہے میں (مغیرہ بن شعبہ) نے کہا: میں نے سنی ہے انہوں نے فرمایا: بیان کرو۔ میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس میں ایک غلام دینا لازم ہوتا ہے، غلام ہو یا لونڈی۔ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خبردار تو

❶ صحیح بخاری: (۶۲۴۵)۔

بچ نہیں سکتا جب تک اس حدیث پر دوسرا گواہ کوئی نہ لائے، یہ سن کر میں نکلا، میں سیدنا محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا، ان کو لے کر آیا انہوں نے میرے ساتھ گواہی دی کہ میں نے یہ حدیث سنی ہے۔<sup>①</sup>

امام ابو الحجاج مجاہد بن جبر (۲۰ھ، ۱۰۳ھ) کہتے ہیں: کہ بشیر بن کعب عدوی، سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور احادیث بیان کرنا شروع کیں اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمایا: لیکن سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے نہ اس کی احادیث غور سے سنیں اور نہ ہی اس کی طرف دیکھا بشیر بن کعب نے عرض کیا: اے ابن عباس رضی اللہ عنہ! کیا بات ہے کہ میں آپ کے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث بیان کر رہا ہوں اور آپ سنتے ہی نہیں؟ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ ایک وہ وقت تھا کہ جب ہم کسی سے یہ سنتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو ہماری نگاہیں دفعتاً بے اختیار اس کی طرف لگ جاتیں اور غور سے اس کی حدیث سنتے لیکن جب سے لوگوں نے ضعیف اور ہر قسم کی روایات بیان کرنا شروع کر دیں تو ہم صرف اسی حدیث کو سن لیتے ہیں جس کو صحیح سمجھتے ہیں۔<sup>②</sup>

میرے بھائیو! آپ خود ہی فیصلہ کر لیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دور کا یہ حال تھا، اور اس کے بعد کے دور کا کیا حال ہوگا، اور ان ادوار کی نسبت آج کے دور کا حال؟ لیکن محدثین نے اس میدان میں اپنا صحیح حق ادا کیا ہے جیسا کہ آپ گزشتہ اوراق میں پڑھ چکے ہیں، بہر حال سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کا بشیر بن کعب کی غیر ثابت شدہ احادیث کی طرف دھیان نہ کرنا، اس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی درج ذیل حدیث بہترین عکاسی کرتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((وإذا سمعتم الحديث عنى تنكره قلوبكم وتنفر منه أشعاركم وأبشاركم وترون أنه منكم بعيد فانا أبعدكم منه .))<sup>③</sup>

① صحیح بخاری: (۷۳۱۷) . ② صحیح مسلم مترجم: ۱ / ۳۱ .

③ مسند أحمد: ۵ / ۴۲۵ ، اسنادہ صحیح ، صحیح ابن حبان: (۶۳) .

”اور جب تم (یہ خطاب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا ہے) میری جانب سے کوئی ایسی حدیث سنو کہ تمہارے دل اس (ضعیف و جھوٹی حدیث) کا انکار کریں اور تمہارے (صحابہ کرام کے) بدن اور بال اس (ضعیف و جھوٹی حدیث) سے علیحدگی کریں، اور تم سمجھ لو کہ وہ (ضعیف و جھوٹی حدیث) تم سے بہت دور ہے، تو میں اس سے بھی زیادہ دور ہوں۔“

اب محدثین کے اقوال ملاحظہ فرمائیں۔

امام عبداللہ بن مبارک نے فرمایا:

”بعد الإسناد أحب إلى إذا كانوا ثقات، لأنهم قد تربصوا به، وحديث بعيد الإسناد صحيح خير من قريب الإسناد سقيم.“<sup>①</sup>

”سند کا بعید ہونا مجھے پسند ہے جب کہ اس کے راوی ثقہ ہوں، اس لیے کہ انہوں نے اس پر غور کیا ہے۔ صحیح بعید سند، ضعیف قریب سند سے بہتر ہے۔“

اسی طرح امام عبید اللہ بن عمرو (۱۰۱ھ، ۱۸۰ھ) فرماتے ہیں:

”حديث بعيد الإسناد صحيح خير من حديث قريب الإسناد سقيم، أو قال: ضعيف.“<sup>②</sup>

”حدیث صحیح بعید (لمبی) سند، حدیث ضعیف قریب (چھوٹی) سند سے بہتر ہے۔“

امام عبدالرحمن بن مہدی نے فرمایا:

”خصلتان لا يستقيم فيهما حسن الظن، الحكم والحديث،  
يعنى لا يستعمل حسن الظن فى قبول الرواية عمن ليس

① الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۱/ ۳۱۶، اسنادہ صحیح. ② الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۱/ ۳۱۵، اسنادہ صحیح.

بمصر ضی . ❶

”دو خصلتیں ایسی ہیں جن میں خوش گمانی کام نہیں آتی، فیصلہ اور حدیث، یعنی

ضعیف راوی سے روایت قبول کرنے میں خوش گمانی سے کام نہیں لیا جاسکتا۔“

امام احمد بن حسن فرماتے ہیں ہم امام احمد بن حنبل کے پاس تھے تو وہاں ذکر چھڑ گیا کہ جمعہ کس پر واجب ہے لوگوں نے بعض اہل علم تابعین اور دیگر لوگوں کے فتوؤں کا ذکر کیا۔ امام احمد بن حسن فرماتے ہیں میں نے کہا اس بارہ میں تو نبی کریم ﷺ سے الگ حدیث مروی ہے۔ امام احمد بن حنبل نے فرمایا: کیا نبی ﷺ سے؟ میں نے کہا ہاں۔ پھر میں نے حدیث بیان کی کہ ہمیں حجاج بن نصیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں معارک بن عباد نے عبداللہ بن سعید مقبری سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”الجمعة علی من آواہ اللیل الی اہلہ“ جمعہ اس پر ہے جو اپنے اہل میں رات گزارے۔ (یہ حدیث سن کر) امام احمد بن حنبل غصے میں آ گئے اور مجھ سے فرمایا: اپنے رب سے استغفار کر، اپنے رب سے معافی مانگ، دو بار فرمایا۔ امام ترمذی کہتے ہیں امام احمد بن حنبل نے یہ اس لیے کیا کہ انہوں نے سند کے ضعف کی وجہ سے اس حدیث کو سچا نہیں جانا، اس لیے کہ (یہ روایت صحیح سند کے ساتھ) نبی کریم ﷺ سے ثابت نہیں، کیونکہ راوی حجاج بن نصیر حدیث میں ضعیف ہے اور عبداللہ بن سعید مقبری کو بھی امام یحییٰ بن سعید القطان نے حدیث میں سخت ضعیف قرار دیا ہے۔ ❷

امام ابوبکر بن خلاد کہتے ہیں:

”قلت لیحی بن سعید القطان: أما تخشى أن يكون هؤلاء الذين تركت حديثهم خصماء لك عند الله تعالى؟ قال قال لأن

❶ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۱/ ۳۲۲، اسنادہ صحیح .

❷ العلل الصغیر الترمذی: ص ۲۸۱، اسنادہ صحیح .

يكون هؤلاء خصمائي أحب إلى من أن يكون خصمي رسول

اللہ ﷺ، يقول: لم حدثت عنى حديثاً ترى أنه كذب؟<sup>❶</sup>

”کہ میں نے امام یحییٰ بن سعید القطان سے کہا: کیا آپ کو ڈر نہیں ہے کہ یہ لوگ جن کی حدیث تم ترک کرتے ہو قیامت کے دن اللہ کے ہاں تمہارے خلاف کھڑے ہوں گے؟ انہوں نے فرمایا: ان لوگوں کا میرے مخالف کھڑے ہونا مجھے زیادہ پسند ہے بہ نسبت اس کے رسول اللہ ﷺ میرے خلاف کھڑے ہوں اور یہ فرمائیں: تم نے وہ حدیث کیوں بیان کی جسے تم جھوٹ سمجھتے تھے۔“

امام یحییٰ بن سعید القطان کے اس جواب نے ہم سب کو لا جواب کر دیا ہے اور ایسا ایمان و جذبہ صرف بعض لوگوں کو ہی نصیب ہوتا ہے اور ان لوگوں میں ایک امام ”جرح و تعدیل“ یحییٰ بن معین بھی ہیں۔

امام ابو حاتم کہتے ہیں: امام یحییٰ بن معین (۱۵۸ھ، ۲۳۳ھ) مدینہ منورہ میں فوت ہوئے اور جس تخت پر نبی کریم ﷺ کے جسم اطہر کو غسل دیا گیا تھا، اس خادم سنت کو بھی اسی تخت پر غسل دیا گیا (سبحان اللہ) جنازے میں لوگوں کی ایک کثیر تعداد تھی، اور ایک شخص یہ اعلان کر رہا تھا، یہ رسول اللہ ﷺ پر بولے جانے والے جھوٹ کا دفاع کرنے والے یحییٰ بن معین کا جنازہ ہے۔<sup>❷</sup> (اللہ اکبر کبیرا، اللہ اکبر کبیرا) جسے اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں، اسے یہ سعادت نصیب ہوتی ہے، اصل میں ہر دور میں ”اسماء الرجال و جرح و تعدیل“ کی معرفت کا علم بڑا ہی دقیق رہا ہے اور لوگوں میں اس علم کو حاصل کرنے کی صلاحیت کی بھی کمی ہے، جب کہ یہ علم ”نصف علم“ قرار دیا گیا ہے جیسا کہ آپ ”سند کی اہمیت“ میں پڑھ چکے ہیں، اور اس علم کو حاصل نہ کرنے والے کو جاہل سے تعبیر کیا گیا ہے۔

❶ الکفایۃ فی علم الروایۃ للخطیب البغدادی: ص ۴۴، اسنادہ حسن .

❷ الجرح والتعدیل لابن أبی حاتم: ۱ / ۲۶۲ .



امام احمد بن حنبل اور امام اسحاق بن راہویہ (۱۶۱ھ، ۲۳۸ھ) فرماتے ہیں: ”إن العالم إذا لم يعرف الصحيح والسقيم، والناسخ والمنسوخ من الحديث لا يسمى عالماً.“ جس عالم کو سقیم (ضعیف) سے صحیح اور منسوخ سے ناسخ حدیث کی پہچان نہ ہو تو اسے عالم نہیں کہا جاسکتا۔<sup>①</sup>

صحیح اور ضعیف روایات کی پہچان اور ان میں تمیز کرنا اس لیے بھی ضروری ہے تاکہ رسول اللہ ﷺ کی طرف غیر ثابت شدہ حدیث کی نسبت کرنے سے بچا جاسکے اس لیے کہ آپ ﷺ کی طرف غیر ثابت شدہ چیز کی نسبت کرنے کے بارے میں سخت وعید آئی ہے جیسا کہ اس کے بارے میں بعض احادیث گزر چکی ہیں۔

اسی مسئلہ کے متعلق امام ابن حبان (۲۷۳ھ، ۳۵۴ھ) نے اپنی کتاب ”صحیح ابن حبان“ میں ایک باب یوں باندھا ہے ”فصل ذکر ایجاب دخول النار لمن نسب الشیء الى المصطفى ﷺ وهو غیر عالم بصحته“ اس بات کا ذکر کہ ایسے شخص کا دوزخ میں داخل ہونا لازم ہے جو رسول اللہ ﷺ کی طرف کوئی ایسی چیز منسوب کرے جس کی صحت کا اسے علم نہ ہو۔“<sup>②</sup>

اتنی سخت وعید، اور ہو بھی کیوں نہ، آخر دین کا مسئلہ ہے لیکن اس کے برعکس بعض الناس کو اگر کہا جائے کہ آپ نے جو حدیث بیان کی ہے، وہ ضعیف ہے تو ناگواری سے کہنے لگتے ہیں، ”آپ لوگوں نے تو سارا دین ہی ضعیف کر دیا ہے۔“ (نعوذ باللہ) دراصل اُن کی یہ بات علم الرجال سے عدم واقفیت کی بنا پر جہالت پر مبنی ہے اسی لیے اسماء الرجال کے ماہر امام عبدالرحمن بن مہدی کہتے ہیں: ”لا يجوز أن يكون الرجل إماماً حتى يعلم ما يصح مما لا يصح، وحتى لا يحتج بكل شيء، وحتى يعلم مخارج

① معرفة علوم الحديث للحاكم: ص ۶۰۔ راقم کو اس کی سند نہیں ملی لیکن تسابیل محدث امام حاکم کا اسے نقل کرنا ہی اس علم کی اہمیت کا پتہ دیتا ہے۔ (واللہ اعلم) ② صحیح ابن حبان: (۲۸)۔

العلم“ کوئی شخص اس وقت تک امام (عالم) نہیں ہو سکتا جب تک صحیح اور غیر صحیح نہ جان لے، اور جب تک ہر چیز سے حجت نہ لے لے، اور جب تک حدیث کے مصادر کا علم نہ حاصل کر لے۔ ❶ اصل میں علم مقدم ہے عمل سے، اور اگر صحیح علم ہوگا، تو عمل بھی تب ہی صحیح ہوگا وگرنہ بغیر علم کے اور غلط علم کے ساتھ انسان جاہل ہوتا ہے بے شک وہ جتنی مرضی بڑی بڑی ڈگریاں حاصل کرے، لیکن صحیح علم کے بغیر سب بے کار ہیں۔ عرب کے بہت بڑے عالم الشیخ صالح الفوزان سے اسی قسم کا سوال ہوا کہ ”کیا عالم ہونے کے لیے مدرسہ سے اس علم کا تزکیہ (سند) ضروری ہے؟ اس کے جواب میں فرماتے ہیں: علم کا ہونا ضروری ہے، ہر کوئی جس کے پاس تزکیہ ہو، اس کا عالم ہونا ضروری نہیں، بلکہ علم ضروری ہے، تزکیہ سے عالم ہونا لازم نہیں آتا، ہو سکتا ہے، جس کے پاس تزکیہ ہو وہ سب سے بڑا جاہل ہو، اور جس کے پاس تزکیہ (سند) نہیں وہ سب سے بڑا عالم، علم ہونا ضروری ہے، تزکیہ کا کوئی اعتبار نہیں۔ ❷

درحقیقت اس علم ”علم الرجال“ کو حاصل کرنے کی ہر دور میں کمی رہی ہے، آخر اس کی کیا وجہ ہے؟ اور شروع سے لے کر آج تک ایسا کیوں ہو رہا ہے، وضاحت ملاحظہ فرمائیں: امام ابی بکر احمد بن علی بن ثابت الخطیب البغدادی فرماتے ہیں:

”وأكثر طالبي الحديث في هذا الزمان يغلب على ارادتهم كتب الغريب دون المشهور، وسماع المنكر دون المعروف، والاشتغال بما وقع فيه السهو والخطأ من روايات المجروحين والضعفاء حتى لقد صار الصحيح عند أكثرهم مجتنباً والثابت مصدوقاً عنه مطرَحاً، وذلك كله

❶ شرح علل الترمذی لابن رجب: ۱/ ۴۷۰۔ راقم کو اس قول کی سند نہیں ملی۔ (واللہ اعلم)

لعدم معرفتهم بأحوال الرواة ومحلهم ونقصان علمهم بالتمييز وزهدهم في تعلمه ، وهذا خلال ما كان عليه الأئمة من المحدثين والأعلام من أسلافنا الماضين .<sup>❶</sup>

”اور اس دور میں اکثر طالبین حدیث کا یہ حال ہے کہ حدیث کی مشہور کتابوں کے بجائے غیر معروف کتابوں کا ان کے ذہن پر غلبہ ہو گیا ہے، معروف حدیثوں کو چھوڑ کر منکر حدیثوں کو سنتے ہیں، مجروح اور ضعیف راویوں کی روایتوں میں جن میں سہو اور غلطیاں پائی جاتی ہیں، مشغول رہتے ہیں، یہاں تک کہ ان میں سے اکثر کے نزدیک صحیح چیز قابل اجتہاد بن گئی ہے اور جو ثابت ہے وہ دوری کا باعث، یہ سب کچھ اس لیے ہو رہا ہے کہ وہ راویوں کے حالات سے واقف نہیں ہیں، ان میں اس صلاحیت کی بھی کمی ہے جو تیز کرنے کے لیے ضروری ہے، اور وہ اس علم کو حاصل کرنے سے بھی بے نیاز ہیں، ان کا یہ طریقہ اس طریقہ کے بالکل خلاف ہے جو ہمارے اسلاف میں سے ممتاز شخصیتوں اور ائمہ محدثین کا رہا ہے۔“

ان بعض الناس کے بالکل برعکس اللہ تعالیٰ کے وہ نیک بندے ہیں، جن کو اللہ تعالیٰ نے پیدا ہی اسی کام کے لیے کیا تھا، طوالت کے خوف کی وجہ سے صرف ایک مثال ملاحظہ فرمائیں: امام ابو حاتم کہتے ہیں:

”الذی کان یحسن صحیح الحدیث من سقیمہ وعنده تمييز ذلك، ویحسن علل الحدیث أحمد بن حنبل، ویحي بن معین، وعلی بن المدینی، وبعدهم أبو زرعة کان یحسن ذلك .“<sup>❷</sup>

❶ الکفایة فی علم الروایة للخطیب البغدادی: ص ۱۳۱ .

❷ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۱ / ۳۱۴ .

”جو لوگ صحیح اور ضعیف حدیث کا علم، ان کا فرق اور علل حدیث کو اچھی طرح جانتے ہیں ان میں امام احمد بن حنبل، امام یحییٰ بن معین اور امام علی بن المدینی شامل ہیں، اور ان کے بعد امام ابو زرہ اس فن میں طاق تھے۔“

نیز اس فن کے ماہر دیگر محدثین مثلاً امام المحدثین امام بخاری، امام مسلم بن حجاج، امام عبد اللہ بن مبارک، امام شعبہ بن حجاج، امام مالک بن انس، امام عبد الرحمن بن مہدی وغیرہم کا تذکرہ تفصیل کے ساتھ گزر چکا ہے۔ (لہذا دوبارہ بیان کرنے کی ضرورت نہیں) حاصل کلام یہ ہے کہ محدثین کرام کی تمام تر محنت، لگن اور مساعی جلیلہ رسول اللہ ﷺ کی طرف ضعیف اور جھوٹی بات منسوب کرنے سے بچنے کے لیے تھیں۔ بہر حال فرمان نبی ﷺ، صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین اور محدثین کے اقوال سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ حدیث کو چھان بین اور مکمل تحقیق کے بعد بیان کرنا چاہیے اور ضعیف و موضوع (جھوٹی) حدیث بیان نہیں کرنی چاہیے، ورنہ اے پوری دنیا کے غیرت مند مسلمانو! رسول اللہ ﷺ کا فیصلہ سن لو نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((من یقل علی ما لم اقل فلیتبعوا مقعده من النار))  
 ”جس شخص نے میری طرف ایسی بات منسوب کی جو میں نے نہیں کہی وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنا لے۔“<sup>①</sup>

### خود ساختہ اصول ”متساہل + متساہل“ کا تحقیقی جائزہ

ہمارے بعض اہل علم بھائی کہتے ہیں کہ ایک متساہل محدث مثلاً امام ابن حبان کسی راوی کی توثیق کریں، تو وہ راوی مجہول ہی رہتا ہے، لیکن اگر دو یا تین متساہل محدثین مثلاً امام ابن حبان اور امام حاکم وغیرہ اس راوی کی توثیق کریں، تو وہ راوی ”حسن درجہ“ کا ہو جاتا ہے یہ قانون اصول حدیث و متقدمین محدثین کے مخالف ہونے کی وجہ سے غلط ہے کیونکہ جس

① صحیح بخاری: (۱۰۹)۔

طرح ”ضعیف + ضعیف = حسن لغیرہ“ والا اصول ثابت نہیں، یعنی ”ضعیف + ضعیف = ضعیف“ ہی ہے بالکل اسی طرح ”تساہل + تساہل = تساہل“ ہی ہے اس لیے تساہل محدثین کی توثیق کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔ الغرض یہ بات بالکل واضح ہے کہ جس طرح ”ضعیف + ضعیف + ضعیف“ سندیں مل کر ”حسن لغیرہ“ نہیں بنتی اسی طرح ”تساہل + تساہل + تساہل“ یعنی تساہل محدثین کو جمع کرنے سے مجہول راوی کیسے ”حسن درجہ“ کا ہو سکتا ہے؟ لہذا ہمارے بعض اہل علم بھائیوں کو اس خود ساختہ اصول کو بنانے اور سمجھنے میں غلطی لگی ہے ان کی اس غلطی کو دور کرنے کے لیے خود ساختہ اصول ”تساہل + تساہل“ کے رد کے لیے اس کے مختلف پہلوؤں پر وضاحت ملاحظہ فرمائیں:

- ❖ تساہل محدثین کو بعض متاخرین محدثین نے تساہل کہا ہے، (اس کی تفصیل آگے آرہی ہے) (متقدمین محدثین یعنی ان کے ہمعصر محدثین نے تساہل نہیں کہا۔ (واللہ اعلم)
- ❖ متاخرین محدثین نے دلائل کی روشنی میں تساہل محدثین کو تساہل کہا ہے، اور حقیقت میں اصل بنیاد یہ دلائل ہی ہیں جن کی بنا پر تساہل محدثین کو تساہل کہا گیا ہے، متاخرین محدثین کے اقوال تو اس کی تائید میں ہیں۔ (دلائل کی تفصیل آگے آرہی ہے)
- ❖ ہمارے بعض اہل علم بھائیوں کا بعض متاخرین محدثین کے کہنے پر تساہل محدثین مثلاً امام ترمذی، امام ابن حبان، امام حاکم اور امام بیہقی کو تو تساہل ماننا، لیکن حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ کا امام ابن خزمیہ کے تساہل کی طرف اشارہ کرنے کو ان کی غلطی کہہ کر رد کر دینا اور امام ابن خزمیہ کو تساہل نہ سمجھنا، یہ ان کے اپنے ہی اصول کی مخالفت اور دلائل کی روشنی میں غلط ہے اسی طرح امام عجل بھی تساہل ہے۔ (تفصیل آگے آرہی ہے)

- ❖ علم الرجال وعلل حدیث کے ماہر محدثین مثلاً امام احمد بن حنبل، امام یحییٰ بن معین، امام علی بن عبد اللہ المدینی، امام المحمّد شین امام بخاری، امام ابو حاتم، امام نسائی وغیرہم میں

سے بعض محدثین کا کسی راوی کو مجہول کہنا، اور متساہل محدثین میں سے بعض متساہل محدثین کا اس راوی کی توثیق کرنا، ان ماہرین ائمہ محدثین کے سامنے کوئی حیثیت نہیں رکھتا، کیونکہ جس راوی کو امام احمد بن حنبل، امام یحییٰ بن معین، امام علی بن عبد اللہ المدینی، امام المحمّد بن امام بخاری وغیرہم نہیں جانتے، تو اس راوی کے متعلق متساہل محدثین مثلاً امام عجلّی یا امام ترمذی یا امام ابن خزمیہ وغیرہ کو کیسے معرفت حاصل ہوگی۔

❖ راقم کی تحقیق میں متساہل محدثین کی تعداد چھ ہے، جن کے نام یہ ہیں: امام عجلّی، امام ترمذی، امام ابن خزمیہ، امام ابن حبان، امام حاکم، امام بیہقی، ان چھ محدثین میں سے تین امام ابن حبان، امام حاکم، امام بیہقی متاخرین محدثین میں سے ہیں، جب کہ ہمارے بعض اہل علم بھائی صرف چار محدثین کو متساہل مانتے ہیں ان کے نام یہ ہیں: امام ترمذی، امام ابن حبان، امام حاکم، امام بیہقی (ان شاء اللہ امام عجلّی اور امام ابن خزمیہ کے متساہل ہونے کے دلائل آگے آرہے ہیں)

نیز متقدمین محدثین امام احمد بن حنبل، امام یحییٰ بن معین، امام المحمّد بن امام بخاری وغیرہم کے سامنے ان متاخرین ومتساہلین محدثین مثلاً امام ابن حبان، امام حاکم، امام بیہقی کا کسی مجہول راوی کی توثیق کرنا، کچھ حیثیت نہیں رکھتا لہذا جب اس فن علم الرجال کے ماہرین محدثین کو اس راوی کی معرفت نہیں ہو سکی تو ان سے ڈیڑھ یا دو صدیوں بعد متاخرین متساہلین محدثین کو کیسے معرفت حاصل ہوگی۔

❖ امام ترمذی کسی راوی کی توثیق کرتے ہیں، اور ان کے ساتھ متاخرین محدثین میں سے امام نووی (۶۳۱ھ، ۶۷۶ھ)، امام ضیاء مقدسی (۵۶۹ھ، ۶۳۳ھ)، امام ذہبی (۶۷۳ھ، ۷۴۸ھ)، امام ابن حجر عسقلانی (۷۷۳ھ، ۸۵۲ھ) وغیرہم بھی اس راوی کی توثیق کرتے ہیں تو ہمارے بعض اہل علم بھائیوں کے نزدیک وہ راوی ”حسن درجہ“ کا ہو جاتا ہے جب کہ ہمارے اہل علم بھائی اکیلے امام ترمذی کی توثیق کو نہ

مانتے ہوئے اس راوی کو مجہول ہی سمجھتے ہیں، البتہ ان متاخرین محدثین میں سے کسی ایک یا دو محدثین کو ملا کر اس مجہول راوی کو ”حسن درجہ“ کا سمجھتے ہیں، حالانکہ وہ متاخرین محدثین مثلاً امام ذہبی اور امام ابن حجر عسقلانی وغیرہ تو ناقلین میں سے ہیں ان کی توثیق کیسے قابل اعتبار ہو سکتی ہے؟ کیونکہ آٹھویں اور نویں صدی والے محدثین کو کس طرح سات صدیاں پہلے گزرنے والے مجہول راوی کے حالات پر آگاہی ہوئی، جب کہ اس مجہول راوی کے حالات سے معتبر متقدمین محدثین مثلاً امام الحدیث امام بخاری اور امام ابو حاتم وغیرہ خاموش ہیں یعنی ان دونوں معتبر علم الرجال کے ماہرین کو تو علم نہ ہو سکا، اور سات صدیوں بعد والے ناقلین محدثین مثلاً امام ذہبی اور امام ابن حجر عسقلانی وغیرہ کو علم ہو گیا اور ایسا ہونا ناممکن ہے۔ نیز یہی حال باقی پانچویں، چھٹی، ساتویں صدی والے متاخرین محدثین کا ہے مگر یہ کہ متاخرین محدثین اس مجہول راوی کی ثقاہت صحیح باسند پیش کریں پھر قابل قبول ہے وگرنہ وہ متاخرین محدثین تو صرف ناقلین ہیں۔

❖ امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان ان دونوں متساہل محدثین کا مجہول راوی کی توثیق کرنے کے بارے میں اپنا ایک ذاتی اصول ہے جو کہ متقدمین محدثین میں سے کسی کا وہ اصول نہیں ہے۔ (واللہ اعلم) وہ اصول یہ ہے کہ جس راوی کے متعلق جرح (وتعدیل) معلوم نہ ہو، وہ (مجہول) راوی ان دونوں متساہل محدثین کے نزدیک عادل (ثقة) اور قابل حجت ہے (اس کی تفصیل آگے آ رہی ہے) جب کہ یہ اصول، اصول حدیث اور متقدمین محدثین کے مخالف ہونے کی وجہ سے غلط ہے اور اگر اس غلط اصول کو ایک منٹ کے لیے مان لیا جائے تو پھر شاید ہی کوئی راوی مجہول رہے، بلکہ سارے راوی عادل اور قابل حجت ہو جائیں گے جب کہ ایسا ہونا ناممکن ہے اور اس غلط اصول کو متاخرین محدثین مثلاً امام ذہبی اور امام ابن حجر عسقلانی نے بھی قبول

نہیں کیا (اس کی وضاحت آگے آرہی ہے)

◆ ”متساہل + متساہل“ والا اصول خود ساختہ ہے، ہمارے بعض اہل علم بھائی خود ہی غور کریں کہ وہ کسی بھی اکیلے متساہل محدث کی توثیق کو تو نہیں مانتے اور جیسا کہ متساہل محدثین امام ابن خزمیہ اور امام ابن حبان نے اپنا ذاتی غلط اصول لکھ کر ہم پر یہ احسان کر دیا ہے لہذا اس خود ساختہ اصول ”متساہل امام ترمذی + متساہل امام ابن خزمیہ + متساہل امام ابن حبان“ کو جمع کرنا کسی حال میں بھی قابل حجت نہیں ہے اور متاخرین متساہل محدثین و متاخرین ناقلین محدثین یعنی امام حاکم، امام بیہقی اور امام ذہبی اور امام ابن حجر عسقلانی وغیرہ ان کو تو ساتھ جمع کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا جیسا کہ گزشتہ صفحات پر آپ پڑھ آئے ہیں اور مزید وضاحت آگے آرہی ہے، باقی رہے امام عجل تو ان کے متساہل ہونے کے دلائل بھی آگے آرہے ہیں۔ (ان شاء اللہ)

بہر کیف متساہل محدثین کا خود ثقہ ہونا اپنی جگہ، لیکن دلائل سے ان کا متساہل ہونا ثابت ہے، اس لیے ان کی توثیق قابل قبول نہیں ہے مگر جب ان کی تائید کسی ایک بھی معتبر محدث سے ہو، تو پھر قابل حجت ہے۔

## متساہل محدثین کا تذکرہ

(۱) امام أبو الحسن أحمد بن عبد اللہ بن صالح عجل (۱۸۲ھ، ۲۶۱ھ):

امام عجل کا متساہل ہونا، دلائل کے ساتھ ثابت ہے جس کی وضاحت آگے آرہی ہے، اور بعض اہل علم نے بھی ان کو متساہل کہا ہے وضاحت پیش خدمت ہے۔

محدث العصر الشیخ عبد الرحمن بن یحییٰ معلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: امام عجل، امام ابن حبان سے مجاہیل (یعنی مجہول راویوں) کی توثیق میں بہت مشابہ ہیں۔<sup>①</sup>

① التذکیل بما فی تانیب الکوثری من الأباطیل: ۱ / ۶۶ .



علامہ البانی رحمہ اللہ نے بھی امام عجل کو متسائل کہا ہے۔ ❶ امام ابن حجر عسقلانی، امام عجل کا ایک راوی (مجهول) کو ثقہ کہنے کے بعد لکھتے ہیں: ”ولم يقف ابن القطان على توثيق العجلي فزعم أنه مجهول“ ❷ اور امام ذہبی نے بھی امام عجل کی توثیق کو رد کرتے ہوئے اس راوی کو ”لا یسکاد یعرف“ یعنی مجهول ہی کہا ہے۔ ❸ اسی طرح عرب کے مشہور محقق الدکتور بشار عواد معروف اور الشیخ شعیب الأرنؤوط ایک مجهول راوی کے متعلق لکھتے ہیں: ”ولم یوثقه سوى العجلي المعروف بتوثيق مجاهيل الكوفيين“ ❹

نامور عالم دین الشیخ ابو عبد السلام عبد الروف بن عبد الحنان ایک روایت پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں: اس (راوی) سے صرف ابن وہب ہی نے روایت کی ہے لہذا یہ مجهول ہی ہے، امام عجل نے اس کو ”تاریخ الثقات“ (۱۸۶) میں اور امام حبان نے ”کتاب الثقات“ (۲۶۱/۸) میں ذکر کیا ہے مگر یہ دونوں توثیق کے معاملے میں متسائل ہیں۔ ❶

(۲) امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورة بن موسیٰ الترمذی (۲۰۹ھ، ۲۷۹ھ):

امام ترمذی ثقہ ہونے کے ساتھ تصحیح و تحسین میں متسائل ہیں، امام ذہبی فرماتے ہیں: ”کأبي عيسى الترمذی، وأبي عبد الله الحاكم، وأبي بكر البيهقي: متساهلون“ ”ابو عیسیٰ الترمذی، ابو عبد اللہ الحاکم اور ابو بکر البیہقی متسائل تھے۔“ ❶

محققین اہل علم اس بات پر متفق ہیں کہ امام ترمذی حدیث اور راویوں کی تحسین و تصحیح کے معاملہ میں بہت متسائل واقع ہوئے ہیں: ایک محدث فرماتے ہیں: ترمذی نے اپنی

- ❶ الأحادیث الصحيحة: ۲/ ۲۱۸، وتمام المنة: ص ۴۰۰ وارواء الغلیل: ۴/ ۴۰۱.
- ❷ تهذيب التهذيب لابن حجر: ۲/ ۲۹۷. ❸ ميزان الاعتدال للذهبي: ۲/ ۱۳۲.
- ❹ تحرير تقريب التهذيب: ۳/ ۱۹۶. ❺ القول المقبول في تخريج وتعليق صلوۃ الرسول: ص ۲۷۲. ❻ ذكر من يعتمد قوله في الجرح والتعديل للذهبي: ص ۱۵۹.

کتاب میں کتنی ہی احادیث موضوعہ (جھوٹی) اور اسانید واہیہ کی تحسین کی ہے۔<sup>①</sup>  
 اسی طرح امام ذہبی لکھتے ہیں: ”فلا یغتر بتحسین الترمذی فعند المحاققة غالبها ضعاف“ پس ترمذی کی تحسین سے دھوکا نہیں کھانا چاہیے کیونکہ محققین کے نزدیک ایسی غالب (عام، اکثر) روایتیں ضعیف ہیں۔<sup>②</sup> مزید امام ذہبی فرماتے ہیں: ”فلہذا لا یعتمد العلماء علی تصحیح الترمذی“ پس اس وجہ سے ترمذی کی تصحیح پر علماء اعتماد نہیں کرتے۔<sup>③</sup>

امام محمد بن عبدالرحمن السخاوی (۸۳۱ھ، ۹۰۲ھ) فرماتے ہیں: ”وقسم منهم مقسم كالترمذی، والحاکم“ اور ان میں سے ایک قسم متساہل تھی، مثلاً ترمذی اور حاکم<sup>④</sup> امام ابن حجر عسقلانی نے بھی امام ترمذی کو متساہل کہا ہے۔<sup>⑤</sup> علامہ البانی رحمہ اللہ ایک حدیث پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں: اور یہ بات تو بالکل واضح ہے کہ امام ترمذی احادیث کو صحیح اور حسن قرار دینے میں متساہل ہیں، شیخ کوثری سے بھی یہ بات مخفی نہیں اللہ پاک ہمیں اور اس کو معاف فرمائے۔ چنانچہ شیخ کوثری نے احوال کی حدیث پر کلام کرتے ہوئے جس کا اشارتاً پہلے ابن دحیہ سے ذکر ہو چکا ہے کہا ہے کہ امام ترمذی نے بہت سی موضوعہ (جھوٹی) اور ضعیف سند والی احادیث کو حسن کہہ دیا ہے۔ نیز امام ذہبی سے منقول ہے انہوں نے فرمایا کہ علماء امام ترمذی کی تصحیح پر اعتماد نہیں کرتے۔<sup>⑥</sup> الشیخ عبدالرحمن مبارک پوری کہتے ہیں کہ امام ابو عیسیٰ ترمذی علوم الحدیث میں اپنی امامت و جلالت کے باوجود احادیث کی تصحیح و تحسین میں متساہل تھے.....<sup>⑦</sup>

① نصب الراية: ۲ / ۲۱۷-۲۱۸ . ② میزان الاعتدال للذهبی: ۴ / ۴۱۶ . ③ میزان الاعتدال للذهبی: ۳ / ۴۰۷ . ④ المتکلمون فی الرجال للسخاوی: ص ۱۳۷ . ⑤ فتح الباری لابن حجر: ۹ / ۷۸ . ⑥ الأحادیث الضعیفة مترجم: ۱ / ۷۶ . ⑦ مقدمة تحفة الأحوذی المبارکفوری: ص ۳۵۰ .

(۳) امام أبو بکر محمد بن اسحاق ابن خزیمہ: (۲۲۳ھ، ۳۱۱ھ):

امام ابن خزیمہ ثقہ ہونے کے ساتھ اپنے تحریر کردہ ذاتی اصول اور دلائل کی روشنی میں تسابیل ہے۔ (دلائل آگے آرہے ہیں) محدث العصر علامہ البانی رحمہ اللہ ایک حدیث پر تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”وتوثیق ابن حبان (۵۰۱ / ۷) إیساہ مما لا یعتد بہ کما نہت علیہ مراراً، وکذ تصحیح ابن خزیمة لحدیثہ لا یعتد بہ، لأنہ متساهل فیہ“

”اور امام ابن حبان کا اس راوی کی توثیق کرنا، اس کا اعتبار نہیں کیا جاسکتا، جیسا کہ میں نے اس پر بارہا تنبیہ کی ہے اور اسی طرح امام ابن خزیمہ کا اس حدیث کو صحیح قرار دینا اس کا کچھ اعتبار نہیں، اس لیے کہ وہ اس فن میں متساهل ہے۔“<sup>①</sup>

امام ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان کے تسابیل ہونے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”وکان عند ابن حبان ان جهالة العين ترتفع برواية واحد مشهور وهو مذهب شیخه ابن خزیمة ولكن جهالة حاله باقية عند غیره.“<sup>②</sup>

امام ابن حجر عسقلانی نے اس عبارت سے یہ ثابت کیا ہے کہ ابن حبان کے نزدیک جب جہالت عین ختم ہو جائے تو وہ راوی ثقہ ہو جاتا ہے اور ابن حبان کی طرح ان کے شیخ ابن خزیمہ کا بھی یہی مسلک ہے لیکن اس کا رد کرتے ہوئے یہ بھی فرما دیا کہ دیگر محدثین اس کے خلاف ہیں یعنی اس سے راوی کی عدالت ثابت نہیں ہوتی۔“ (ابن حجر عسقلانی نے بھرپور ابن حبان کے اس غلط

① الأحادیث الضعیفة: ۱ / ۵۸۱ . ② لسان المیزان لابن حجر: ۱ / ۱۴ .

اصول کا رد کیا ہے)

اس کی مزید تائید امام خطیب بغدادی سے بھی ہوتی ہے امام خطیب بغدادی فرماتے ہیں: ”وأقل ما ترتفع به الجهالة أن يروى عن الرجل اثنان فصاعداً من المشهورين بالعلم، ..... نا أبو زكريا يحيى بن محمد بن يحيى قال سمعت أبي يقول: اذا روى عن المحدث رجلا ن ارتفع عنه أسم الجهالة قلت الا أنه لا يثبت له حكم العدالة بروايتهما عنه“ اور کم از کم جس سے جہالت مرتفع ہو جاتی ہے یہ ہے کہ راوی سے دو یا زیادہ مشہور علم والے راوی روایت کرنے والے ہوں، ابو زکریا یحییٰ بن محمد بن یحییٰ اپنے باپ (محمد بن یحییٰ) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: جب ایک محدث سے دو راوی روایت کریں تو جہالت اسم رفع ہو جاتی ہے، میں (خطیب بغدادی) کہتا ہوں مگر ان دونوں راویوں کی روایت سے عدالت ثابت نہیں ہوتی۔<sup>①</sup>

یعنی راوی ”مجهول الحال“ رہتا ہے، اور یہی مسلک جمہور محدثین کا ہے اسی لیے امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”لا نقبل خبر من جهلناه، وكذلك لا نقبل خبر من لم نعرفه

بالصدق وعمل الخير.“

”ہم مجهول (العين) راوی کی روایت قبول نہیں کرتے، اسی طرح اس (مجهول

الحال) راوی کی روایت بھی ہمارے ہاں ناقابل قبول ہے، جس کی سچائی اور

نیکی ہمیں معلوم نہیں۔“<sup>②</sup>

بہر حال دیگر محدثین کا مسلک بھی امام شافعی رحمہ اللہ کے مطابق ہے لیکن امام ابن خزیمہ کا

① الكفاية في علم الرواية للخطيب: ص ٨٤ .

② اختلاف الحديث: ص ٤٥ بحواله السنة شماره نمبر ٤٣ ، ٤٤ ، ٤٥ ، ص ١٤٠ .

مسک بالکل اس کے مخالف ہے۔ امام ابن خزیمہ کو جس راوی کے بارے میں جرح و عدالت کا علم نہیں ہو سکا، وہ راوی پھر بھی ان کے نزدیک قابل حجت ہے امام ابن خزیمہ نے اپنی کتاب ”صحیح ابن خزیمہ“ میں ایک باب یوں باندھا ہے:

”باب استحباب قراءة بنی اسرائیل والزمر کل لیلۃ استننا بالنبی ﷺ ان کان ابو لبابة هذا یجوز الاحتجاج بخبره فانی لا أعرفه بعدالة ولا جرح“

”نبی ﷺ کی سنت کی پیروی کرتے ہوئے ہر رات کو سورۃ بنی اسرائیل اور سورۃ زمر کی قراءت کے استحباب کا باب، ابولبابہ راوی کی اس حدیث سے حجت و دلیل لینا جائز ہے، کیونکہ میں اس راوی کے بارے میں کسی جرح و عدالت (تعدیل) کو نہیں جانتا۔“<sup>①</sup>

ہمارے بعض اہل علم بھائی امام ابن خزیمہ کے اس غلط اصول کو ایک بار پھر غور سے پڑھ لیں، کیونکہ امام صاحب نے اپنی پوری کتاب میں اسی غلط اصول کو اپنایا ہے اسی لیے انہوں نے کثرت کے ساتھ مجہول راویوں کی توثیق کر دی ہے اور امام ابن حبان نے بھی اپنے شیخ (استاد محترم) امام ابن خزیمہ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اس غلط اصول کو اپنایا ہے جیسا کہ امام ابن حجر عسقلانی کا قول اسی ضمن میں گزر چکا ہے۔

بہر کیف جس راوی کو متساہل امام ابن خزیمہ نہیں جانتے تھے، اس راوی کو ”جرح و تعدیل“ کے امام یحییٰ بن معین پہچانتے ہیں امام جرح و تعدیل یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: یہ ثقہ ہے۔<sup>②</sup> اس تصویر کا دوسرا رخ ان شاء اللہ آگے آ رہا ہے مختصر طور پر وہ یہ ہے کہ اس فن ”جرح و تعدیل“ کے ماہرین ائمہ محدثین نے جن راویوں کو ”مجہول“ کہا ہے، ان کی متساہلین

① صحیح ابن خزیمہ: (۱۱۶۳)۔

② الجرح والتعدیل لابن أبی حاتم: ۸/ ۳۱۰، اسنادہ صحیح۔

محدثین امام ابن خزمیہ اور امام ابن حبان وغیرہ نے توثیق کر رکھی ہے۔ (اپنے اس غلط اصول کی بنا پر)

(۴) امام ابو حاتم محمد بن حبان (۲۷۷ھ، ۳۵۴ھ):

امام ابن حبان ثقہ و صدوق ہونے کے ساتھ مشہور متساہل ہیں انہوں نے اپنے شیخ امام ابن خزمیہ کے غلط اصول کو اپناتے ہوئے مزید اس قاعدے کی کھل کر وضاحت کی ہے، امام ابن حبان فرماتے ہیں:

”العدل من لم يعرف منه الجرح فمن لم يعرف بجرح فهو  
عدل إذ لم يكلف الناس من الناس معرفة ما غاب عنهم“  
”جس راوی کے بارے میں کوئی جرح نہ معلوم ہو تو وہ (میرے نزدیک)  
عادل ہے، اس لیے کہ لوگوں کو اس کا مکلف نہیں بنایا گیا ہے کہ وہ دوسروں کے  
مخفی حالات معلوم کریں۔“<sup>۱</sup>

میں اس بات پر کیا تبصرہ کروں؟ اگر امام ابن حبان کے اس غلط اصول کو ایک منٹ کے لیے مان لیا جائے تو پھر ”جرح و تعدیل“ کا علم بے مقصد ہو جائے گا، اور ”أسماء الرجال“ کے علم کو ختم کرنا پڑے گا جب کہ ایسا کرنا ممکن نہیں واضح رہے امام ابن حبان کے اس غلط اصول کا رد بھر پور انداز میں امام ابن حجر عسقلانی نے ”لسان المیزان“ میں کیا ہے، مزید تفصیل وہی دیکھئے، اب متاخرین محدثین کے اقوال ملاحظہ فرمائیں۔

امام ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ کا قول تو امام ابن خزمیہ کے تذکرہ میں گزر چکا ہے۔ اور نامور عالم دین الشیخ ابو عبد السلام عبد الرؤف بن عبد الحنان رحمہ اللہ کا قول امام عجل کے تذکرہ میں گزر چکا ہے، لہذا یہاں دوبارہ بیان کرنے کی ضرورت نہیں، محدث العصر الشیخ عبد الرحمن بن یحییٰ معلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: امام عجل، امام ابن حبان سے مجاہیل (مجهول)

① کتاب الثقات لابن حبان: ۱/ ۱۳، المكتبة الشاملة.

راویوں کی توثیق میں بہت مشابہ ہیں۔<sup>①</sup>

محدث العصر علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ ایک حدیث پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں: امام ابن حبان اس راوی کی توثیق میں متساہل ہیں، اس لیے کہ وہ کثرت کے ساتھ مجہول راویوں کو ثقہ قرار دے دیتے ہیں، یہاں تک کہ بعض ایسے رواۃ جن کے بارے میں وہ خود صراحت کرتے ہیں کہ ان رواۃ کا مجھے کچھ علم نہیں کہ وہ کون ہیں؟ اور نہ ان کے والد کا علم ہے کہ کون ہے؟ ان کی بھی توثیق کر دیتے ہیں نیز امام ابن حبان کی طرح امام حاکم بھی متساہل ہیں یہ بات ان لوگوں (اہل علم) پر مخفی نہیں جو رجال اور تراجم کے فن سے گہرا رابطہ رکھتے ہیں..... البتہ امام ابن حبان نے اس راوی کو ثقہ راویوں میں ذکر کیا ہے لیکن اس بارہ میں امام ابن حبان کا طریقہ یہ ہے کہ وہ ایسے راویوں کو جن کی جرح پر اطلاع نہیں ہے، ثقہ راویوں میں ذکر کر دیتا ہے لیکن امام ابن حبان کا اس کو ثقہ راویوں میں ذکر کرنا دیگر ائمہ محدثین کے نزدیک اس کو مجہول راویوں کی فہرست سے نہیں نکال سکتا، چنانچہ امام ابن حجر عسقلانی نے ”لسان المیزان“ میں ابن حبان کے شذوذ کا رد کیا ہے۔<sup>②</sup>

محدث العصر علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ ایک اور حدیث پر تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں: راوی ابن ذکوان کے بارے میں امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: میں اس کو نہیں جانتا یعنی مجہول ہے جب اس راوی ابن ذکوان کو ”جرح وتعدیل“ کے امام یحییٰ بن معین نہیں جانتے تو ابن حبان کو اس کی کیسے معرفت حاصل ہوگئی؟<sup>③</sup>

علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے کتنی علمی اور گہرائی والی بات کی ہے، ایک اور مقام پر علامہ البانی فرماتے ہیں: امام ابن حبان کے علاوہ اس راوی کو کسی نے ثقہ نہیں کہا، اور یہ بات مخفی نہیں

① التذکیل بما فی تانیب الکوثری من الأباطیل: ص ۱ / ۶۶ . ② الأحادیث الضعیفة مترجم: ۷۱-۷۲ . ③ الأحادیث الضعیفة مترجم: ۱ / ۷۷ .

ہے کہ امام ابن حبان کی توثیق کو جرح و تعدیل کے ائمہ کچھ وقعت نہیں دیتے۔<sup>①</sup>

(۵) امام أبو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد بن حمدویہ بن نعیم الحاکم (۳۲۱ھ، ۴۰۵ھ):

امام حاکم ثقہ و صدوق ہونے کے ساتھ بہت زیادہ متساہل تھے، امام ترمذی کے تذکرہ میں گزر چکا ہے کہ امام شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن عثمان الذہبی اور امام محمد بن عبد الرحمن السخاوی نے امام حاکم کو متساہل قرار دیا ہے، اور امام ذہبی نے امام حاکم کی تصنیف ”مستدرک“ میں ایک سو (۱۰۰) کے قریب موضوع (جھوٹی) روایات کی نشاندہی کی ہے۔<sup>②</sup> جن کو امام حاکم نے صحیح کہا ہے یا سکوت کیا ہے راقم کہتا ہے کہ ”مستدرک“ میں اس سے کہیں زیادہ من گھڑت روایات ہیں۔

امام ذہبی فرماتے ہیں: میری زبردست خواہش ہے کہ یہ (امام حاکم) ”مستدرک“ تصنیف نہ کرتے کیونکہ انہوں نے اس میں بے جا تصرف کر کے اپنی فضیلت میں بہت کمی کر لی ہے۔<sup>③</sup> امام ابن حبان کے تذکرہ میں گزر چکا ہے کہ محدث العصر علامہ البانی نے امام حاکم کو متساہل قرار دیا ہے، مزید دلائل ان شاء اللہ آگے آرہے ہیں۔

(۶) امام أبو بکر أحمد بن حسین بن علی بن موسیٰ البیہقی (۳۸۴ھ، ۴۵۸ھ):

امام بیہقی بھی ثقہ و صدوق ہونے کے ساتھ متساہل ہیں جیسا کہ امام ترمذی کے تذکرہ میں گزر چکا ہے کہ امام ذہبی نے ان کو متساہل قرار دیا ہے، اسی طرح راقم کے استاد محترم محدث العصر شیخ الحدیث حافظ زبیر علی زئی رحمۃ اللہ علیہ (۱۹۵۷ء، ۲۰۱۳ء) نے بھی امام بیہقی کو متساہل قرار دیا ہے۔<sup>④</sup>

## متساہل محدثین کا مجہول راویوں کی توثیق میں متساہل

راقم نے گزشتہ صفحات میں کئی بار ذکر کیا ہے کہ اسماء الرجال و جرح و تعدیل کے

① الأحادیث الضعیفة مترجم: ۱/ ۱۹۰. ② اختصار علوم الحدیث لابن کثیر مترجم:

ص ۲۱. ③ تذکرۃ الحفاظ للذہبی مترجم: ۳/ ۷۰۳. ④ مقالات: ۴/ ۵۷۴.



ماہرین محدثین نے جن راویوں کو ”مجهول“ کہا ہے یا ان راویوں کے حالات نہ ملنے پر خاموشی اختیار کی ہے، ان راویوں کی متساہل محدثین و متاخرین محدثین نے توثیق کر رکھی ہے طوالت کے خوف سے صرف چند راویوں کا تذکرہ ملاحظہ فرمائیں:

### (۱) مہدی بن حرب الہجری:

اس راوی کی متساہل محدثین امام ابن خزیمہ، امام ابن حبان اور امام حاکم نے توثیق کی ہے اس کے مقابلے میں جرح و تعدیل کے ائمہ محدثین کے اقوال ملاحظہ فرمائیں۔

امام احمد بن حنبل نے فرمایا: ”لا أعرفه“ یعنی یہ مجهول ہے۔<sup>①</sup>

جرح و تعدیل کے امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: ”لا أعرفه“ یعنی یہ مجهول ہے۔<sup>②</sup>

امام ابن ابی حاتم نے امام یحییٰ بن معین کے قول پر خاموشی اختیار کی ہے جو کہ اس راوی کو مجهول سمجھنے پر امام ابن معین کی تائید ہے۔ (واللہ اعلم)، امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: ”مقبول“ یعنی یہ مجهول ہے بلکہ الشیخ شعیب الأرنؤوط اور الدکتور بشار عواد معروف نے کہا: یہ مجهول الحال ہے۔<sup>③</sup> محدث العصر علامہ البانی رحمہ اللہ نے امام ابن خزیمہ، امام ابن حبان اور امام حاکم کی توثیق کا رد کرتے ہوئے فرمایا: یہ راوی ”مجهول“ ہے۔<sup>④</sup> امام ذہبی نے امام ابو حاتم اور امام ابن حزم سے نقل کیا ہے کہ یہ مجهول ہے، امام ذہبی کی خاموشی ان دونوں محدثین کی تائید میں سمجھی جائے گی کہ امام ذہبی بھی اس راوی کو مجهول سمجھتے تھے۔<sup>⑤</sup>

**تنبیہ:** ..... متاخرین محدثین کا ہر قول جو متقدمین محدثین کے موافق ہوگا وہ قابل

جست ہوگا اور جو قول متقدمین محدثین کے مخالف ہوگا وہ ناقابل قبول ہوگا۔

### (۲) ابو ماجد الحنفی:

اس راوی کی متساہل محدثین امام عجل، امام ابن حبان اور امام حاکم نے توثیق کی ہے

① سوالات أبي داؤد: ص ۳۳۱، ت: ۴۷۳. ② السجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۸/ ۳۸۶، اسنادہ صحیح. ③ تحرير تقريب التهذيب: ۳/ ۴۲۳-۴۲۴. ④ الأحاديث الضعيفة للألبانی مترجم: ۳/ ۱۱۱. ⑤ ميزان الاعتدال للذهبي: ۴/ ۱۹۵.

اسکے برعکس ماہرین محدثین کے اقوال ملاحظہ فرمائیں: امام احمد بن حنبل نے فرمایا: ”أبو ماجد رجل مجهول لا يُعرف“ ❶ امام ابوداؤد نے فرمایا: ”أبو ماجدة هذا لا يعرف“ ❷ امام دارقطنی نے فرمایا: ”أبو ماجد الحنفی، مجهول“ ❸ امام ترمذی نے باوجود تسامیل ہونے کے فرمایا: ”أبا ماجد، رجل مجهول لا يُعرف“ ❹ امام المبارکفوری (المتوفی ۱۳۵۳ھ) نے بھی امام ترمذی اور امام ابن حجر عسقلانی کی تائید میں اسے ”مجهول“ کہا ہے۔

امام ابن عدی نے فرمایا: ”أبو ماجد الحنفی منکر الحديث“ اس کے بعد امام ابن عدی نے امام نسائی سے نقل کیا ہے: ”وأبو ماجد هذا يُعرف له عن علی رواية فی حدیث واحد“ ❶ امام المحمّدین امام بخاری نے فرمایا: قال الحمیدی عن ابن عیینة: قلت یحیی: أبو ماجد قال: ”طار طر أعلینا، فحدثنا وهو منکر الحديث“ ❷ مجهول راوی کی حدیثیں منکر بھی ہوتی ہیں۔

امام الساجی نے فرمایا: ”مجهول منکر الحديث“ ❶ امام نسائی نے فرمایا: ”منکر الحديث، روی عنه یحی الجابر، ولم یکن غیر یحی حفظ منه“ ❷ امام عقیلی نے امام احمد بن حنبل کا قول نقل کیا ہے ”أبو ماجد الحنفی لا يعرف رجل مجهول“ اس کے بعد امام عقیلی ایک حدیث نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں: ”ولا يتابع علیه“ یعنی امام عقیلی بھی اسے مجهول سمجھتے ہیں۔ ❸ امام بیہقی نے باوجود

❶ العلل ومعرفة الرجال لأحمد: ۱/ ۳۹۷-۳۹۸، ت: ۸۰۴. ❷ السنن أبي داؤد: (۳۱۸۴). ❸ الضعفاء والمتروکون للدارقطنی: (۶۱۳). ❹ السنن الترمذی مع تحفة الأحوذی: (۱۰۱۱). ❺ الكامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی: ۹/ ۱۹۵-۱۹۶. ❻ التاريخ الكبير للبخاری: ۸/ ۳۸۴. ❼ تهذيب التهذيب لابن حجر: ۶/ ۴۴۶. ❽ الضعفاء والمتروکین للنسائی: ص ۳۰۷. ❾ الضعفاء الكبير للعقيلي: ۴/ ۴۱۰.

تساہل ہونے کے فرمایا: یہ مجہول ہے۔<sup>①</sup>

امام ابن الجوزی نے امام دارقطنی کا قول نقل کیا ہے کہ یہ مجہول ہے لہذا امام ابن الجوزی بھی اسے مجہول ہی سمجھتے ہیں۔<sup>②</sup> امام ابن حجر عسقلانی نے امام عجمی، امام ابن حبان اور امام حاکم کی توثیق کو قبول نہ کرتے ہوئے فرمایا: یہ مجہول ہے۔<sup>③</sup> اسی طرح امام ذہبی نے بھی تساہل محدثین کی توثیق کو قبول نہ کرتے ہوئے واضح الفاظ میں فرمایا: یہ مجہول ہے۔<sup>④</sup> راقم کے استاد محترم محدث العصر شیخ الحدیث حافظ زبیر علی زئی رحمۃ اللہ علیہ نے راوی ابو ماجدہ کو ”مجہول“ کہا ہے۔<sup>⑤</sup> والحمد للہ۔ امام الجوزجانی نے فرمایا: ”وَأَبُو مَاجِدٍ غَيْرُ مَعْرُوفٍ“ یعنی مجہول ہے۔<sup>⑥</sup>

### (۳) یحییٰ بن حمید مصری:

اس راوی کی تساہل محدثین امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے توثیق کی ہے، اس کے برعکس ائمہ محدثین کے اقوال ملاحظہ فرمائیں۔

امام الحدیث امام بخاری نے فرمایا: یحییٰ بن حمید مجہول ہے۔<sup>⑦</sup> امام ابن عدی نے فرمایا: ”یحییٰ بن حمید، وهو مصری، ولا أعرف له، ولا يحضرني غيرا هذا“<sup>⑧</sup> امام ذہبی کا امام الحدیث امام بخاری کے قول ”لا يتابع في حديثه“ کو نقل کرنے کے بعد خاموشی اس بات کی دلیل ہے کہ امام ذہبی کے نزدیک بھی یہ مجہول ہے۔<sup>⑨</sup>

### (۴) یونس بن سلیم الصنعانی:

اس راوی کی تساہل محدثین امام حاکم<sup>⑩</sup> اور امام ابن حبان نے توثیق کی ہے اس کے

① السنن الكبرى للبيهقي: ٤/ ٢٢، ٢٤ - ٨/ ٣١٨. ② الضعفاء والمتروكين للجوزي: ٣/ ٢٣٨. ③ تحرير تقريب التهذيب: ٤/ ٢٦٥. ④ ديوان الضعفاء والمتروكين للذهبي: (٥٠١٤). ⑤ أنوار الصحيفة في الأحاديث الضعيفة: ص ١١٧. ⑥ احوال الرجال للجوزجاني: (٦٦). ⑦ جزء القراءة للبخاري: ص ٢٣٦. ⑧ الكامل في ضعفاء الرجال لابن عدی: ٩/ ٧٨. ⑨ ميزان الاعتدال للذهبي: ٤/ ٣٧٠. ⑩ مستدرک للحاکم: ٣/ ٣، ح: ٣٥٣٠.

برعس علم الرجال کے ماہرین ائمہ محدثین کے اقوال ملاحظہ فرمائیں:

جرح و تعدیل کے امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: ”ما أعرفه“ یعنی مجہول ہے۔<sup>①</sup> امام نسائی نے فرمایا: ”لا نعرفه“ یعنی مجہول ہے۔<sup>②</sup> امام احمد بن حنبل نے فرمایا: ”أظنه لا شيء“ اس کے بعد امام ابن ابی حاتم نے امام ابن معین کا قول ”ما أعرفه“ نقل کرنے کے بعد خاموشی اختیار کی ہے جو اس بات کی دلیل ہے کہ امام ابن ابی حاتم کے نزدیک بھی یہ مجہول ہے۔<sup>③</sup> امام عقیلی نے فرمایا: ”لا يتابع على حديثه ولا يعرف إلا به“ یعنی یہ مجہول ہے۔<sup>④</sup> امام ابن عدی نے فرمایا: ”وهذا يرويه عبدالرزاق عن يونس بن سليم وربما كناه فيقول: أبو بكر الصنعاني ولا يسميه لأنه ليس بالمعروف، وقال ابن معين لا أعرفه إلا أن عبدالرزاق يروى عنه ويونس ابن سليم يعرف بهذا الحديث“<sup>⑤</sup> امام ابن حجر عسقلانی نے امام حاکم اور امام ابن حبان کی توثیق پر اعتماد نہ کرتے ہوئے واضح الفاظ میں فرمایا: یہ مجہول ہے۔<sup>⑥</sup> راقم کے استاد محترم محدث العصر شیخ الحدیث حافظ زبیر علی زئی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یونس مجہول ہے۔<sup>⑦</sup> والحمد للہ

### (۵) أبو هاشم الدوسي:

اس راوی کی تساہل محدث امام عجلی نے توثیق کی ہے۔<sup>⑧</sup> اس کے برعس محدثین کے اقوال ملاحظہ فرمائیں:

- ① تاریخ عثمان بن سعید الدارمی: (۸۹۸)۔ ② السنن الكبرى للنسائي: ۱/ ۴۵۰۔
- ③ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۹/ ۲۹۵۔ ④ الضعفاء الكبير للعقيلي: ۴/ ۴۶۰۔
- ⑤ الكامل في ضعفاء الرجال لابن عدی: ۸/ ۵۱۹۔ ⑥ تحرير تقريب التهذيب: ۴/ ۱۳۹۔ ⑦ أنوار الصحيفة في الأحاديث الضعيفة: ص ۲۸۴۔ ⑧ تاريخ الثقات للعجلی: (۲۰۵۹)۔

علل و رجال کے ماہر امام دارقطنی نے فرمایا: یہ مجہول ہے۔<sup>①</sup> امام ابن الجوزی نے امام دارقطنی کا قول ”مجہول“ نقل کیا ہے جو اس بات کی دلیل ہے کہ امام ابن الجوزی کے نزدیک یہ راوی مجہول ہے۔<sup>②</sup> امام ابن ابی حاتم نے اس راوی کا ذکر بغیر ”جرح و تعدیل“ کے کیا ہے لہذا یہ راوی ان کے نزدیک بھی مجہول ہے۔<sup>③</sup> امام ابن حجر عسقلانی نے امام عجل کی توثیق پر اعتماد نہ کرتے ہوئے واضح الفاظ میں فرمایا: یہ مجہول الحال ہے۔<sup>④</sup> مزید فرمایا: قلت: هو مجهول الحال، قاله ابن القطان،<sup>⑤</sup> بلکہ الشیخ شعیب الأرنؤوط اور الدکتور بشار عواد معروف نے کہا ہے: بل مجهول العین، فقد تفرد بالرواية عنه أبو يسار القرشي، وثقة العجلي وحده، وقال الدارقطني: مجهول، وقال الذهبي: لا يُعرف،<sup>⑥</sup> امام ذہبی نے امام عجل کی توثیق کو قبول نہ کرتے ہوئے واضح الفاظ میں فرمایا: یہ مجہول ہے۔<sup>⑦</sup> راقم کے استاد محترم محدث العصر شیخ الحدیث حافظ زبیر علی زئی رحمۃ اللہ علیہ نے امام دارقطنی سے اس راوی کا ”مجہول“ ہونا نقل کیا ہے، لہذا یہ راوی حافظ زبیر علی زئی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بھی مجہول ہے۔<sup>⑧</sup> واللہ اعلم

## (۶) جری بن کلیب النہدی:

اس راوی کی متساہل محدثین امام عجل، امام ترمذی، امام ابن حبان اور امام حاکم نے توثیق کی ہے لیکن اس کے برعکس علم الرجال کے ماہر محدثین کے اقوال ملاحظہ فرمائیں:

اسماء الرجال کے ماہر امام علی بن المدینی فرماتے ہیں: جری بن کلیب مجهول لا أعلم أحدًا روى عنه غير قتادة، امام ابو حاتم نے فرمایا: شیخ لا یحتج

① کتاب العلل للدارقطنی: ۱۱ / ۲۳۰ . ② الضعفاء والمتروکین للجوزی: ۳ / ۲۴۲ .

③ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۹ / ۴۸۹ . ④ تحرير تقريب التهذيب: ۴ / ۲۸۷ .

⑤ تهذيب التهذيب لابن حجر: ۶ / ۴۷۸ . ⑥ تحرير تقريب التهذيب: ۴ / ۲۸۷ .

⑦ ديوان الضعفاء والمتروکین للذهبي: ۵۰۵۹ . ⑧ أنوار الصحیفة فی الأحادیث

الضعیفة: ص ۱۷۲ .

بحديثه هو مثل عمارة بن عبد وغيرهم . ❶ امام خطيب بغدادی نے اس کا ذکر مجہول راویوں میں کیا ہے۔ ❷ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: ”مقبول“ یعنی مجہول ہے۔ ❸ امام ذہبی نے فرمایا: یہ مجہول ہے۔ ❹

#### (۷) عمرو ذومر الہمدانی:

اس راوی کی تساہل محدث امام عجمی نے توثیق کی ہے۔ ❶ اس کے برعکس ائمہ محدثین کے اقوال ملاحظہ فرمائیں: امام المحمّد ثین امام بخاری نے فرمایا: ”لا يُعرف“ یعنی یہ مجہول ہے۔ ❷ امام ابن عدی نے فرمایا: ”وعمر و ذومر لا یروی عنہ غیر أبی اسحاق أحادیث، وهو غیر معروف، وهو فی جملة مشایخ أبی اسحاق المجہولین“ ❸ امام ابن ابی حاتم نے اس راوی کا ذکر بغیر ”جرح وتعدیل“ کے کیا ہے لہذا یہ راوی امام ابن ابی حاتم کے نزدیک بھی مجہول ہے۔ ❹ امام ابن حجر عسقلانی نے امام عجمی کی توثیق پر اعتماد نہ کرتے ہوئے واضح الفاظ میں فرمایا: عمرو ذومر الہمدانی الکوفی مجہول ہے۔ ❺ امام ذہبی کا امام المحمّد ثین امام بخاری کا قول ”لا يُعرف“ نقل کرنے کے بعد خاموشی، اس بات کی دلیل ہے کہ امام ذہبی کے نزدیک بھی یہ مجہول ہے۔ ❻

الغرض تساہل محدثین کی مجہول راویوں کی توثیق کرنا، کچھ وقعت نہیں رکھتا، لہذا جب اسماء الرجال وجرح وتعدیل کے امام احمد بن حنبل، امام یحییٰ بن معین، امام المحمّد ثین امام

❶ الجرح والتعدیل لابن أبی حاتم: ۲ / ۴۷۰ . ❷ الکفایة فی علم الروایة للخطیب: ص ۸۳ . ❸ تحریر تقریب التہذیب: ۱ / ۲۱۴ . ❹ دیوان الضعفاء والمتروکین للذہبی: (۷۳۸) . ❺ تاریخ الثقات للعجمی: (۱۲۹۵) . ❻ التاریخ الکبیر للبخاری: ۶ / ۱۴۸ . ❷ الکامل فی ضعف الرجال لابن عدی: ۶ / ۲۴۴ . ❸ الجرح والتعدیل لابن أبی حاتم: ۶ / ۲۹۹ . ❹ تحریر تقریب التہذیب: ۳ / ۱۱۲ . ❺ المغنی فی الضعفاء للذہبی: ۲ / ۱۴۴ .

بخاری وغیرہم جس راوی کو نہیں جانتے تو اس راوی کے متعلق تساہل محدثین کو کیسے معرفت حاصل ہوگئی، شاید اسی لیے امام ابن عدی نے فرمایا ہے کہ جس راوی کو جرح و تعدیل کے امام یحییٰ بن معین نہیں جانتے تو وہ راوی ”مجهول“ ہی ہے۔ ❶ والحمد للہ

## تساهل ومتاخرین محدثین کا روایات کی روشنی میں تساهل

تساهل ومتاخرین محدثین نے چند عجیب و غریب روایات کی توثیق کی ہے، جن کے راوی مجهول ہیں ان میں سے بعض روایات قابل ذکر ہیں، ملاحظہ فرمائیں:

روایت نمبر ۱:

رسول اللہ ﷺ کے پاس لکڑی کا ایک پیالا تھا جس میں آپ ﷺ پیشاب کرتے تھے، پھر اسے چار پائی کے نیچے رکھ دیا جاتا۔ ایک برکتہ نامی عورت آئی، وہ سیدنا ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ حبشہ سے آئی تھی اس نے وہ (پیشاب کا) پیالا نوش کر لیا سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے اس سے پوچھا تو اس نے کہا: میں نے اسے پی لیا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو نے آگ سے بچاؤ حاصل کر لیا ہے۔ یا فرمایا: ڈھال بنالی ہے یا اس طرح کی کوئی بات کہی۔ ❷

اس روایت کی تصحیح تساہل ومتاخرین محدثین مثلاً امام ابن حبان، امام حاکم، امام ذہبی، امام نووی نے کی ہے جب کہ اس روایت کی سند میں حکیمہ بنت امیمہ ”لا تعرف“ یعنی مجهولہ ہے جیسا کہ امام ابن حجر عسقلانی نے کہا ہے۔ ❸ والحمد للہ

مقدمین محدثین میں سے کسی نے اس کی توثیق نہیں کی لہذا یہ پیشاب پینے والی

❶ الكامل في ضعفاء الرجال لابن عدی: ۳/ ۴۷۳۔ ❷ الأحاد والمثانی لابن أبي عاصم: (۳۳۴۲)۔ المعجم الكبير للطبرانی: ۲۴/ ۱۸۹۔ السنن الكبرى للبيهقي: ۷/ ۶۷۔ الاستيعاب لابن عبد البر: ۴/ ۲۵۱، صحيح ابن حبان: ۳/ ۲۹۳۔ ❸ تحرير تقريب التهذيب: ۴/ ۴۱۰۔

روایت ضعیف ہے۔

روایت نمبر ۲:

عمر بن عبد اللہ بن زبیر اپنے والد عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک بار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سگی لگوائی مجھے حکم دیا کہ میں اس خون کو ایسی جگہ چھپا دوں جہاں سے درندے، کتے یا کوئی انسان نہ پاسکے، عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں چلا تو (راستے میں) میں نے وہ خون پی لیا، پھر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تو نے اس خون کا کیا کیا؟ میں نے کہا: جیسے آپ نے حکم دیا تھا، میں نے ویسے ہی کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے خیال میں تو نے پی لیا ہے، میں نے کہا: جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اب تم سے میرا کوئی امتی بغض و کینہ سے نہیں ملے گا۔<sup>۱</sup>

اس روایت کی سند میں راوی ہنید بن قاسم بن عبد الرحمن ”مجهول“ ہے، متقدمین محدثین میں سے کسی نے اس کی توثیق نہیں کی لہذا متاخرین محدثین امام ضیاء المقدسی، امام ابن حجر عسقلانی، امام بیہقی کا اس راوی کی توثیق کرنا کچھ وقعت نہیں رکھتا۔ یہ روایت ضعیف ہی ہے۔ نیز امام ابن ابی حاتم نے اس کا ذکر ”جرح وتعديل“ کے بغیر کیا ہے لہذا یہ راوی امام ابن ابی حاتم کے نزدیک ”مجهول“ ہے۔<sup>۲</sup>

روایت نمبر ۳:

سیدنا فضالہ لیثی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کچھ امور کی تعلیم دی ایک یہ بھی تھا کہ پانچوں نمازوں کی محافظت کیا کر۔ میں نے کہا ان گھڑیوں میں تو میں مصروف ہوتا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کوئی ایسا جامع و مانع حکم دیں کہ میں اس پر عمل کرتا رہوں اور وہ مجھے

① السنن الكبرى للبيهقي: ۷ / ۶۷ - وصححه المقدسي: ۹ / ۳۰۸ - والتلخيص الحبير

لابن حجر: ۱ / ۳۰ - ومجمع الزوائد للهيتمي: ۸ / ۷۲ .

② الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۹ / ۱۴۸ .



کفایت کرتا رہے، آپ ﷺ نے فرمایا: عصرین کی محافظت کر، ہماری زبان میں عصرین مروج نہ تھا میں نے پوچھا، عصرین کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: دو نمازوں یعنی طلوع آفتاب سے پہلے والی (نماز فجر) اور غروب آفتاب سے پہلے والی (نماز عصر) نمازوں کی محافظت کرتا رہ۔<sup>①</sup>

اس روایت کی تصحیح تسابیل ومتاخرین محدثین مثلاً امام ابن حبان اور امام حاکم وغیرہ نے کی ہے جب کہ اس روایت کی سند میں راوی عبداللہ بن فضالہ ”مجہول“ ہے۔ متقدمین ائمہ محدثین میں سے کسی نے اس کی توثیق نہیں کی۔ بلکہ امام ابن ابی حاتم نے فرمایا: ”عبداللہ بن فضالہ اللیثی روی عنه أنه قال: ولدت فی الجاهلیة فعق عنی بفرس و هو إسناد مضطرب مشایخ مجاہیل، واختلف عنه فی اتیانہ النبی ﷺ“<sup>②</sup> اور امام ذہبی نے فرمایا: عبداللہ بن فضالہ، عن أبیه، ولفضالة صحبة، لا يعرفان، والخبر منکر فی وقت الصلاة“<sup>③</sup> نیز الشیخ شعیب الأرنؤوط اور الدکتور بشار عواد معروف نے کہا: ”لم يذكر رتبة لكونه له رؤية فهو عنده ثقة على قاعدته فی توثیق امثاله، وهو مجہول“<sup>④</sup> لہذا یہ روایت ضعیف ہی ہے۔

روایت نمبر ۴:

عبدالرحمن بن العلاء بن الجلاح نے اپنے باپ سے بیان کیا ہے کہ مجھ سے میرے والد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے بیٹا! جب میں مرجاؤں تو میرے سر کے پاس سورہ بقرہ کی ابتدائی

① سنن أبی داؤد: (۴۲۳)۔ وصحیح ابن حبان: (۱۷۳۹)۔ ومستدرک للحاکم: ۱/ ۳۰۴، ح: ۷۳۲۔ والطحاوی فی المشکل: ۱/ ۴۴۰. ② الجرح والتعديل لابن أبی حاتم: ۵/ ۱۶۷. ③ المغنی فی الضعفاء للذہبی: ۱/ ۵۵۹. ④ تحریر تقریب التہذیب: ۲/ ۲۵۳.

اور آخری آیات پڑھنا، بلاشبہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ پڑھتے ہوئے سنا ہے۔<sup>①</sup>

اس روایت کی سند میں راوی عبدالرحمن بن العلاء اللجلاج ”مجهول الحال“ ہے، متقدمین ائمہ محدثین میں سے کسی نے اس کی توثیق نہیں کی اور امام ابن حبان اور امام یثقی کا اس راوی کی توثیق کرنا کچھ وقعت نہیں رکھتا اسی لیے امام ابن حجر عسقلانی نے اس کو ”مقبول“ یعنی مجهول ہی کہا ہے بلکہ الشیخ شعیب الأرنؤوط اور الدکتور بشار عواد معروف نے کہا: یہ مجهول ہے۔<sup>②</sup> امام ذہبی نے اس کے بارے میں فرمایا: ”عبدالرحمن بن العلاء بن اللجلاج شامی عن أبيه ما روى عنه سوى مبشر بن اسماعيل“ امام ذہبی کا یہ اشارہ اس کے ”مجهول العين“ ہونے کی طرف ہے۔<sup>③</sup> نیز امام ابن ابی حاتم نے اس کا ذکر ”جرح وتعدیل“ کے بغیر کیا ہے لہذا یہ راوی امام ابن ابی حاتم کے نزدیک بھی ”مجهول“ ہے۔<sup>④</sup> (کیونکہ امام ابن ابی حاتم کو جن راویوں کے حالات مل گئے وہ انہوں نے لکھ دیئے ہیں۔ اور جن راویوں کے حالات نہیں ملے انہیں اس امید پر چھوڑ دیا تھا کہ جب ان کے حالات ملیں گے تو وہ درج کر دیئے جائیں گے جیسا کہ امام ابن ابی حاتم نے ”مقدمة الجرح والتعدیل“ میں کہا ہے اور فی الحال وہ تمام راوی ”مجهول“ ہیں لیکن اگر اس راوی کی کسی معتبر محدث نے توثیق کی ہے تو پھر ثقہ ہے۔ اسی طرح امام المحدثین بخاری نے بھی اس راوی کا ذکر ”جرح وتعدیل“ کے بغیر کیا ہے۔<sup>⑤</sup>

راقم الحروف نے ان چاروں روایات پر تبصرہ عوام الناس پر چھوڑ دیا ہے کہ روایت نمبر ۳ کے مطابق تین نمازیں نہ پڑھی جائیں صرف دو نمازوں پر اکتفا کافی ہے اور قبروں پر

① مجمع الزوائد: ۳ / ۴۴۔ والسنن الكبرى للبيهقي: ۴ / ۵۶-۵۷، یہ روایت موقوف ہے۔

② تحرير تقريب التهذيب: ۲ / ۳۴۲۔ میزان الاعتدال للذهبي: ۲ / ۵۷۹۔ ③ الجرح

والتعديل لابن أبي حاتم: ۵ / ۳۳۱۔ ⑤ التاريخ الكبير للبخاري: ۵ / ۲۰۵۔

قرآن مجید کی تلاوت کرنا کیا جائز ہے؟ وغیرہ بلکہ راقم نے ”مقدمہ“ طویل ہو جانے کی وجہ سے انہی چار روایات پر اکتفا کیا ہے وگرنہ اس کے علاوہ بھی بے شمار روایات اس خود ساختہ اصول یعنی ”تساہل + متساہل“ کے مطابق صحیح یا حسن موجود ہیں (اور حقیقت میں وہ سب روایتیں ضعیف ہیں) بہر حال اہل حق کے لیے اتنے ہی دلائل کافی ہیں۔

### حاصل کلام:

ان سارے دلائل (جو گزشتہ صفحات پر گزر چکے ہیں) سے یہ ثابت ہوا کہ ”تساہل + متساہل“ والا قاعدہ خود ساختہ ہے، اور چھ متساہلین محدثین میں سے دو متساہل محدثین مثلاً امام ابن خزمیہ اور امام ابن حبان کا اپنا ذاتی (راوی کی توثیق کے بارے میں) اصول ہے، جو متقدمین ائمہ محدثین کے مخالف ہونے کی وجہ سے غلط اور ناقابل حجت ہے، باقی چار متساہلین محدثین میں سے دو متساہل محدثین مثلاً امام حاکم اور امام بیہقی (امام ابن حبان بھی) متاخرین میں سے ہیں، جب متقدمین محدثین کو جس راوی کی معرفت حاصل نہیں ہو سکی ان متساہلین کو اس راوی کی کیسے معرفت حاصل ہوگی جیسا کہ علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ کا قول گزر چکا ہے، اور باقی رہ گئے دو متساہل محدثین امام ترمذی اور امام عجمی، تو امام ترمذی کی تصحیح اور تحسین کو اہل علم (محدثین) نے قبول نہیں کیا جیسا کہ امام ترمذی کا تساہل مشہور ہے اور امام عجمی کا بھی دلائل کے ساتھ تساہل ہونا ثابت ہے جیسا کہ گزشتہ صفحات پر گزر چکا ہے، لہذا اب کسی متساہل محدث کو کس متساہل محدث کے ساتھ جمع کرے، جب کہ ہمارے موجودہ بعض اہل علم بھائی ایک متساہل محدث کی توثیق کو قبول نہیں کرتے بلکہ اس راوی کو ”مجهول“ ہی سمجھتے ہیں۔

راقم کو ایسے محسوس ہوتا ہے، جیسے یہ غلط قاعدہ امام بیہقی نے اپنے استاد امام حاکم سے، اور امام حاکم نے اپنے استاد امام ابن حبان سے اور امام ابن حبان نے اپنے استاد امام ابن

خزیمہ سے، اور امام ابن خزیمہ نے اپنے استاد امام ترمذی سے، اور امام ترمذی نے اپنے (غالباً) استاد امام عجمی سے لیا ہے (واللہ اعلم) لہذا متساہلین محدثین کی یہ لڑی امام عجمی سے شروع ہو کر امام بیہقی پر جا کر ختم ہو جاتی ہے اسی لیے امام ابن حجر عسقلانی کا یہ کہنا سو فیصد درست ہے کہ یہ (غلط) قاعدہ امام ابن حبان نے اپنے استاد شیخ امام ابن خزیمہ سے لیا ہے۔ (یہ قول گزشتہ صفحات پر گزر چکا ہے) اور راقم نے ان دونوں متساہل محدثین امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان کے اس غلط ذاتی اصول کو ان کی کتابوں میں سے ثابت کر دیا ہے۔ (والحمد للہ)

اگر پھر بھی ہمارے بعض اہل علم بھائی اس خود ساختہ اصول ”متساہل + متساہل“ کو حجت سمجھتے ہیں تو پھر ان کو ”ضعیف + ضعیف = حسن لغیرہ“ والے اصول کو بھی حجت سمجھنا چاہیے کیونکہ ان دونوں خود ساختہ اصولوں کی آپس میں بڑی موافقت ہے اور راقم کے نزدیک دلائل کی روشنی میں جیسے ”ضعیف + ضعیف = ضعیف“ ہی ہے بالکل اسی طرح ”متساہل + متساہل = متساہل“ ہی ہے۔ اس لیے متساہل محدثین کی توثیق کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔

لہذا اہل علم بھائیوں سے گزارش ہے کہ ان سارے دلائل کو غور سے بار بار پڑھیں دلائل صحیح ہیں تو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اس غلط قاعدہ یعنی ”متساہل + متساہل“ کو چھوڑ دیں اور اگر یہ دلائل ان کی نظر میں صحیح نہیں تو ان کا جواب دلائل کے ساتھ دیں، ان شاء اللہ اعلانیہ رجوع کیا جائے گا کیونکہ ہمارا مقصد صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی اور اسی سے اجر و ثواب کی امید ہے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم سب کو حق بات تسلیم کرنے اور دوسروں تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

## أسماء الرجال کی مشہور کتاب تہذیب التہذیب

میری یہ کتاب ”کتاب الضعفاء والمتروکین“ امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کی **أسماء الرجال** پر مشہور کتاب ”تہذیب التہذیب“ میں سے ضعیف، مجہول، متروک اور کذاب راویوں کا اُردو میں ترجمہ ہے، میں نے اپنی استطاعت کے مطابق پوری کوشش کی ہے کہ محدثین کی راویوں پر ”جرح و تعدیل“ ان کی اصل کتابوں سے نقل کروں، یا جن کتابوں سے ان محدثین کے اقوال نقل کیے ہیں ان کی سندیں ”صحیح یا حسن“ ہوں اور جن محدثین کے اقوال کسی وجہ سے مجھے نہیں مل سکے تو وہ میں نے ”تہذیب التہذیب“ سے ہی نقل کر دیئے ہیں کیونکہ اس راوی کو جمہور محدثین نے ضعیف کہا ہے یا اس راوی پر جرح مفسر ہے یا وہ راوی واقعی ضعیف ہے لہذا وہ اقوال اگر نہ بھی ثابت ہوں تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

میں نے اس کتاب ”کتاب الضعفاء والمتروکین“ میں اکثر راویوں پر محدثین کی صرف ”جرح“ نقل کی ہے اور تعدیل کو اس لیے حذف کر دیا ہے تاکہ کتاب طویل نہ ہو جائے، صرف بعض راویوں پر ”جرح و تعدیل“ دونوں نقل کی ہیں کیونکہ اس راوی کو جمہور محدثین نے ضعیف کہا ہے اس لیے بعض محدثین کی ”تعدیل“ جمہور محدثین کی ”جرح“ کے مقابلے میں قابل قبول نہیں ہے، اور ویسے بھی اصول حدیث کا یہ مسلمہ قاعدہ ہے کہ ”جرح مفسر“ تعدیل پر مقدم ہوتی ہے۔

اللہ کے فضل و کرم اور توفیق سے میرا ”تہذیب التہذیب“ میں سے تمام ضعیف، مجہول، متروک اور کذاب راویوں کا اُردو میں ترجمہ کرنے کا ارادہ ہے تاکہ اہل علم اور طلبہ اس سے مستفید ہو سکیں اور میرے لیے صدقہ جاریہ ہو۔ (ان شاء اللہ)

یہ پہلی جلد ہے اس کے بعد جلد ہی ان شاء اللہ دوسری جلد آئے گی اور میرے

اندازے کے مطابق اس کی ٹوٹل جلدیں ”۱۵“ سے ”۲۰“ ہوں گی۔ (واللہ اعلم)  
اب اس کتاب کے بارے میں بعض باتوں کی ضروری وضاحت ترتیب وار ملاحظہ فرمائیں:

❖ ہر راوی کے ساتھ ایک مختصر علامت دی گئی ہے کہ وہ راوی کس کتاب کا ہے، مثال کے طور پر پہلا راوی ”ابان بن ابی عیاش“ ہے اس راوی سے پہلے یہ علامت ”ذ“ دی گئی ہے اس سے مراد ہے کہ یہ راوی صرف ”سنن أبی داؤد“ کا ہے، نیز اس طرح کی دیگر تمام علامتیں سمجھنے کے لیے آگے رموز و اوقاف دیئے گئے ہیں، تاکہ ہر راوی کے متعلق معلوم ہو سکے کہ وہ راوی کس، کس کتاب کا ہے۔ (رموز و اوقاف کی مکمل تفصیل آگے آرہی ہے)۔

❖ ہر راوی کے شاگرد (جو اس سے روایت کرتے ہیں) اور اس کے استاد (جن سے وہ روایت کرتا ہے) ان کے نام بھی دیئے گئے ہیں لیکن طوالت سے بچنے کے لیے ہر راوی کے استادوں اور شاگردوں کے ناموں میں اختصار کر دیا ہے۔

❖ اس کتاب (جلد اول) میں حروف تہجی سے صرف مشہور راویوں کے بارے میں تفصیل کے ساتھ ”جرح و تعدیل“ ذکر کی گئی ہے یعنی پہلے راوی ”الف“ سے شروع ہو کر پھر ”ب“ پھر ”پ، ت“ اسی طرح آخری راوی ”یا“ پر جا کر ختم ہو جاتے ہیں لیکن اگلی تمام جلدوں میں یہ ترتیب نہیں ہوگی بلکہ ”جلد دوم“ سے ترتیب یہ شروع ہوگی کہ پہلے ”الف“ والے راوی مکمل ہوں گے پھر اس کے بعد ”ب“ والے خاص و عام راوی مکمل ہوں گے اور پھر آخری راوی تک یہی ترتیب رہے گی۔ (ان شاء اللہ)

❖ ”تہذیب التہذیب“ میں راویوں کی کل تعداد ”۱۲۱۹۱“ ہے جن میں سے میرے اندازے کے مطابق ضعیف، مجہول، متروک اور کذاب راویوں کی تعداد ”۳۰۰۰“ سے لے کر ”۴۰۰۰“ تک ہے۔ (واللہ اعلم) اس لیے ہو سکتا ہے اس کتاب ”کتاب

الضعفاء والمتروکین“ کی مکمل جلدیں ”۱۵“ سے لے کر ”۲۰“ تک ہوں کیونکہ میرا (اگلی) ہر جلد میں ”۲۰۰“ راوی لکھنے کا ارادہ ہے۔ (ان شاء اللہ)

❖ اس کتاب میں ایسے ضعیف راوی بھی ہیں جن سے امام الحدیث امام بخاری اور امام مسلم نے متابعات میں روایات لی ہیں ان ضعیف راویوں سے اصول میں روایات نہیں لی لہذا وہ راوی امام الحدیث امام بخاری اور امام مسلم کے نزدیک بھی ضعیف ہیں۔ (واللہ اعلم)

❖ اگر کسی محدث کے ایک ہی راوی کے بارے میں دو مختلف قول ہیں تو اس محدث کے دونوں قول آپس میں ٹکرا کر ساقط ہو جائیں گے یا پھر جمہور محدثین کے موافق جو قول ہوگا وہ لے لیا جائے گا اور دوسرا قول چھوڑ دیا جائے گا۔

❖ ہر راوی کے متعلق محدثین کے اقوال یعنی ”جرح وتعدیل“ جن کتابوں سے نقل کیے گئے ہیں ان تمام کی سندیں ”صحیح یا حسن“ ہیں لیکن طوالت سے بچنے کے لیے ہر حوالے (یعنی کتاب کے نام) کے آگے ”اسنادہ صحیح“ یا ”اسنادہ حسن“ نہیں لکھا گیا۔

❖ جن راویوں کی توثیق متساہل محدثین و متاخرین محدثین نے کی ہے میری تحقیق میں وہ تمام راوی ”مجهول“ ہیں جیسا کہ گزشتہ صفحات پر دلائل گزر چکے ہیں۔

❖ ہر وہ راوی جس کے بارے میں محدثین کا اختلاف ہے یعنی کچھ محدثین نے ضعیف کہا ہے، اور کچھ محدثین نے ”ثقة“ کہا ہے، تو جس طرف جمہور محدثین ہوں گے اس کو لے لیا جائے گا، اور بعض محدثین کی رائے ان جمہور محدثین کے مقابلے میں قبول نہیں ہوگی۔ بشرطیکہ راوی کی توثیق اور تضعیف کا فیصلہ متقدمین محدثین کے مابین ہو کیونکہ ہمارے بعض اہل علم بھائی کا جمہور بنانے کا طریقہ کار غلط ہے، وہ اس طرح کرتے

ہیں کہ ایک راوی پر متقدمین محدثین میں سے پانچ محدثین نے جرح کی ہے اور چار متقدمین محدثین نے توثیق کی ہے۔ نیز متاخرین محدثین میں سے بھی تین نے توثیق کی ہے لہذا ہمارے بھائی چار متقدمین محدثین اور تین متاخرین محدثین کو ملا کر جمہور بنا لیتے ہیں، حالانکہ متاخرین محدثین تو ناقلین ہیں ان کو ساتھ ملانے کا فائدہ (بطور تائید) اس وقت ہوگا جب راوی کے بارے میں فیصلہ متقدمین محدثین کے درمیان ہوگا اور اگر جمہور متقدمین محدثین نے تضعیف کی ہے اور بعض یعنی تین متاخرین محدثین نے بھی تضعیف کی ہے تو پھر ان کے اقوال کو لے لیا جائے گا، اصل فیصلہ پھر بھی جمہور متقدمین محدثین کا ہی ہے، متاخرین تو ناقلین ہیں، پس چار متقدمین محدثین اور تین متاخرین محدثین ملا کر جمہور بنانے کا طریقہ غلط ہے۔

بہر حال اصل طریقہ یہ ہے کہ ایک راوی پر متقدمین محدثین میں سے پانچ نے ”جرح“ اور چار متقدمین محدثین نے ”تعدیل“ کی ہے، تو حقیقت میں جمہور متقدمین محدثین کے مطابق وہ راوی ضعیف ہے۔ (یعنی چار کے مقابلے میں پانچ محدثین کا فیصلہ) متاخرین محدثین میں سے اگر کسی کا قول ان پانچ متقدمین محدثین کے مطابق ہے تو وہ لے لیا جائے گا، اور اگر مخالف ہے تو وہ چھوڑ دیا جائے گا، کیونکہ متاخرین تو ناقلین ہیں، بہر حال راقم کی تحقیق میں ہر وہ راوی جس پر جمہور متقدمین محدثین نے (بمقابلہ متقدمین محدثین) تضعیف کی ہے، وہ ضعیف ہے۔

## رموز و اوقاف

(ع).....الکتاب الستة (یعنی صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن

أبو داؤد، سنن نسائی، سنن ترمذی، سنن ابن ماجہ)

(۴).....وللأربعة (یعنی سنن أبو داؤد، سنن نسائی، سنن ترمذی،



سنن ابن ماجه

- (خ) :..... وللبخاري في الصحيح  
 (عخ) :..... وللبخاري في أفعال العباد  
 (خت) :..... وللبخاري في التعاليق  
 (ر) :..... وللبخاري في جزء القراءة خلف الامام  
 (ي) :..... وللبخاري في جزء رفع اليدين  
 (بخ) :..... وللبخاري في الأدب المفرد  
 (مق) :..... ولمسلم في مقدمة كتابه  
 (م) :..... ولمسلم في الصحيح  
 (د) :..... ولأبي داؤد في السنن  
 (مد) :..... ولأبي داؤد في المراسيل  
 (قد) :..... ولأبي داؤد في القدر  
 (خد) :..... وفي الناسخ والمنسوخ  
 (ف) :..... وفي كتاب التفرد  
 (صد) :..... وفي فضائل الأنصار  
 (ل) :..... وفي المسائل  
 (كد) :..... وفي مسند مالك  
 (ت) :..... وللترمذي في السنن  
 (تم) :..... وللترمذي في الشمائل  
 (س) :..... وللنسائي في السنن  
 (سي) :..... وللنسائي في اليوم والليلة

(ص) :..... وفي خصائص علي

(عس) :..... وفي مسند علي

(کن) :..... وفي مسند مالک

(ق) :..... ولا بن ماجة في السنن

(فق) :..... ولا بن ماجة في التفسير

یہ رموز و اوقاف والی مکمل تفصیل جو دی گئی ہے ضروری نہیں کہ ان تمام علامتوں والے سارے راوی ضعیف ہوں یہ مکمل تفصیل تو صرف عوام الناس کے فائدے کے لیے دی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل اور توفیق سے اس کتاب ”کتاب الضعفاء والمترکین“ کی پہلی جلد مکمل ہوئی، مجھ ادنیٰ انسان کو اپنی کم علمی کا احساس بھی ہے، لہذا اس کتاب میں اگر کوئی غلطی یا خامی ہے تو وہ میری اپنی طرف سے ہے اور اگر کوئی خوبی ہے تو وہ میرے اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت ہے اہل علم و دانش سے گزارش ہے کہ اگر وہ اس کتاب میں کسی قسم کی کوئی غلطی دیکھیں تو مطلع فرما کر شکریہ کا موقع دیں تاکہ آئندہ اس کی اصلاح ہو سکے۔ (ان شاء اللہ)

میں اپنے احباب کا بے حد شاکر ہوں جنہوں نے ہر دفعہ کی طرح اس بار بھی میرے ساتھ بھرپور تعاون کیا، میرے ان دوستوں میں سرفہرست محترم زبیر جاوید صاحب، محترم ڈاکٹر عدنان قیصر ملک صاحب، محترم ڈاکٹر کاشف طور صاحب، محترم مولانا عابد الہی صاحب، محترم محمد عمران صاحب، محترم محمد زبیر (ثانی) صاحب، محترم رب نواز صاحب، محترم مولانا عمران بن سلیم صاحب، محترم حافظ عبدالمنان صاحب، محترم حافظ مطیع الرحمن صاحب، محترم مولانا محمد رانا شفیق صاحب (لاہور)، محترم صدر رانا محمد عابد صاحب گلی سکے زبیاں شیخوپورہ، محترم ابو صہیب صاحب، محترم عبدالرحمن بن انور صاحب (لاہور)، محترم

عثمان بن انور صاحب (لاہور)، محترم نذر الرحمن صاحب، محترم محمد آصف صاحب (سیالکوٹ)، محترم محمد ارسلان صاحب (فیصل آباد)، محترم محمد ندیم صاحب اور محترم امیر افضل صاحب (جھیراں) وغیرہم شامل ہیں۔

اللہ تعالیٰ میرے ان تمام دوستوں کی دنیا اور آخرت میں بہتری اور کامیابی عطاء فرمائے اور ان کے علم، عمل، عمر اور رزق میں برکت عطا فرمائے اور اس کتاب کو میرے ان دوستوں، میرے اہل خانہ اور میرے لیے آخرت میں نجات کا ذریعہ بنائے اور اپنے حضور اس کار خیر کے عوض سرخروئی عطاء فرمائے۔ (آمین)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو زندہ رکھے تو دین اسلام پر اور موت دے تو شہادت کی۔ (آمین)

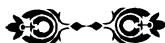
خادم قرآن وسنت

ابو محمد خرم شہزاد

0346-4442421

0313-4596872

18-03-2015



## کتاب الضعفاء والمترکین

### حرف (الف)

(۱) د: أبان بن أبي عياش، واسمه فيروز ويقال: دينار، مولى عبد القيس، العبدی، أبو إسماعيل البصري:

روی عن: ..... أنس فأكثر، وسعيد بن جبیر، وخلید بن عبد الله العصري وغيرهم .

روی عنه: ..... أبو إسحاق الفزاري، وعمران القطان، ویزید بن هارون، ومعمرو غیرهم .

یہ راوی متروک الحدیث اور منکر الحدیث ہے اور جمہور محدثین نے اس کو ضعیف کہا ہے وضاحت پیش خدمت ہے۔

امام الحدیث امام بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا: امام شعبہ اس کے متعلق بُری رائے رکھتے تھے۔ ❶ امام محمد بن سعد نے فرمایا: وہ متروک الحدیث ہے۔ ❷ امام جوزجانی نے فرمایا: وہ ساقط ہے۔ ❸ امام نسائی نے فرمایا: یہ متروک الحدیث ہے۔ ❹

امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: وہ متروک الحدیث ہے اور امام ابو عوانہ اس سے حدیث

❶ التاریخ الصغیر للبخاری: ۲ / ۵۰ . ❷ طبقات ابن سعد: ۷ / ۲۷۳ . ❸ احوال

الرجال للجوزجانی: (۱۵۷) ❹ الضعفاء والمترکین للنسائی: ص ۲۸۴ .

روایت نہیں کرتے تھے۔ ❶ امام علی بن مدینی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ ❷ امام دارقطنی نے فرمایا: وہ متروک ہے۔ ❸ امام یحییٰ اور امام عبدالرحمن (بن مہدی) اس سے حدیث روایت نہیں کرتے تھے اور امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: اس کی حدیث کچھ بھی نہیں اور امام ابو حاتم نے فرمایا: وہ متروک الحدیث ہے، اور نیک آدمی ہے، لیکن بُرے حافظے والا تھا۔ امام ابو زرعد رازی نے فرمایا: اس کی حدیث کو ترک کر دیا گیا ہے۔ ❹ امام یعقوب بن سفیان نے فرمایا: میرے اصحاب (محدثین) اس کو ضعیف کہتے تھے۔ ❺ امام ابن حبان نے اس کا ذکر ”ضعفاء والمتروکین“ میں کیا ہے اور امام شعبہ نے فرمایا: اس سے روایت لینے سے تو زنا کر لینا بہتر ہے۔ ❻ امام احمد بن حنبل نے فرمایا: اس کی حدیث کو پھینک دو، یہ متروک الحدیث ہے اور محدثین نے اس کی حدیث کو چھوڑ دیا ہے۔ ❼ امام عقیلی نے اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کیا ہے۔ ❽

امام عمرو بن علی نے فرمایا: وہ متروک الحدیث اور نیک آدمی تھا، اور امام احمد بن حنبل نے فرمایا: وہ منکر الحدیث تھا۔ امام ابن عدی نے فرمایا: اس کی عام روایات میں متابعت نہیں کی گئی اور اس کی روایت میں ضعف واضح ہے۔ ❾ امام ابن شاہین نے اس کا ذکر ”ضعفاء والكذابين“ میں کیا ہے۔ ❿ امام ابن الجوزی نے اس کا ذکر ”ضعفاء والمتروکین“ میں کیا ہے۔ ⓫ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: وہ متروک ہے۔ ⓬ امام

- ❶ تاریخ یحییٰ بن معین: ۲/ ۱۱۷، ۲۱۴۔ ❷ سوالات محمد بن عثمان بن أبی شیبہ لابن المدینی: ص ۵۴۔ ❸ الضعفاء والمتروکون للدارقطنی: (۱۰۳) ۴ الجرح والتعديل لابن أبی حاتم: ۲/ ۲۲۳۔ ❹ المعرفة والتاریخ الفسوی: ۳/ ۱۴۷۔ ❺ کتاب المجروحین لابن حبان: ۱/ ۹۷۔ ❻ کتاب العلل ومعرفة الرجال لأحمد: ۲/ ۴۱۲، ۳/ ۲۰۶۔ ❼ کتاب الضعفاء الكبير للعقيلي: ۱/ ۴۰۔ ❽ الكامل فی ضعف الرجال لابن عدی: ۲/ ۵۷۔ ❾ الضعفاء والكذابين لابن شاهين: ص ۴۵۔ ❿ الضعفاء والمتروکین للجوزی: ۱/ ۱۹۔ ⓫ تقریب التهذیب لابن حجر: ص ۱۸۔

ذہبی نے اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کیا ہے۔ ❶ طاہر بن علی نے کہا: ابان متروک اور سخت ضعیف ہے۔ ❷ امام الحاکم ابواحمد نے فرمایا: وہ منکر الحدیث ہے اور امام شعبہ، امام ابو عوانہ، امام یحییٰ اور امام عبدالرحمن نے اس کو ترک کر دیا تھا۔ ❸ نیز ابان بن ابی عیاش راوی ”مدلس“ بھی ہے۔ ❹

(۲) ق: إبراهيم بن محمد بن أبي يحيى: واسمه سمعان، الأسلمى، مولا هم، أبو إسحاق المدني:

روى عن: ..... الزهري، ويحيى بن سعيد الأنصاري، وصالح مولى التوأمة، ومحمد بن المنكدر، وموسى بن وردان، وإسحاق بن عبد الله بن أبي طلحة وغيرهم.

روى عنه: ..... إبراهيم بن طهمان، ومات قبله والثوري وهو أكبر منه وكنى عن اسمه، وابن جريج وكنى جده أبا عطاء، والشافعى، وسعيد بن أبي مريم، وأبو نعيم، والحسن بن عرفة وهو آخر من روى عنه.

یہ راوی متروک، منکر الحدیث اور کذاب ہے۔ امام علی بن مدینی نے فرمایا: وہ کذاب اور قدری تھا۔ ❶ امام نسائی نے فرمایا: وہ متروک الحدیث ہے۔ ❷ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: وہ کچھ بھی نہیں۔ ❸ اور اس کی حدیث نہ لکھی جائے۔ ❹ مزید فرمایا: وہ ثقہ نہیں، کذاب ہے۔ ❺ امام الحدیث ابن بخاری نے فرمایا: ”قال يحيى بن سعيد: كذابهم“

❶ المغنى فى الضعفاء للذهبي: ۱/ ۱۳. ❷ تذكرة الموضوعات والضعفاء: ص ۲۳۱. ❸ تهذيب التهذيب لابن حجر: ۱/ ۶۷. ❹ الفتح المبين فى تحقيق طبقات المدلسين: ص ۱۰۱. ❺ سوالات محمد بن عثمان بن أبي شيبة لابن المدينى: ص ۱۲۴. ❻ الضعفاء والمتروكين للنسائى: ص ۲۸۳. ❼ سوالات ابن الجندب ليحيى بن معين: ص ۲۲. ❽ تاريخ يحيى بن معين: ۱/ ۷۴. ❾ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۲/ ۷۳.

ابراہیم بالكذب، تركه ابن المبارك والناس“ ❶ امام عجل نے فرمایا: وہ رافضی جہمی تھا اس کی حدیث نہ لکھی جائے۔ ❷ امام مالک بن انس نے فرمایا: وہ دین میں ثقہ نہیں۔ امام احمد بن حنبل نے فرمایا: اس کی حدیث نہ لکھی جائے لوگوں (محدثین) نے اس کی حدیث کو چھوڑ دیا تھا وہ منکر حدیثیں روایت کرتا تھا جس کی کوئی اصل نہیں، امام ابو حاتم نے فرمایا: وہ کذاب، متروک الحدیث ہے اور امام ابن المبارک نے اس کی حدیث کو چھوڑ دیا تھا۔ ❸

امام جوزجانی نے فرمایا: ”فیہ ضروب البدع، فلا یسغل بحديثه فانه غیر مقنع ولا حجة“ ❶ امام ابو نعیم نے فرمایا: کان یری القدر، ترك حدیثه لکذبه ووهائه لالفساد مذهبه“ ❷ امام دارقطنی نے فرمایا: وہ ضعیف اور متروک الحدیث ہے۔ ❸ امام ابن حبان نے فرمایا: ”کان ابراهیم یری القدر ویذهب الی کلام جهم ویکذب مع ذالك فی الحدیث“ ❹

امام یعقوب بن سفیان الفسوی نے فرمایا: وہ متروک الحدیث ہے۔ ❶ امام ابن شاپین نے اس کا ذکر ”ضعفاء والكذابين“ میں کیا ہے۔ ❷ امام ابو زرہ رازی نے فرمایا: وہ کوئی چیز نہیں۔ ❸ امام نسائی نے فرمایا: وہ ثقہ نہیں ہے اور اس کی حدیث نہ لکھی جائے۔ امام ابن سعد نے فرمایا: ”کان کثیر الحدیث ترك حدیثه لیس یکتب“ اور امام ابوالاحمد نے فرمایا: وہ حدیث میں گیا گزرا ہے۔ امام بزار نے فرمایا: وہ حدیث گھڑتا تھا۔ ❶ امام ابن

- ❶ التاریخ الأوسط للبخاری: ۲ / ۱۸۵ . ❷ تاریخ الثقات للعجلی: ص ۵۵ ، ۵۶ .
- ❸ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۲ / ۷۳ . ❹ احوال الرجال للجوزجانی: ص ۱۲۸ .
- ❺ کتاب الضعفاء لأبي نعیم: ص ۵۶ . ❻ سنن الدارقطنی: ۱ / ۶۲ ، ۳ / ۱۳۵ .
- ❼ کتاب المجروحین لابن حبان: ۱ / ۱۰۵ . ❽ المعرفة والتاریخ للفسوی: ۳ / ۲۱۰ .
- ❾ الضعفاء والكذابين لابن شاپین: ص ۴۷ . ❿ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۲ / ۷۴ .
- ⓫ تهذیب التهذیب لابن حجر: ۱ / ۱۰۴ .

الجوزی نے اس کا ذکر ”ضعفاء والمتروکین“ میں کیا ہے۔<sup>①</sup>

امام عقیلی نے بھی اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کیا ہے۔<sup>②</sup> امام ذہبی نے فرمایا: جمہور

محدثین کے نزدیک متروک ہے۔<sup>③</sup> امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: وہ متروک ہے۔<sup>④</sup> نیز  
راوی ابراہیم بن محمد بن ابی یحییٰ ”مدلس“ بھی ہے۔<sup>⑤</sup>

(۳) بخ ت ق: إسماعیل بن رافع بن عویمر: ويقال: ابن أبي  
عویمر الأنصاری، ويقال: المزني مولا هم، أبو رافع  
القاص المدني، نزيل البصرة:

روی عن: ..... سمی مولیٰ ابي بکر بن عبدالرحمن، وابن أبي  
ملیكة، وسعيد المقبري، وزيد بن أسلم، وعبدالوهاب بن بخت،  
وبكير بن الأشج، وابن المنكدر وغيرهم.

روی عنه: ..... أخوه إسحاق، وعبدالرحمن المحاربي، ووکیع،  
والوليد بن مسلم، وأبو عاصم، ومکی بن ابراهيم وروی عنه من  
القدماء سليمان بن بلال، والليث بن سعد وآخرون.

اسماعیل بن رافع، منکر الحدیث، متروک الحدیث اور ناقابل حجت ہے وضاحت ملاحظہ  
فرمائیں۔

امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: وہ ضعیف الحدیث ہے۔<sup>⑥</sup> اور کچھ چیز نہیں۔<sup>⑦</sup> امام  
یعقوب بن سفیان القسوی نے فرمایا: ”فیہم ضعف لیسو المتروکین ولا یقوم

① الضعفاء والمتروکین للجوزی: ۱/ ۵۱. ② الضعفاء الكبير للعقيلي: ۱/ ۶۳.

③ دیوان الضعفاء والمتروکین للذهبی: ص ۲۰. ④ تقریب التهذیب لابن حجر: ص

۲۳. ⑤ الفتح المبين فی تحقیق طبقات المدلسین: ص ۷۴. ⑥ سوالات ابن الجنید

لیحیی بن معین: ص ۱۶۷. ⑦ تاریخ یحیی بن معین: ۱/ ۵۲.



حدیثہم مقام الحجة“ ❶ امام ابن شہین نے اس کا ذکر ”الضعفاء والكذابين“ میں نقل کرنے کے بعد کہتے ہیں، امام احمد بن حنبل نے فرمایا: وہ ضعیف، منکر الحدیث ہے۔ ❷ امام نسائی نے فرمایا: وہ متروک الحدیث ہے۔ ❸ امام ابن حبان نے فرمایا: ”کان رجلاً صالحاً، الا أنه یقلب الاخبار حتی صار الغالب علی حدیثه المناکیر التي تسبق الی القلب انه کان کالمتعمدئها۔“ ❹ امام عمرو بن علی نے فرمایا: وہ منکر الحدیث ہے۔ ❺ امام ابن عدی نے فرمایا: ”وأحادیثه کلها فما فیہ نظر، الا أنه یکتب حدیثه فی جملة الضعفاء۔“ ❻ امام دارقطنی نے اس کا ذکر ”ضعفاء والمتروکین“ میں کیا ہے۔ ❼ امام عقیلی نے بھی اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کیا ہے۔ ❽

امام ترمذی نے فرمایا: بعض اہل علم (محدثین) نے اس کو ضعیف کہا ہے اور میں نے امام محمد بن اسماعیل البخاری کو کہتے ہوئے سنا کہ وہ ثقہ، مقارب الحدیث ہے، امام نسائی نے فرمایا: وہ ثقہ نہیں اور امام محمد بن سعد نے فرمایا: امام ساجی نے فرمایا: سچا ہے، مگر حدیث میں اس کو وہم ہو جاتا ہے۔ امام عجلی نے فرمایا: وہ حدیث میں ضعیف ہے۔ امام الحاکم ابو احمد نے فرمایا: محدثین کے نزدیک قوی نہیں امام علی بن جنید نے فرمایا: وہ متروک ہے۔ ❹ امام ابن حزم نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ ❿ امام ابن الجوزی نے اس کا ذکر ”الضعفاء والمتروکین“ میں کیا ہے۔ ⓫ امام ذہبی نے فرمایا: محدثین نے اس کو سخت ضعیف کہا ہے۔ ⓬ امام ابن

- ❶ المعرفة والتاریخ للفسوی: ۱۵۷ / ۳ . ❷ الضعفاء والكذابين لابن شاهين: ص ۵۳ . ❸ الضعفاء والمتروکین للنسائی: ص ۲۸۴ . ❹ کتاب المجروحین لابن حبان: ۱۲۴ / ۱ . ❺ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۱۱۰ / ۲ . ❻ الكامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی: ۴۵۴ / ۱ . ❼ الضعفاء والمتروکون للدارقطنی: (۷۹) ❽ الضعفاء الكبير للعقيلي: ۷۷ / ۱ . ❾ تهذيب التهذيب لابن حجر: ۱ / ۱۸۸ . ❿ تجريد أسماء الرواة، ص: ۴۲ . ⓫ الضعفاء والمتروکین للجوزی: ۱ / ۱۱۱ . ⓬ المغنی فی الضعفاء للذهبي: ۱ / ۱۲۱ .

جرج عسقلانی نے فرمایا: ”ضعیف الحفظ“ ❶

(۴) ت ق: إسماعیل بن مسلم المکی: أبو إسحاق البصري،  
مولی حدیر من الازد:

**روی عن:** ..... أبي الطفيل عامر بن واثلة، والحسن البصري،  
والحكم بن عتيبة، وحماد بن أبي سليمان، والشعبي، وعطاء وعمرو  
بن دينار، وقتادة، والزهری، وأبي الزبير وغيرهم.  
**روی عنه:** ..... الأعمش وهو من أقرانه، وابن المبارك،  
والأوزاعي، والسفيانان، وعلى بن مسهر، وأبو معاوية، ويزيد بن  
هارون، ومحمد بن أبي عدى، ومحمد بن عبدالله الأنصاري،  
وغیرهم.

یہ راوی متروک، منکر الحدیث اور کچھ چیز نہیں وضاحت پیش خدمت ہے۔

امام نسائی نے فرمایا: وہ متروک الحدیث ہے۔ ❷ امام جوزجانی نے فرمایا: وہ سخت واہی  
الحدیث ہے اور اس کی حدیثوں کو چھوڑنے پر محدثین کا اتفاق ہے۔ ❸ امام علی بن مدینی نے  
فرمایا: اس کی احادیث نہ لکھی جائیں۔ ❹ امام دارقطنی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ ❺ امام  
ابوزرعہ رازی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ ❻ امام الحدیثین امام بخاری نے فرمایا: امام ابن  
المبارک، امام یحییٰ اور امام عبدالرحمن نے اس کو ترک کر دیا تھا۔ ❼ امام علی بن مدینی نے  
فرمایا: ”سمعت یحییٰ یعنی القطان، وسئل عن اسماعیل بن مسلم

❶ تحریر تقریب التہذیب: ۱/ ۱۳۲ . ❷ الضعفاء والمتروکین للنسائی: ص ۲۸۴ .

❸ احوال الرجال للجوہر جانی: ص ۱۴۹ . ❹ کتاب العلل لابن المدینی: ص ۶۴ .

❺ الضعفاء والمتروکون للدارقطنی: ص ۴۱۵ . ❻ کتاب الضعفاء لأبی زرعة: ۲/

۴۶۳ . ❼ التاريخ الكبير للبخاری: ۱/ ۳۴۹ .

المکی، قال: لم یزل مختلطاً، کان یحدثنا بالحديث الواحد علی ثلاثة، ضروب“ امام عمرو بن علی نے فرمایا: امام یحییٰ اور امام عبدالرحمن اس سے احادیث روایت نہیں کرتے تھے۔ امام احمد بن حنبل نے فرمایا: وہ منکر الحدیث ہے، امام ابو حاتم نے فرمایا: ”هو ضعيف الحديث ليس بمتروك يكتب حديثه“ ① امام ابن حبان نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ ② امام عمرو بن علی نے فرمایا: وہ حدیث میں ضعیف تھا، کثرت سے خطائیں کرنے والا، سچا تھا۔ ③ امام بیہقی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ ④ امام احمد بن حنبل نے فرمایا: وہ سخت منکر الحدیث ہے اور اہل بصرہ کے (محدثین) نے اس کی حدیثوں کو ترک کر دیا ہے۔ ⑤ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: وہ کچھ چیزیں نہیں ہے۔ ⑥ امام عقیلی نے اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کیا ہے۔ ⑦ امام ابن الجوزی نے بھی اس کا ذکر ”ضعفاء والمتروکین“ میں کیا ہے۔ ⑧ امام الحاکم ابو احمد نے فرمایا: وہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں ہے۔ امام دولابی، امام ساجی، اور امام ابن الجارود نے اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کیا ہے۔ ⑨ امام ذہبی نے فرمایا: وہ ساقط الحدیث ہے۔ ⑩ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: فقیہ مگر وہ حدیث میں ضعیف تھا۔ ⑪ امام ابن عدی نے فرمایا: ”أحاديثه غير محفوظة، إلا أنه ممن يكتب حديثه“ ⑫ نیز اسماعیل بن مسلم المکی اختلاط کا شکار ہو گیا تھا۔ ⑬

- ① السجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۲ / ۱۳۶ . ② کتاب المجروحین لابن حبان: ۱ / ۱۲۰ . ③ الكامل فی ضعف الرجال لابن عدی: ۱ / ۴۵۶ . ④ السنن الکبری للبیہقی: ۱۳۶ / ۵ . ⑤ سوالات أبي داؤد: (۲۹) ⑥ تاریخ عثمان بن سعید الدارمی: ص ۶۷ . ⑦ الضعفاء الكبير للعقيلي: ۱ / ۹۱ . ⑧ الضعفاء والمتروکین للجوزی: ۱ / ۱۲۰ . ⑨ تهذيب التهذيب لابن حجر: ۱ / ۲۱۱ . ⑩ المغنی فی الضعفاء للذهبی: ۱ / ۱۳۱ . ⑪ تقريب التهذيب لابن حجر: ص ۳۵ . ⑫ الكامل فی ضعف الرجال لابن عدی: ۱ / ۴۶۳ . ⑬ نهاية الاغبطا: ص ۶۱ ، والكواکب النیرات لابن الکیال: ص ۴۹۹ .

## (۵) ت ق: أشعث بن سعيد البصري أبو الربيع السمان:

**روی عن:** ..... عبدالله بن بسر الحبرانی وأبی بشر، جعفر بن أبي وحشية وأبی الزناد، وابن أبي نجيع، وعمر بن دينار، وهشام بن عروة، وعاصم بن عبيد الله، ورقبة بن مصقلة وغيرهم.

**روی عنه:** ..... سعيد بن أبي عروبة وهو من أقرانه، ومعتمر بن سليمان، وأبوداؤد الطيالسی، وعبدالوهاب الخفاف، ووکیع، وأبونعیم، وشیبان بن فروخ وغيرهم.

یہ راوی متروک الحدیث، منکر الحدیث اور واہی الحدیث ہے وضاحت پیش خدمت ہے۔  
امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: اس کی حدیث کچھ چیز نہیں ہے۔ ❶ مزید فرمایا: یہ ثقہ نہیں ہے۔ ❷ امام علی بن مدینی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ ❸ امام الحدیث امام بخاری نے فرمایا: محدثین کے نزدیک حافظ نہیں۔ ❹ امام دارقطنی نے فرمایا: یہ متروک ہے۔ ❺ امام یعقوب بن سفیان الفسوی نے فرمایا: اس کی حدیث کچھ چیز نہیں۔ ❻ امام جوزجانی نے فرمایا: یہ واہی الحدیث ہے۔ ❼ امام نسائی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ ❽ امام عمرو بن علی الصیرفی نے فرمایا: اس کی حدیث کو چھوڑ دیا گیا ہے اور یہ حافظ نہیں تھا امام ابو حاتم نے فرمایا: یہ حدیث میں ضعیف ہے اور اس کی حدیثیں منکر ہیں یہ برے حافظے والا تھا اس نے ثقہ راویوں سے منکر حدیثیں روایت کی ہیں اور امام ابو زرعة رازی نے فرمایا: یہ ضعیف الحدیث ہے۔ ❾ امام ابن

- 
- ❶ تاریخ یحییٰ بن معین: ۲/ ۶۳. ❷ تاریخ عثمان بن سعید الدارمی: ۶۸. ❸ سوالات محمد بن عثمان بن أبي شيبة لابن المدینی: ص ۱۶۸. ❹ التاریخ الكبير للبخاری: ۱/ ۴۰۰. ❺ الضعفاء والمتروكون للدارقطنی: ص ۱۵۳. ❻ المعرفة والتاریخ للفسوی: ۲/ ۶۹. ❼ احوال الرجال للجوزجانی: ص ۹۳. ❽ الضعفاء والمتروکین للنسائی: ص ۲۸۵. ❾ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۲/ ۱۹۹.

جہان نے فرمایا: یہ ثقہ ائمہ سے جھوٹی حدیثیں روایت کرتا تھا۔<sup>①</sup>

امام احمد بن حنبل نے فرمایا: ”لیس بذاك، مضطرب“ امام ہشیم نے فرمایا: یہ جھوٹا ہے، امام ابن عدی نے فرمایا: ”فی أحادیثه، ما لیس بمحفوظ، ومع ضعفه یکتب حدیثه“<sup>②</sup> امام عقیلی نے اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کیا ہے۔<sup>③</sup> امام ابن الجوزی نے بھی اس کا ذکر ”ضعفاء والمتروکین“ میں کیا ہے۔<sup>④</sup> امام بیہقی نے فرمایا: یہ قوی نہیں ہے۔<sup>⑤</sup> الحاکم ابو احمد نے فرمایا: محدثین کے نزدیک قوی نہیں امام ساجی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے اس کی حدیث کو چھوڑ دیا گیا ہے۔ امام بزار نے فرمایا: یہ کثیر الخطاء ہے اور امام ابن عبدالبر نے فرمایا: بُرے حافظہ کی وجہ سے اس کے ضعیف ہونے پر محدثین کا اتفاق ہے۔<sup>⑥</sup> امام ذہبی نے فرمایا: تمام محدثین نے اس کو ضعیف کہا ہے۔<sup>⑦</sup> امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: یہ متروک ہے۔<sup>⑧</sup> امام ابن شایین نے اس کا ذکر ”ضعفاء والکذابین“ میں کیا ہے۔<sup>⑨</sup>

(۲) د ت ق: إسحاق بن عبد الله بن أبي فروة، واسمه عبد الرحمن بن الأسود أبو سليمان الأموي مولی آل عثمان المدني:

روی عن:..... أبي الزناد، وعمرو بن شعيب، والزهری، ونافع، ومكحول، وخارجة بن زيد بن ثابت، وهشام بن عروة وغيرهم.  
روی عنه:..... الليث بن سعد، وابن لهيعة، والوليد بن مسلم،

- 
- ① کتاب المجروحین لابن جہان: ۱/ ۱۷۲ . ② الكامل فی ضعف الرجال لابن عدی: ۲/ ۴۸ . ③ الضعفاء الكبير للعقيلي: ۱/ ۹۱ . ④ الضعفاء والمتروکین للجوزی: ۱/ ۱۲۵ . ⑤ السنن الكبرى للبيهقي: ۱۰/ ۱۴ . ⑥ تهذيب التهذيب لابن حجر: ۱/ ۲۲۳ . ⑦ ديوان الضعفاء والمتروکین للذهبي: ص ۳۹ . ⑧ تقريب التهذيب لابن حجر: ص ۳۷ . ⑨ الضعفاء والکذابین لابن شایین: ص ۵۶ .

وإسماعیل بن عیاش، وعبد السلام بن حرب، وأبو معشر المدنی وغیرہم .

یہ راوی کذاب، متروک اور منکر الحدیث ہے، وضاحت ملاحظہ فرمائیں:

امام الحدیث امام بخاری نے فرمایا: محدثین نے اس کو چھوڑ دیا تھا۔<sup>①</sup> امام نسائی نے فرمایا: یہ متروک الحدیث ہے۔<sup>②</sup> امام دارقطنی نے فرمایا: یہ متروک ہے۔<sup>③</sup> امام ابن حزم نے فرمایا: یہ متروک الحدیث ہے۔<sup>④</sup>

امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: یہ کچھ چیز نہیں، مزید کہا: یہ ضعیف ہے۔<sup>⑤</sup> امام یعقوب بن سفیان الفسوی نے فرمایا: اس کی حدیث نہ لکھی جائے۔<sup>⑥</sup> امام بیہقی نے فرمایا: یہ ضعیف، متروک ہے اور قابل حجت نہیں۔<sup>⑦</sup> امام احمد بن حنبل نے فرمایا: میرے نزدیک اس سے روایت کرنا حلال نہیں۔ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: یہ کذاب ہے، اور امام عمرو بن علی نے فرمایا: یہ متروک الحدیث ہے، امام ابو حاتم نے فرمایا: یہ متروک الحدیث ہے، امام ابو زرہ رازی نے فرمایا: یہ حدیث میں گیا گزرا ہے اور متروک الحدیث ہے۔<sup>⑧</sup> امام عقیلی نے اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کیا ہے نیز امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: اس کی حدیث نہ لکھی جائے یہ کچھ بھی نہیں ہے۔<sup>⑨</sup> امام ابن حبان نے فرمایا: یہ سندوں کو الٹ پلٹ کر دیتا تھا اور مرسل روایات کو مرفوع بیان کرتا تھا۔<sup>⑩</sup> امام ابن الجوزی نے بھی اس کا ذکر ”ضعفاء والمتروکین“ میں کیا ہے۔<sup>⑪</sup> امام ابن شاہین نے بھی اس کا ذکر ”ضعفاء

① کتاب الضعفاء للبخاری: ص ۱۴ . ② الضعفاء والمتروکین للنسائی: ص ۲۸۵ .

③ الضعفاء والمتروکون للدارقطنی: (۹۴) ④ المحلی لابن حزم: ۱۰ / ۴۶۳ .

⑤ سوالات ابن الجنید لیحیی بن معین: (۲۰۸، ۹۲۱) . ⑥ المعرفة والتاریخ للفسوی:

۳ / ۱۵۸ . ⑦ السنن الکبری للبیہقی: ۲ / ۳۲۴، ۹ / ۱۱۱ . ⑧ الجرح والتعدیل لابن

أبی حاتم: ۲ / ۱۶۱ . ⑨ الضعفاء والکبیر للعقیلی: ۱ / ۱۰۲ . ⑩ کتاب المجروحین

لابن حبان: ۱ / ۱۳۱ . ⑪ الضعفاء والمتروکین للجوزی: ۱ / ۱۰۲ .

والکذابين“ میں کیا ہے۔ ❶ امام ذہبی نے اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کرنے کے بعد کہا ہے محدثین نے اس کو چھوڑ دیا تھا۔ ❷

امام علی بن مدینی نے فرمایا: یہ منکر الحدیث ہے اور امام مالک نے فرمایا: یہ متہم ہے، امام ابن عدی نے فرمایا: ”لا يتابع على اسانيدہ ولا على متونه وهو بين الأمر فى الضعفاء“ ❸ امام محمد بن سعد نے فرمایا: یہ کثیر الحدیث ہے، اس نے منکر حدیثیں روایت کی ہیں، اور اس کی حدیثوں سے حجت پکڑی نہیں جاتی، امام ابن خزیمہ نے فرمایا: اس کی احادیث قابل حجت نہیں، امام الخلیلی نے فرمایا: محدثین نے اس کو سخت ضعیف کہا ہے اور امام البزار نے فرمایا: یہ ضعیف ہے اور امام الساجی نے فرمایا: یہ حدیث میں ضعیف ہے، قابل حجت نہیں۔ ❹ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: یہ متروک ہے۔ ❺

(۷) ق ت: إسحاق بن يحيى بن طلحة بن عبيد الله التيمي: رأى السائب بن يزيد .

روى عن: ..... عميه إسحاق وموسى ابني طلحة، وعبد الله بن جعفر بن أبي طالب، والزهرى، ومجاهد وغيرهم .

روى عنه: ..... زهير بن معاوية، وسليمان بن بلال، ومعن القزاز، وأبوعوانه، ووکیع، وابن مهدى، وابن وهب، وابن المبارك، واسماعيل بن أبي أويس، وجماعة .

یہ راوی متروک الحدیث، منکر الحدیث، واہی الحدیث، ضعیف الحدیث اور کچھ چیز نہیں۔

❶ الضعفاء والكذابين لابن شاهين: (۵۵) . ❷ المغنى فى الضعفاء للذهبي: ۱/ ۱۰۹ . ❸ الكامل فى ضعفاء الرجال لابن عدی: ۱/ ۵۳۱، ۵۳۵ . ❹ تهذيب التهذيب لابن حجر: ۱/ ۱۵۴، ۱۵۵ . ❺ تقريب التهذيب لابن حجر: ص ۲۹ .

امام نسائی نے فرمایا: یہ متروک الحدیث ہے۔ ❶ امام دارقطنی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ ❷ امام علی بن مدینی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے اور کچھ چیز نہیں۔ ❸ امام عجمی نے فرمایا: یہ قوی نہیں۔ ❹ امام یحییٰ بن سعید نے فرمایا: ”ذاك شبه لا شيء“ امام احمد بن حنبل نے فرمایا: یہ منکر الحدیث ہے، کچھ چیز نہیں ہے، امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: یہ ضعیف ہے اس کی حدیث نہ لکھی جائے، امام ابو حاتم نے فرمایا: یہ ضعیف الحدیث ہے، قوی نہیں، امام ابو زرہ نے فرمایا: یہ واہی الحدیث ہے۔ ❺

امام احمد بن حنبل نے فرمایا: وہ شیخ متروک الحدیث ہے۔ ❻ امام عقیلی نے اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کیا ہے۔ ❼ امام عمرو بن علی نے فرمایا: وہ متروک الحدیث، منکر الحدیث ہے۔ ❸ امام ابن حبان نے فرمایا: ”ولا يعلم ویروی ولا يفهم“ ❹ امام ابن شاپین نے اس کا ذکر ”ضعفاء والكذابين“ میں کیا ہے۔ ❺ امام المحمّد ثین امام بخاری نے فرمایا: ”یتکلمون فی حفظه“ ❻ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: یہ کچھ چیز نہیں ہے۔ ❼ امام ابن الجوزی نے اس کا ذکر ”الضعفاء والمتروکین“ میں کیا ہے۔ ❽ امام ذہبی نے فرمایا: محدثین نے اس کو ضعیف کہا ہے۔ ❾ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ ❿

- 
- ❶ الضعفاء والمتروکین للنسائی: ص ۲۸۵۔ ❷ السنن الدارقطنی: ۱/ ۹۱۔ ❸ سوالات محمد بن عثمان بن أبی شیبہ لابن المدینی: (۱۸۹) ❹ تاریخ الثقات للعجمی: (۷۲)۔ ❺ الجرح والتعديل لابن أبی حاتم: ۲/ ۱۶۸۔ ❻ کتاب العلل ومعرفة الرجال لأحمد: ۲/ ۴۸۳۔ ❼ الضعفاء الكبير للعقيلي: ۱/ ۱۰۳۔ ❽ الجرح والتعديل لابن أبی حاتم: ۲/ ۱۶۸۔ ❾ کتاب المجروحین لابن حبان: ۱/ ۱۳۳۔ ❿ الضعفاء والكذابين لابن شاهين: (۵۴) ❶ التاریخ الكبير للبخاری: ۱/ ۳۷۸۔ ❷ الكامل فی ضعف الرجال لابن عدی: ۱/ ۵۴۰۔ ❸ الضعفاء والمتروکین لابن الجوزی: ۱/ ۱۰۵۔ ❹ الکاشف للذهبی: ۱/ ۶۵۔ ❺ تقریب التهذیب لابن حجر: ص ۳۰۔



(۸) خ: أسید بن زید بن نجیح الجمال الهاشمی مولاہم الکوفی:

روی عن: ..... ہشیم، والحسن بن صالح، وشریک، واللیث، وابن المبارک، وزہیر بن معاویۃ وقیس بن الریبع وجماعۃ.

روی عنه: ..... البخاری حدیثاً واحداً مقروناً بغيره، وأبو کریب، وابن وارة، وابراہیم العربی، وأبو أمیۃ الطرسوسی، واسماعیل سمویہ، والحسن بن علی بن عفان وغيرہم.

یہ راوی متروک اور ضعیف ہے وضاحت پیش خدمت ہے۔

امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: یہ کذاب ہے اور امام ابو حاتم نے فرمایا: ”یتکلمون فیہ“ ① امام عقیلی نے اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کیا ہے۔ ② امام نسائی نے فرمایا: یہ متروک الحدیث ہے۔ ③ امام ابن حبان نے فرمایا: ”اس نے ثقہ راویوں سے منکر روایتیں بیان کی ہیں اور یہ حدیث چورتھا۔“ ④ امام ابن الجوزی نے اس کا ذکر ”الضعفاء والمتروکین“ میں کیا ہے۔ ⑤ امام ابن عدی نے فرمایا: اس کی روایات کے درمیان ضعف واضح ہے اور اس نے جو عام حدیثیں روایت کی ہیں اس میں اس کی متابعت نہیں کی گئی۔ ⑥ امام ابن شاہین نے اس کا ذکر ”ضعفاء والكذابين“ میں کیا ہے۔ ⑦ امام دارقطنی نے فرمایا: یہ متروک ⑧ اور ضعیف الحدیث ہے۔ ⑨ امام ذہبی نے فرمایا: اس کو امام ابن معین نے کذاب اور اس کے علاوہ دوسرے محدثین نے ترک کر دیا ہے۔ ⑩ امام ابن ماکولا نے فرمایا: محدثین

① الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۲/ ۲۳۴ . ② الضعفاء والكبير للعقيلي: ۱/ ۲۸ .

③ الضعفاء والمتروکین للنسائی: ص ۲۸۵ . ④ کتاب المجروحین لابن حبان: ۱/ ۱۸۰ .

⑤ الضعفاء والمتروکین للجوزی: ۱/ ۱۲۴ . ⑥ الكامل فی ضعف الرجال لابن عدی: ۲/ ۸۷ .

⑦ الضعفاء والكذابين لابن شاهين: (۳) . ⑧ الضعفاء والمتروکون للدارقطنی: (۱۴۴) ⑨ موسوعة اقوال الدارقطنی: ۱/ ۱۳۵ . ⑩ دیوان

الضعفاء والمتروکین للذهبي: (۴۶۵)

نے اس کو ضعیف کہا ہے امام الزہار نے فرمایا: ”حدث باحادیث لم يتابع عليها“<sup>①</sup> امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے، ”افراط ابن معین فکذبہ ومالہ فی البخاری سوی حدیث واحد مقرون بغيره.“<sup>②</sup> امام صفی الدین احمد بن عبد اللہ الخزر جی نے فرمایا: ”وقال ابن معین: کذاب فأفراط“<sup>③</sup>

### (۹) ق: أصبغ بن نباتة التميمي الحنظلي أبو القاسم الكوفي:

**روی عن:** ..... عمر، وعلى، والحسن بن علی، وعمار بن یاسر، وأبي أيوب، وغيرهم.

**روی عنه:** ..... سعد بن طریف، والأجلح، وثابت وفطر بن خليفة، ومحمد بن السائب الكلبي وغيرهم.

یہ راوی متروک الحدیث، منکر الحدیث، کذاب اور ناقابل حجت ہے وضاحت ملاحظہ فرمائیں۔

امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: یہ کچھ چیز نہیں اور امام ابو حاتم نے فرمایا: یہ لین الحدیث (ضعیف) ہے۔<sup>④</sup> امام نسائی نے فرمایا: یہ متروک الحدیث ہے۔<sup>⑤</sup> امام جوزجانی نے فرمایا: ”زائغ“<sup>⑥</sup> امام ابو بکر بن عیاش نے فرمایا: یہ کذاب ہے اور امام محمد بن عمار نے فرمایا: یہ ضعیف ہے، امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: میں اس سے کوئی چیز روایت نہیں کرتا۔<sup>⑦</sup> امام دارقطنی نے فرمایا: یہ منکر الحدیث ہے۔<sup>⑧</sup> امام ابن حبان نے فرمایا: ”وهو ممن فتن

① تہذیب التہذیب لابن حجر: ۱/ ۲۱۸. ② تقریب التہذیب لابن حجر: ص ۳۶.

③ خلاصة تذهیب تہذیب الکمال للخرزجی: ۱/ ۹۷. ④ الجرح والتعديل لابن أبي

حاتم: ۲/ ۲۴۶. ⑤ الضعفاء والمتروکین للنسائی: ص ۲۸۶. ⑥ احوال الرجال

للعوزجانی: (۱۵) ⑦ الضعفاء والکذابين لابن شاهين: (۵۳) ⑧ الضعفاء والمتروکون

للدارقطني: (۱۱۸)

یحب علی، اتی بالطامات فی الروایات فاستحق من اجلها الترتیب ❶  
 امام عقیلی نے اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کرنے کے بعد فرمایا ہے: ”کان یقول بالرجعة“ ❷  
 امام ابن الجوزی نے اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کیا ہے۔ ❸ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا:  
 ”یہ متروک ہے، اس پر رافضی ہونے کی تہمت لگائی گئی ہے۔“ ❹ طاہر بن علی نے کہا: اس  
 کے کذاب ہونے پر محدثین کا اتفاق ہے۔ ❺ امام ابن شاپین نے اس کا ذکر ”ضعفاء“  
 میں کیا ہے۔ ❻ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: یہ ثقہ نہیں ہے، اس کی حدیث کچھ نہیں، امام عمرو  
 بن علی نے فرمایا: ”ما سمعت یحییٰ، ولا عبدالرحمن حدثا عن الأصبع بن  
 نباتة بشیء قط“ امام ابن عدی نے فرمایا: ”عامة ما یرویه عن علی لا یتابعه  
 احد علیه، وهو بین الضعف، وله عن علی اخبار وروایات، واذا  
 حدث عن الأصبع ثقة، فهو عندی لا باس بروایتہ، وانما اتی الانکار  
 من جهة من روى عنه، لأن الراوى عنه لعله یكون ضعيفا.“ ❿ امام ذہبی  
 نے فرمایا: یہ سخت ضعیف ہے۔ اور غالی شیعہ ہے۔ ❸ مزید فرمایا: محدثین نے اس کو چھوڑ دیا  
 ہے۔ ❹ امام عیسیٰ نے فرمایا: یہ ثقہ ہے امام محمد بن سعد نے فرمایا: یہ شیعہ تھا اور اس کی روایات  
 کو ضعیف کہا گیا ہے اور امام ابو احمد الحاکم نے فرمایا: محدثین کے نزدیک قوی نہیں۔ امام الساجی  
 نے فرمایا: یہ منکر الحدیث ہے، ”وذكره الفسوی فی باب من یرغب عن الراویة  
 عنهم“ اور امام البزار نے فرمایا: ”اکثر أحادیثه عن علی لا یرویها غیره“ ❿

- ❶ کتاب المجروحین لابن حبان: ۱/ ۱۷۴ . ❷ الضعفاء والكبیر للعقیلی: ۱/ ۱۲۹ .
- ❸ الضعفاء والمتروکین للجوزی: ۱/ ۱۲۶ . ❹ تقریب التہذیب لابن حجر: ص ۳۸ .
- ❺ تذکرۃ الموضوعات والضعفاء: ص ۲۴۲ . ❻ الضعفاء والکذابیین لابن شاہین:
- (۵۳) ❷ الکامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی: ۲/ ۱۰۲ . ❸ المغنی فی الضعفاء
- للذہبی: ۱/ ۱۴۱ . ❹ الکاشف للذہبی: ۱/ ۸۴ . ❺ تہذیب التہذیب لابن حجر: ۱/ ۲۳۰ .

## (۱۰) د ق: ایوب بن خوط أبو أمية البصري الحبطي:

**روی عن:** ..... نافع مولى ابن عمر ، وعامر الأحول ، وليث بن أبي سليم ، وقتادة وجماعة .

**روی عنه:** ..... الحسين بن واقد ، ومحمد بن مصعب ، وحفص بن عبد الرحمن ، وعيسى غنجار وشيبان وغيرهم .  
یہ راوی منکر الحدیث، متروک الحدیث اور حدیث میں ضعیف ہے، وضاحت ملاحظہ فرمائیں۔

امام نسائی نے فرمایا: یہ متروک الحدیث ہے۔ ❶ امام دارقطنی نے فرمایا: یہ متروک ہے۔ ❷ امام عمرو بن علی نے فرمایا: ”کان ایوب أمیالا یکتب“ اور وہ متروک الحدیث ہے، اور اہل کذب میں سے نہیں اور بہت زیادہ غلطیاں کرنے والا اور بہت زیادہ وہم کرنے والا تھا امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: اس کی حدیث نہ لکھی جائے، امام ابو حاتم نے فرمایا: یہ ضعیف الحدیث، واپسی الحدیث، متروک ہے امام ابن المبارک نے اس کو ترک کر دیا تھا اور اس کی حدیث نہ لکھی جائے۔ ❸ امام المحمّد ثین امام بخاری نے اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کیا ہے۔ ❹ امام علی بن مدینی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ ❺ امام جوزجانی نے فرمایا: یہ متروک ہے۔ ❻ امام عقیلی نے فرمایا: اس نے کثرت کے ساتھ احادیث روایت کی ہیں جس کی کوئی اصل نہیں اور نہ اُن روایات میں اس کی متابعت کی گئی ہے۔ نیز امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: یہ ضعیف ہے اس کی حدیث نہ لکھی جائے۔ ❼ امام ابن حبان نے فرمایا: یہ سخت

❶ الضعفاء والمتروکین للنسائی: ص ۲۸۴ . ❷ الضعفاء والمتروکون الدارقطنی:

(۱۰۸) ❸ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۲ / ۱۷۶ . ❹ کتاب الضعفاء للبخاری:

(۲۷) ❺ سوالات محمد بن عثمان بن أبي شيبة لابن المديني: (۲۸) ❻ احوال الرجال

للجوزجانی: (۱۴۷) ❼ الضعفاء الكبير للعقيلي: ۱ / ۱۱۰ .

منکر الحدیث ہے اس نے اپنے مشائخ سے منکر حدیثیں روایت کی ہیں۔ ❶ امام ابن شاہین نے اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کیا ہے۔ ❷ امام ابن عدی نے فرمایا: ”روی عنه أسد بن موسى أحاديث مناكير“ ❸ امام ابن الجوزی نے اس کا ذکر ”ضعفاء والمتروکین“ میں کیا ہے۔ ❹ امام ابن حزم نے فرمایا: ”هالك“ ❺ امام ذہبی نے اس کا ذکر ”ضعفاء والمتروکین“ میں کرنے کے بعد فرمایا: اس کو محدثین نے چھوڑ دیا ہے۔ ❻ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: یہ متروک ہے۔ ❼ امام الساجی نے فرمایا: اہل علم (محدثین) کا اس کی حدیث کو چھوڑنے پر اجماع ہے اور امام الحاکم ابوالاحمد نے فرمایا: محدثین کے نزدیک قوی نہیں۔ ❽ امام ابونعیم الاصبہانی نے فرمایا: اس کی حدیث نہ لکھی جائے، اور عبداللہ بن مبارک نے اس کو ترک کر دیا تھا۔ ❾ طاہر بن علی نے کہا: یہ متروک ہے۔ ❿

(II) د ت ق: أيوب بن سويد الرملی أبو مسعود السيبانی:

**روی عن:** ..... الأوزاعي، ومالك، والثوري، وابن جريج، ويحيى بن عمرو السيباني، والمثنى بن الصباح، وأسامة بن زيد، ويونس بن يزيد وغيرهم.

**روی عنه:** ..... بقية وهو أكبر منه، ودحيم، والشافعي، وابن السرح، ويونس بن عبد الأعلى، وإبراهيم بن محمد بن يوسف الفريابي، والربيع المرادي، ومحمد بن أبان البلخي، وابنه محمد بن

- ❶ كتاب المجروحين لابن حبان: ١ / ١٦٦ . ❷ الضعفاء والكذابين لابن شاهين: (٢٨) ❸ الكامل في ضعفاء الرجال لابن عدی: ٢ / ١٠ . ❹ الضعفاء والمتروکین للجوزی: ١ / ١٣٠ . ❺ المحلی لابن حزم: ١٠ / ٨٠ . ❻ دیوان الضعفاء والمتروکین للذهبی: (٥٠٩) ❼ تقریب التهذیب لابن حجر: ص ٤١ . ❽ تهذیب التهذیب لابن حجر: ١ / ٢٥٤ . ❾ کتاب الضعفاء لأبي نعیم: (٢٠) ❿ تذکرة الموضوعات والضعفاء: ص ٢٤٢ .

ایوب، و محمد بن عبد اللہ بن عبد الحکم، و بحر بن نصر وغیرہم۔  
یہ راوی متروک اور ضعیف ہے وضاحت ملاحظہ فرمائیں:

امام جوزجانی نے فرمایا: یہ وافی الحدیث ہے۔ ① امام نسائی نے فرمایا: یہ ثقہ نہیں۔ ②  
امام الحدیث امام بخاری نے فرمایا: ”یتکلمون فیہ“ ③ امام ابو حاتم نے فرمایا: یہ لین  
الحدیث (ضعیف) ہے۔ ④ امام ابن شاہین نے اس کا ذکر ”الضعفاء والکذابین“ میں  
کیا ہے۔ ⑤ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: یہ کچھ چیز نہیں ہے۔ ⑥ امام احمد بن حنبل نے فرمایا:  
یہ ضعیف ہے اور امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: وہ کچھ چیز نہیں ہے، حدیثیں چوری کرتا تھا۔ ⑦  
امام ابن الجوزی نے اس کا ذکر ”الضعفاء والمتروکین“ میں کیا ہے۔ ⑧ امام ترمذی  
نے فرمایا: امام عبد اللہ بن مبارک نے اس کی روایات کو ترک کر دیا تھا۔ ⑨ امام بیہقی نے  
فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ ⑩ امام عقیلی نے اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کرنے کے بعد نقل کیا ہے،  
امام ابن المبارک نے فرمایا: ”ارم بہ“ اور امام ابن معین نے فرمایا: ”لیس بشیء، کان  
یسرق الأحادیث، قال أهل الرملة حدث عن ابن المبارك بأحاديث ثم  
قال: حدثني أولئك الشيوخ الذي حدثني عنهم ابن المبارك“ ⑪ امام ذہبی  
نے اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کیا ہے۔ ⑫ امام یحییٰ نے فرمایا: ”ایوب بن سوید کان  
یدعی أحادیث الناس“ ⑬ طاہر بن علی نے کہا: یہ ضعیف ہے۔ ⑭ امام الاسماعیلی نے

- 
- ① احوال الرجال للجوزجانی: (۲۷۳) ② الضعفاء والمتروکین للنسائی: ص ۲۸۴۔  
③ التاريخ الكبير للبخاری: ۱/ ۳۸۷۔ ④ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۲/ ۱۷۹۔  
⑤ الضعفاء والکذابین لابن شاہین: (۲۹) ⑥ تاریخ عثمان بن سعید الدارمی: (۱۲۹)  
⑦ الكامل فی ضعفاء والرجال لابن عدی: ۲/ ۲۳۔ ⑧ الضعفاء والمتروکین للجوزی:  
۱/ ۱۳۰۔ ⑨ العلل الصغير الترمذی: ص ۲۸۰۔ ⑩ السنن الكبرى للبيهقي: ۱۰/ ۲۷۱۔  
⑪ الضعفاء الكبير للعقيلي: ۱/ ۱۱۳۔ ⑫ المغنی فی الضعفاء للذهبی: ۱/ ۱۴۷۔  
⑬ الضعفاء الكبير للعقيلي: ۱/ ۱۱۳۔ ⑭ تذكرة الموضوعات والضعفاء: ص: ۲۴۲۔

فرمایا: ”فیہ نظر“ وقال ابن یونس: ”تکلموا فیہ“ اور امام الساجی نے فرمایا: ”ضعیف ارم بہ“ ❶ امام دارقطنی نے فرمایا: یہ متروک ہے۔ ❷

(۱۲) ت: ایوب بن واقد الکوفی أبو الحسن، ويقال أبو سهل نزیل البصرة:

روی عن: ..... هشام بن عروة، ومطر، ومحمد بن عمرو، وعثمان بن حکیم .

روی عنه: ..... بشر بن معاذ العقدي، والشاذ کونی، ومحمد بن أبي بكر المقدمی وغيرهم .

یہ راوی ضعیف الحدیث، منکر الحدیث، متروک الحدیث اور ناقابل حجت ہے وضاحت پیش خدمت ہے۔

امام الحدیث امام بخاری نے فرمایا: اس کی حدیث معروف نہیں، یہ منکر الحدیث ہے۔ ❸ امام ابو حاتم نے فرمایا: وہ ضعیف الحدیث ہے اور اس کی احادیث معروف نہیں، منکر ہے اور امام احمد بن حنبل نے فرمایا: یہ ضعیف الحدیث ہے امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: یہ ثقہ نہیں۔ ❹ امام دارقطنی نے فرمایا: یہ منکر الحدیث۔ ❺ اور متروک ہے۔ ❻ امام نسائی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ ❼ امام ابن حبان نے فرمایا: ”یروی المناکیر عن المشاهیر حتی یسبق الی القلب أنه کان یتعمدها، لا یجوز الاحتجاج بخبره.“ ❽ امام ابن شاہین نے اس کا ذکر ”الضعفاء والكذابين“ میں کیا ہے۔ ❾ امام ابن عدی

❶ تہذیب التہذیب لابن حجر: ۱/ ۲۵۶ . ❷ موسوعة اقوال الدارقطنی: ۱/ ۱۴۰ .

❸ التاریخ الکبیر للبخاری: ۱/ ۳۹۵ . ❹ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۲/ ۱۸۹ .

❺ الضعفاء والمتروکون للدارقطنی: (۱۱۱) ❻ موسوعة اقوال الدارقطنی: ۱/ ۱۴۲ .

❼ الضعفاء والمتروکین للنسائی: ص ۲۸۴ . ❽ کتاب المجروحین لابن حبان: ۱/ ۱۶۹ .

❾ الضعفاء والكذابين لابن شاهين: (۲۷)

نے فرمایا: اس کی عام راویات میں متابعت نہیں کی گئی۔ ❶ امام ابو زرہ الرازی نے اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کیا ہے۔ ❷ امام عقیلی نے بھی اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کیا ہے۔ ❸ امام ابن الجوزی نے اس کا ذکر ”الضعفاء والمتروکین“ میں کیا ہے۔ ❹ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: یہ متروک ہے۔ ❺ امام ذہبی نے فرمایا: یہ سخت ضعیف ہے۔ ❻ اور محدثین نے اس کی حدیث کو ضعیف کہا ہے۔ ❼

(۱۳) ق: أبوبکر بن عبد الله بن محمد بن أبي سبرة بن أبي رهم بن عبد العزى بن أبي قيس بن عبد ود بن نصر بن مالك بن حسل بن عامر بن لؤى القرشى العامرى المدنى، قيل اسمه عبدالله:

روى عن: ..... الأعرج، وزيد بن أسلم، وصفوان بن سليم، وموسى بن عقبة، وهشام بن عروة، وشريك بن أبي نمر، وعطاء بن أبي رباح، ويحيى بن سعيد الأنصارى وإبراهيم بن محمد وجماعة.

روى عنه: ..... عبدالرزاق، وسليمان بن محمد بن أبي سبرة.

یہ راوی متروک الحدیث، منکر الحدیث اور کذاب ہے وضاحت پیش خدمت ہے۔

امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: اس کی حدیث کچھ چیز نہیں۔ ❶ امام الحدیث ابن بخاری نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ ❷ مزید امام الحدیث ابن بخاری نے فرمایا: یہ منکر الحدیث ہے۔ ❸ امام جوزجانی نے فرمایا: اس کی حدیث کو ضعیف کہا گیا ہے۔ ❹ امام نسائی نے فرمایا:

❶ الكامل فی ضعف الرجال لابن عدی: ۱ / ۱۸ . ❷ کتاب الضعفاء لأبی زرعة: ۲ / ۶۰۳ . ❸ الضعفاء الكبير للعقيلي: ۱ / ۱۱۵ . ❹ الضعفاء والمتروکین للجوزی: ۱ / ۱۳۴ . ❺ تقریب التهذیب لابن حجر: ص ۴۲ . ❻ الكاشف للذهبي: ۱ / ۹۵ . ❼ المغنی فی الضعفاء للذهبي: ۱ / ۱۵۱ . ❽ تاریخ یحییٰ بن معین: ۱ / ۱۱۶ . ❾ کتاب الضعفاء للبخاری: (۴۲۹) ❿ التاریخ الصغير للبخاری: ۲ / ۱۶۹ . ⓫ احوال الرجال للجوزجانی: (۲۴۲)



یہ متروک الحدیث ہے۔ ❶ امام ابن حبان نے فرمایا: وہ ثقہ راویوں کے نام سے حدیثیں وضع کرتا تھا اس سے حدیث لکھنا اور احتجاج پکڑنا کسی بھی صورت میں جائز نہیں۔ ❷ امام دارقطنی نے اس کا ذکر ”الضعفاء والمتروکون“ میں کیا ہے۔ ❸ امام احمد بن حنبل نے فرمایا: وہ کچھ چیز نہیں۔ ❹ امام ابن الجوزی نے بھی اس کا ذکر ”الضعفاء والمتروکین“ میں کیا ہے۔ ❺ امام بیہقی نے فرمایا: یہ ضعیف، ناقابل حجت ہے۔ ❻ امام احمد بن حنبل نے فرمایا: یہ کچھ بھی نہیں اور حدیثیں وضع کرتا تھا، اور جھوٹا ہے نیز امام ابن عدی نے فرمایا: اس کی عام روایات غیر محفوظ ہیں۔ ❼ امام علی بن مدینی نے فرمایا: یہ حدیث میں ضعیف اور منکر الحدیث ہے اور امام الحاکم ابو عبد اللہ نے فرمایا: وہ ثقہ راویوں سے موضوع حدیثیں روایت کرتا تھا۔ ❽ امام ذہبی نے اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کیا ہے اور فرمایا: کہ محدثین نے اس کو چھوڑ دیا ہے۔ ❾ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: اس پر وضع کا طعن ہے۔ ❿ طاہر بن علی نے کہا: یہ متروک ہے۔ ⓫

(۱۳) د ت ق: أبوبکر بن عبد الله بن أبي مریم الغسانی الشامي، وقد ينسب إلى جدّه، قيل اسمه بکیر، وقيل عبدالسلام:

روى عن: ..... أبيه وابن عمه الوليد بن سفيان بن أبي مریم، وحکیم بن عمیر، وراشد بن سعد، وضمرة بن حبيب، وخالد بن معدان، وعطية بن قيس، وعمیر بن هانی وغيرهم.

- ❶ الضعفاء والمتروکین للنسائی: ص ۳۰۸. ❷ کتاب المجروحین لابن حبان: ۳/ ۱۴۷. ❸ الضعفاء والمتروکون للدارقطنی: (۶۱۲) ❹ العلل ومعرفة الرجال لأحمد: ۳/ ۵۱. ❺ الضعفاء والمتروکین للجوزی: ۳/ ۲۲۸. ❻ السنن الکبری للبیہقی: ۱۰/ ۳۴۶. ❼ الکامل فی ضعف الرجال لابن عدی: ۹/ ۱۹۷. ❽ تهذیب التهذیب لابن حجر: ۶/ ۳۰۵. ❾ المغنی فی الضعفاء للذهبی: ۲/ ۵۷۳. ❿ تقریب التهذیب لابن حجر: ص ۳۹۶. ⓫ تذکرة الموضوعات والضعفاء: ص ۳۰۸.

**روی عنه:** ..... عبد اللہ بن المبارک، وعیسیٰ بن یونس، وإسماعیل بن عیاش، والولید بن مسلم، وبقیة بن الولید، وأبو المغيرة الخولانی، وأبو الیمان وغيرهم.

یہ راوی ضعیف، متروک اور منکر الحدیث ہے۔ وضاحت ملاحظہ فرمائیں:

امام احمد بن حنبل نے فرمایا: یہ ضعیف ہے اور امام عیسیٰ بن یونس اس سے راضی نہیں تھے۔ امام ابو حاتم نے فرمایا: ”ضعیف الحدیث طرقتہ نصوص فاخذوا متاعه فاختلط“ اور امام ابو زرعة رازی نے فرمایا: یہ ضعیف الحدیث، منکر الحدیث ہے۔ ① امام نسائی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ ② امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: وہ ضعیف الحدیث ہے اور یہ راوی الاحوص (ضعیف، متروک) سے قوی ہے۔ ③ مزید فرمایا: اس کی حدیث کچھ چیز نہیں۔ ④ امام عقیلی نے اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کیا ہے۔ ⑤ امام دارقطنی نے فرمایا: یہ متروک۔ ⑥ اور ضعیف ہے۔ ⑦ امام ابن حزم نے فرمایا: یہ کذاب ہے۔ ⑧ امام جوزجانی نے فرمایا: ”لیس بالقوی فی الحدیث، وهو متماسک.“ ⑨ امام ابن الجوزی نے اس کا ذکر ”الضعفاء والمتروکین“ میں کیا ہے۔ ⑩ امام ابن حبان نے فرمایا: ”کان من خیار اهل الشام لکن کان ردی الحفظ، یحدث بالشیء فیهم فکثر ذلك منه حتی استحق التروک.“ ⑪ امام ابن عدی نے فرمایا: ”والغالب علی حدیثه الغرائب، وقل من یوافقه علیه من الثقات وأحادیثه

- 
- ① الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۲/ ۳۲۸. ② الضعفاء والمتروکین للنسائی: ص ۳۰۸. ③ سوالات ابن الجندی لیحي بن معین: (۱۷۱) ④ تاریخ یحي بن معین: ۲/ ۳۳۷. ⑤ الضعفاء الكبير للعقيلي: ۳/ ۳۱۰. ⑥ موسوعة اقوال الدارقطني: ۲/ ۷۳۹. ⑦ السنن الدارقطني: ۱/ ۱۰۴. ⑧ المحلی لابن حزم: ۱/ ۲۳۱. ⑨ احوال الرجال للجوزجانی: (۳۰۸) ⑩ الضعفاء والمتروکین للجوزی: ۳/ ۲۲۸. ⑪ کتاب المجروحین لابن حبان: ۳/ ۱۴۶.

صالحة، وهو ممن لا يحتج بحديثه (ولكن يكتب حديثه) ❶ امام ذہبی نے فرمایا: اس کی حدیث صحیح نہیں۔ ❷ مزید فرمایا: ”ضعفوه، له علم وديانة“ ❸ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: ”ضعيف وكان قد سرق بيته فاختلط“ ❹ امام محمد بن سعد نے فرمایا: اس نے بہت زیادہ حدیثیں روایت کی ہیں یہ ضعیف ہے۔ ❺

(۱۵) ق: أبوبكر الهذلي البصري اسمه سلمى بن عبد الله بن سلمى، وقيل اسمه روح، وهو ابن بنت حميد بن عبد الرحمن الحميري:

روى عن:..... الحسن البصري، وابن سيرين، والشعبي، وعكرمة، وأبي الزبير، وقتادة، وأبي المليح الهذلي، وشهر بن حوشب، ومحاذة العدوية وغيرهم.

روى عنه:..... ابن جريج وهو من أقرانه، وسليمان التيمي وهو أكبر منه، وإسماعيل بن عياش، ووكيع، وأيوب بن سويد الرملی، وابن عيينة، وشبابة بن سوار وآخرون.

یہ راوی متروک، منکر الحدیث اور سخت ضعیف ہے۔ وضاحت ملاحظہ فرمائیں:

امام نسائی نے فرمایا: وہ متروک الحدیث ہے۔ ❶ امام جوزجانی نے فرمایا: ”یضعف حدیثه، وكان من علماء الناس بايامهم“ ❷ امام المحمّد ثین امام بخاری نے فرمایا: یہ محدثین کے نزدیک حافظ نہیں۔ ❸ امام ابن حزم نے فرمایا: یہ سخت ضعیف ہے۔ ❹ امام

❶ الكامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی: ۲/ ۲۱۳. ❷ دیوان الضعفاء والمتروکین

للذهبی: (۴۸۷۳) ❸ الکاشف للذهبی: ۳/ ۲۷۵. ❹ تقریب التہذیب لابن حجر: ص

۳۹۶. ❺ تہذیب التہذیب لابن حجر: ۶/ ۳۰۶. ❻ الضعفاء والمتروکین للنسائی:

ص ۲۹۳. ❽ احوال الرجال للجوزجانی: (۲۰۲) ❾ التاریخ الأوسط للبخاری: ۲/

۷۸. ❿ المحلی لابن حزم: ۲/ ۱۳.

دارقطنی نے فرمایا: یہ ضعیف اور متروک ہے۔ ❶ امام یعقوب بن سفیان الفسوی نے فرمایا: اور وہ ضعیف ہے، اس کی حدیث کچھ چیز نہیں۔ ❷ امام یحییٰ بن سعید اس سے راضی نہ تھا، اور امام عبدالرحمن اس سے احادیث روایت نہیں کرتے تھے، امام ابو حاتم نے فرمایا: یہ قوی نہیں، لیکن الحدیث (ضعیف) ہے، اس کی حدیث لکھی جائے اور قابل حجت نہیں۔ امام ابو زرہ رازی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ ❸ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: یہ ثقہ نہیں ہے اور امام غندر نے فرمایا: یہ کذاب ہے۔ ❹ مزید فرمایا: یہ کچھ چیز نہیں۔ ❺ امام ابن عمار الموصلی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ ❻ امام ابن حبان نے فرمایا: یہ ثقہ راویوں سے موضوع (جھوٹی) روایات بیان کرتا ہے۔ ❼ امام ابو زرہ رازی نے اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کیا ہے۔ ❽ امام ابن عدی نے فرمایا: اس کی عام روایات میں متابعت نہیں کی گئی۔ ❾ امام ذہبی نے فرمایا: ”واہ“ یعنی سخت ضعیف ہے۔ ❿ مزید فرمایا: اس کے ضعیف ہونے پر محدثین کا اجماع ہے۔ ⓫ نیز امام ذہبی نے فرمایا: ”أحد المتروکین“ ⓬ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: وہ اخباری، متروک الحدیث ہے۔ ⓭ امام نسائی نے فرمایا: یہ ثقہ نہیں، اور اس کی حدیث نہ لکھی جائے، امام علی بن الجنید نے فرمایا: یہ متروک الحدیث ہے، امام علی بن عبداللہ نے فرمایا: وہ ضعیف، کچھ چیز نہیں اور امام ابوالاسحاق نے فرمایا: قابل حجت نہیں، امام ابو احمد الحاکم نے فرمایا: محدثین کے نزدیک قوی نہیں۔ ⓮

- 
- ❶ السنن الدارقطنی: ۱/ ۴۷، ۲/ ۱۰۷۔ ❷ المعرفة والتاریخ للفسوی: ۲/ ۷۴۔  
 ❸ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۴/ ۲۸۸۔ ❹ تاریخ یحییٰ بن معین: ۲/ ۱۸۶۔  
 ❺ تاریخ عثمان بن سعید الدارمی: (۳۷۶) ❻ الضعفاء والکذابين لابن شاهين (۲۵۷)  
 ❼ کتاب المجروحین لابن حبان: ۱/ ۳۵۹۔ ❽ کتاب الضعفاء لأبي زرعة: ۲/ ۶۲۴۔  
 ❾ الکامل فی ضعف الرجال لابن عدی: ۴/ ۳۴۶۔ ❿ الکاشف للذهبی: ۳/ ۲۷۹۔  
 ⓫ دیوان الضعفاء والمتروکین للذهبی: (۴۸۷۲) ❷ المغنی فی الضعفاء للذهبی: ۲/ ۵۷۲۔  
 ⓬ تقریب التهذیب لابن حجر: ص، ۳۹۷۔ ⓭ تهذیب التهذیب لابن حجر: ۶/ ۳۱۶۔

امام ابن شاہین نے اس کا ذکر ”الضعفاء والكذابين“ میں کیا ہے۔<sup>①</sup> امام ابن الجوزی نے بھی اس کا ذکر ”الضعفاء والمتروکین“ میں کیا ہے۔<sup>②</sup>

### حرف (ب)

(۱۲) ۴: باذام ويقال باذان أبو صالح مولى أم هانئ بنت أبي طالب:

روى عن: ..... على، وابن عباس، وأبي هريرة، ومولانہ أم هانئ.  
روى عنه: ..... الأعمش، وإسماعيل السدي، وسماك بن حرب، وأبو قلابه، ومحمد بن جحادة، والكلبي، وسفيان الثوري وغيرهم.  
اس راوی کو جمہور محدثین نے ضعیف کہا ہے اور ناقابل حجت ہے، یہ راوی ضعیف ہونے کے ساتھ مدلس بھی ہے۔<sup>③</sup> مزید وضاحت ملاحظہ فرمائیں۔

امام جوزجانی نے فرمایا: ”کان يقال: أنه دوزن غير محمود، سمعت من حدثني عن علي قال: سمعت يحيى بن سعيد عن سفيان عن الكلبي قال: قال أبو صالح: كل ما حدثك كذب.“<sup>④</sup> امام نسائی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔<sup>⑤</sup> امام دارقطنی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔<sup>⑥</sup> امام ابو زرعہ رازی نے اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کیا ہے۔<sup>⑦</sup> امام المحمّد ثین امام بخاری نے اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کرنے کے بعد فرمایا: امام عبد الرحمن بن مہدی نے اس کی حدیث کو ترک کر دیا تھا۔<sup>⑧</sup> امام عقیلی نے بھی اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کیا ہے۔<sup>⑨</sup> امام یحییٰ بن سعید نے فرمایا: ”لم أر أحدا من

① الضعفاء والكذابين لابن شاهين: (٢٥٧) ② الضعفاء والمتروکین للجوزی: ٢ / ١٢ . ③ الفتح المبين في تحقيق طبقات المدلسين: ص ١٠٢ . ④ احوال الرجال للجوزجانی: (٦٤) ⑤ الضعفاء والمتروکین للنسائی: ص ٢٨٦ . ⑥ السنن الدارقطنی: ٢٦٢ / ٤ . ⑦ کتاب الضعفاء لأبي زرعہ: ٢ / ٦٠٤ . ⑧ کتاب الضعفاء للبخاری: (٤٤) ⑨ الضعفاء الكبير للعقيلي: ١ / ١٦٥ .

أصحابنا ترك أبا صالح مولى أم هانئ، وما سمعت أحداً من الناس يقول فيه شيئاً، ولم يتركه شعبة، ولا زائدة، ولا عبدالله ابن عثمان“ امام احمد بن حنبل نے فرمایا: ”کان عبدالرحمن بن مہدی ترک حدیث اُبی صالح باذام، وکان فی کتاب عن السدی عن اُبی صالح فترکہ، ولم یحدثنا به“ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: ”أبو صالح مولى أم هانئ ليس به باس، فاذا روى عنه الكلبي فليس بشيئا، واذا روى عنه غير الكلبي، فليس به باس، لان الكلبي يحدث به مرة من رأيه، ومرة عن أبي صالح، ومرة عن أبي صالح، عن ابن عباس“

امام ابو حاتم نے فرمایا: وہ صالح الحدیث ہے، اس کی حدیث لکھی جائے (متابع میں) اور یہ قابلِ حجت نہیں۔ ❶ امام ابن حبان نے اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کرنے کے بعد فرمایا: امام یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ضعیف الحدیث ہے۔ ❷ امام علی بن مدینی نے فرمایا: ”ليس بذاك ضعيف“ ❸ امام مفضل بن مغيرة نے فرمایا: کان أبو صالح صاحب الكلبي يعلم الصبيان ويضعف تفسيره، قال: كتباً أصابها. قال: نعجب ممن يروى عنه“ امام ابن عدی نے فرمایا: ”عامّة ما يرويه تفسير، وما أقل ماله، من المسند وفي ذلك التفسير ما لم يتابعه عليه أهل التفسير، ولم أعلم أحداً من المتقدمين رضيّه.“ ❹ امام ابن الجوزی نے اس کا ذکر ”ضعفاء والمتروکین“ میں کرنے کے بعد فرمایا: اور ابو الفتح الازدی نے کہا: وہ کذاب ہے۔ ❺ امام بیہقی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے، اس کی حدیث قابلِ حجت نہیں۔ ❻ امام عجمی نے

❶ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۲/ ۳۵۶. ❷ كتاب المجروحين لابن حبان: ۱/ ۱۸۵. ❸ سوالات محمد بن عثمان بن أبي شيبة لابن المديني: (۱۱۸) ❹ الكامل في ضعفاء الرجال لابن عدی: ۲/ ۲۵۷. ❺ الضعفاء والمتروکین للجوزی: ۱/ ۱۳۵. ❻ السنن الكبرى للبيهقي: ۸/ ۱۲۳.

فرمایا: یہ ثقہ ہے۔ ❶ امام عبدالحق نے فرمایا: وہ سخت ضعیف ہے، اور امام ابو احمد الحاکم نے فرمایا: محدثین کے نزدیک قوی نہیں۔ ❷ امام ذہبی نے فرمایا: یہ ضعیف الحدیث ہے۔ ❸ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: ”ضعیف یرسل“ ❹

(۱۷) بخ د ت ق : بشر بن رافع الحارثی أبو الأسباط النجرانی امامہا ومفتیہا:

روی عن: ..... یحیی بن أبی کثیر، وأبی عبد اللہ الدوسی ابن عم أبی هريرة، وعبد اللہ بن سلیمان بن جنادة بن أبی أمیة، وابن عجلان وغيرهم .

روی عنه: ..... شیخہ یحیی، وحاتم بن إسماعیل، وصفوان بن عیسی، وعبدالرزاق، وغيرهم .

یہ راوی متروک الحدیث، منکر الحدیث اور حدیث میں ضعیف ہے وضاحت ملاحظہ فرمائیں۔

امام دارقطنی نے فرمایا: وہ منکر الحدیث ہے۔ ❶ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: ”شیخ کوفی یحدث بمناکیر“ امام ابو حاتم نے فرمایا: ”أبو الأسباط بشر بن رافع الحارثی ضعیف الحدیث، منکر الحدیث، لا تری له حدیثاً قائماً“ ❷ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: لیس بہ باس، ❸ مزید فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ ❹ امام عقیلی نے اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کرنے کے بعد فرمایا: ”وکلها لا یتابع علیہا بشر بن

- ❶ تاریخ الثقات للعجلی: (۱۳۳) ❷ تہذیب التہذیب لابن حجر: ۱ / ۲۶۳ . ❸ دیوان الضعفاء والمتروکین للذہبی: (۵۴۴) ❹ تقریب التہذیب لابن حجر: ص (۴۲) ❺ الضعفاء والمتروکون للدارقطنی: (۱۲۴) ❻ الجرح والتعديل لابن أبی حاتم: ۲ / ۲۷۹ . ❼ تاریخ یحییٰ بن معین: ۱ / ۹۹ . ❽ الضعفاء والکذابين لابن شاہین: (۷۶)

رافع الا من هو قریب منه فی الضعفی“ ❶ امام احمد بن حنبل نے فرمایا: وہ کچھ چیز نہیں، ضعیف الحدیث ہے۔ ❷ امام یعقوب بن سفیان القسوی نے فرمایا: یہ لین الحدیث (ضعیف) ہے۔ ❸ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: یہ کچھ چیز نہیں۔ ❹ امام ابن حبان نے فرمایا: یہ یحییٰ بن ابی کثیر سے موضوع (جھوٹی) اشیاء روایت کرتا تھا، حدیث میں پختگی نہ تھی۔ ❺ امام ابن الجوزی نے اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کیا ہے۔ ❻ امام ابن شاہین نے بھی اس کا ذکر ”الضعفاء والکذابین“ میں کیا ہے۔ ❼ امام نسائی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ ❽ امام بیہقی نے فرمایا: یہ قوی نہیں ہے۔ ❾ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث میں ضعیف ہے۔ امام الحاکم ابو احمد نے فرمایا: محدثین کے نزدیک قوی نہیں، امام ابن عبدالبر نے فرمایا: وہ محدثین کے نزدیک ضعیف، منکر الحدیث ہے، اور محدثین کا اس کی حدیث پر انکار کرنے پر اتفاق ہے۔ ❿ امام ذہبی نے اس کا ذکر ”ضعفاء والمتروکین“ میں کرنے کے بعد فرمایا: یہ قابل حجت نہیں۔ ⓫ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: یہ فقیہ، ضعیف الحدیث ہے۔ ⓬

### (۱۸) ق: بشر بن نمیر القشیری البصري:

**روی عن:** ..... مکحول، والقاسم صاحب أبي أمامة، وحسين بن عبد الله بن ضميرة.

**روی عنه:** ..... إبراهيم بن طهمان، وأبو إسحاق الفزاري،

- ❶ الضعفاء الكبير للعقيلي: ۱/ ۱۴۰. ❷ كتاب العلل ومعرفة الرجال لأحمد: ۱/ ۵۴۶. ❸ المعرفة والتاريخ للقسوي: ۳/ ۲۱۰. ❹ سوالات ابن الجنيدي ليحيى بن معين: (۴۳) ❺ كتاب المجروحين لابن حبان: ۱/ ۱۸۸. ❻ الضعفاء والمتروكين للجوزي: ۱/ ۱۴۲. ❼ الضعفاء والکذابين لابن شاهين: (۷۶) ❽ الكامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی: ۲/ ۱۶۴. ❾ السنن الكبرى للبيهقي: ۲/ ۲۴۳. ❿ تهذيب التهذيب لابن حجر: ۱/ ۲۸۳. ⓫ ديوان الضعفاء والمتروكين للذهبي: (۵۸۹) ⓬ تقريب التهذيب لابن حجر: ص ۴۴.



وإسرائيل، وحماد بن زيد، ويزيد بن زريع، وابن وهب، ويزيد بن هارون، ويحيى بن العلاء، سهيل بن أبي صالح وهو من أقرانه، وجماعة.

یہ راوی، کذاب، متروک، منکر الحدیث اور سخت ضعیف ہے وضاحت ملاحظہ فرمائیں:

امام الحدیث امام بخاری نے فرمایا: یہ منکر الحدیث ہے۔<sup>①</sup> مزید فرمایا: یہ مضطرب ہے، امام علی بن مدینی نے اس کو چھوڑ دیا تھا۔<sup>②</sup> امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: یہ ثقہ نہیں۔<sup>③</sup> مزید فرمایا: وہ کچھ چیز نہیں۔<sup>④</sup> امام احمد بن حنبل نے فرمایا: محدثین نے اس کی حدیث کو چھوڑ دیا ہے۔<sup>⑤</sup> امام یعقوب بن سفیان الفسوی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے، اور امام علی بن المدینی نے اس کو چھوڑ دیا تھا۔<sup>⑥</sup> امام دارقطنی نے فرمایا: یہ متروک ہے۔<sup>⑦</sup> امام جوزجانی نے فرمایا: ”غیر ثقہ“<sup>⑧</sup> امام یحییٰ بن سعید القطان نے اس کو ترک کر دیا تھا، امام ابو حاتم نے فرمایا: یہ متروک الحدیث ہے۔<sup>⑨</sup> امام ابوزرعہ رازی نے اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کیا ہے۔<sup>⑩</sup> امام ابن شاہین نے بھی اس کا ذکر ”ضعفاء والمتروکین“ میں کیا ہے۔<sup>⑪</sup> امام ابن الجوزی نے بھی اس کا ذکر ”ضعفاء والمتروکین“ میں کیا ہے۔<sup>⑫</sup> امام ابن حبان نے فرمایا: ”منکر الحدیث جدا، فلا أدری التخليط في حديثه من القاسم أو منها معا؟ لأن القاسم ليس بشيء في الحديث“<sup>⑬</sup> امام عقیلی نے اس کا ذکر

① کتاب الضعفاء للبخاری: (۳۹) ② التاريخ الكبير للبخاری: ۷۱ / ۲. ③ تاریخ یحی بن معین: ۲ / ۲۴۰. ④ سوالات ابن الجندی لیحیی بن معین: (۶۰۷) ⑤ کتاب العلل ومعرفة الرجال لأحمد: ۲ / ۴۷۱. ⑥ المعرفة والتاريخ للفسوی: ۳ / ۲۱۱. ⑦ الضعفاء والمتروکون للدارقطنی: (۱۲۵) ⑧ احوال الرجال للجوزجانی: (۲۹۲) ⑨ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۲ / ۲۹۰. ⑩ کتاب الضعفاء لأبي زرعة: ۲ / ۶۰۳. ⑪ الضعفاء والكذابين لابن شاهين: (۷۷). ⑫ الضعفاء والمتروکين للجوزی: ۱ / ۱۴۴. ⑬ کتاب المجروحین لابن حبان: ۱ / ۱۸۷.

”ضعفاء“ میں کیا ہے۔ ❶ امام نسائی نے فرمایا: یہ متروک الحدیث ہے۔ امام ابن عدی نے فرمایا: اس کی عام روایات میں متابعت نہیں کی گئی، اور وہ ضعیف ہے۔ ❷ امام یحییٰ بن سعید نے فرمایا: ”کان رکنا من ارکان الکذب“ ❸ امام ذہبی نے فرمایا: محدثین نے اس کو ترک کر دیا ہے۔ ❹ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: ”متروک متهم“ ❺ طاہر بن علی نے کہا: یہ متروک ہے۔ ❻

(۱۹) ق: بشیر بن میمون الخراسانی ثم الواسطی أبو صیفی:

روی عن: ..... أشعث بن سوار الكوفي، وجعفر الصادق، وسعيد المقبري، وعطاء (الخراساني) وعكرمة، ومجاهد (بن جبير) وغيرهم.

روی عنه: ..... أحمد بن عاصم العباداني، وعلي بن حجر، والحسن بن عرفة، وإسحاق بن أبي إسرائيل وغيرهم.

یہ راوی منکر الحدیث، متروک الحدیث اور کذاب ہے وضاحت ملاحظہ فرمائیں:

امام الحدیث امام بخاری نے فرمایا: یہ منکر الحدیث ہے۔ ❶ مزید فرمایا: اس پر حدیثیں وضع کرنے کی تہمت لگائی گئی ہے۔ ❷ امام نسائی نے فرمایا: وہ متروک الحدیث ہے۔ ❸ امام جوزجانی نے فرمایا: ”غیر ثقہ“ ❹ امام ابن حبان نے فرمایا: ”یخطئ کثیر حتی خرج عن حد الاحتجاج به اذا انفرد“ ❺ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: ”اجتمع الناس

❶ الضعفاء الكبير للعقيلي: ۱/ ۱۳۸ . ❷ الكامل في ضعفاء الرجال لابن عدی: ۲/

۱۵۵ . ❸ الضعفاء والمتروکین للجوزی: ۱/ ۱۴۴ . ❹ الکاشف للذہبی: ۱/ ۱۰۴ .

❺ تقریب التہذیب لابن حجر: ص ۴۵ . ❻ تذکرۃ الموضوعات والضعفاء: ص ۲۴۴ .

❼ کتاب الضعفاء للبخاری: (۴۲) ❽ التاریخ الأوسط للبخاری: ۲/ ۱۸۴ .

❾ الضعفاء والمتروکین للنسائی: ص ۲۸۶ . ❿ احوال الرجال للجوزجانی: (۲۶۷)

⓫ کتاب المجروحین لابن حبان: ۱/ ۱۹۲ .

علی طرح (حدیث) ہولاء النفر فذکبر منهم بشیر بن میمون ، قدم بغداد“ یروی عن سعید بن أبی سعید المقبری“ امام ابن عدی نے فرمایا: اس کی عام احادیث غیر محفوظ ہیں، ان روایات میں اس کی متابعت نہیں کی گئی اور وہ ضعیف ہے۔ ① امام عقیلی نے اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کرنے کے بعد فرمایا: اس کی احادیث غیر محفوظ ہیں، اس میں اس کی متابعت نہیں کی گئی اور امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: اس کی حدیث نہ لکھی جائے۔ ② امام ابن الجوزی نے اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کیا ہے۔ ③ امام ابو حاتم نے فرمایا: وہ حدیث میں ضعیف ہے اور اس کی عام روایتیں منکر ہیں، اس کی حدیث ضعیفاء میں لکھی جائے گی۔ امام ابوزرعمہ رازی نے فرمایا: ”ضعیف الحدیث ، ولم يمنع من قراءة حدیثه“ ④ امام احمد بن حنبل نے فرمایا: یہ کچھ چیز نہیں۔ ⑤ امام دارقطنی نے اس کا ذکر ”الضعفاء والمتروکون“ میں کیا ہے۔ ⑥ مزید فرمایا: یہ متروک ہے۔ ⑦ امام ابونعیم الاصبہانی نے فرمایا: اس نے مجاہد، عکرمہ اور سعید المقبری سے منکر روایتیں روایت کی ہیں اور امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: اس کی حدیث نہ لکھی جائے۔ ⑧ امام ابوزرعمہ نے اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کیا ہے۔ ⑨ امام ذہبی نے فرمایا: وہ متروک ہے۔ ⑩ مزید فرمایا: محدثین نے اس کو چھوڑ دیا تھا اور اس پر وضع کی تہمت لگائی گئی ہے۔ ⑪ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: ”متروک متهم“ ⑫ امام عمرو بن علی نے فرمایا: یہ حدیث میں ضعیف ہے۔ ⑬

- ① الكامل فی ضعف الرجال لابن عدی: ۱۷۸ / ۲ . ② الضعفاء الکبیر للعقیلی: ۱ / ۱۴۵ . ③ الضعفاء والمتروکین للجوزی: ۱ / ۱۴۵ . ④ الجرح والتعديل لابن أبی حاتم: ۲ / ۳۰۱ . ⑤ کتاب العلل ومعرفة الرجال لأحمد: ۳ / ۲۹۸ . ⑥ الضعفاء والمتروکون للدارقطنی: (۱۲۹) ⑦ موسوعة اقوال الدارقطنی: ۱ / ۱۵۲ . ⑧ کتاب الضعفاء لأبی نعیم: (۳۲) . ⑨ کتاب الضعفاء لأبی زرعة: ۲ / ۶۰۴ . ⑩ دیوان الضعفاء والمتروکین للذہبی: (۶۱۴) ⑪ المغنی فی الضعفاء للذہبی: ۱ / ۱۷۰ . ⑫ تقریب التهذیب لابن حجر: ص ۴۶ . ⑬ تهذیب التهذیب لابن حجر: ۱ / ۲۹۶ .

طاہر بن علی نے کہا: یہ ضعیف ہے۔<sup>①</sup>

(۲۰) ق: بحر بن کنیز الباہلی أبو الفضل البصري المعروف بالسقاء و هو جد عمرو بن علی الفلاس:

روى عن: ..... الحسن البصري، وعبد العزيز بن أبي بكرة، وعثمان

بن ساج، وعمرو بن دينار، وعمران القصير، وقتادة، والزهرى .

روى عنه: ..... الثورى وكناه ولم يسعه، وابن عيينة، ويزيد بن

هارون، ومهران بن أبي عمر، ومسلم بن إبراهيم وعلى بن الجعد .

یہ راوی ضعیف الحدیث، متروک الحدیث اور کچھ چیز نہیں، وضاحت ملاحظہ فرمائیں:

امام نسائی نے فرمایا: یہ متروک الحدیث ہے۔<sup>②</sup> امام دارقطنی نے فرمایا: وہ متروک۔<sup>③</sup>

اور ضعیف ہے۔<sup>④</sup> امام جوزجانی نے فرمایا: یہ ساقط ہے۔<sup>⑤</sup> امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: وہ

متروک الحدیث<sup>⑥</sup> اور کچھ چیز نہیں۔<sup>⑦</sup> امام الحدیث ابن بخاری نے فرمایا: وہ محدثین کے

نزدیک قوی نہیں۔<sup>⑧</sup> امام ابن شاہین نے اس کا ذکر ”الضعفاء والكذابين“ میں کیا

ہے۔<sup>⑨</sup> امام یزید بن زریع نے فرمایا: وہ کچھ چیز نہیں، امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: اس کی

حدیث نہ لکھی جائے۔ امام ابو حاتم نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔<sup>⑩</sup> امام محمد بن سعد نے فرمایا:

وہ ضعیف ہے۔ امام ابن عدی نے فرمایا: اس کی تمام روایتیں مضطرب ہیں، اور ثقہ لوگوں کی

اسانید اور متون میں مخالفت کرتا ہے، اور اس کی احادیث میں ضعف واضح ہے۔<sup>⑪</sup> امام بیہقی

① تذكرة الموضوعات والضعفاء: ص ۲۴۴ . ② الضعفاء والمتروکین للنسائی: ص

۲۸۶ . ③ الضعفاء والمتروکون للدارقطنی: (۱۳۰) ④ السنن الدارقطنی: ۱/ ۳۳۵ .

⑤ احوال الرجال للجوزجانی: (۱۴۶) ⑥ الضعفاء والكذابين لابن شاهين: (۸۰)

⑦ سوالات ابن الجنيد ليحيى بن معين: (۹۳۲) ⑧ التاريخ الكبير للبخاري: ۲/ ۱۱۱ .

⑨ الضعفاء والكذابين لابن شاهين: (۸۰) ⑩ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۲/

۳۴۰ . ⑪ الكامل في ضعفاء الرجال لابن عدی: ۲/ ۲۲۸ .

نے فرمایا: وہ ضعیف ہے، قابلِ حجت نہیں۔ ❶ امام عقیلی نے اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کیا ہے۔ ❷ امام ابن حبان نے فرمایا: وہ فاحش الخطاء اور کثیر الوہم تھا، اس لیے ترک کر دیئے جانے کا مستحق ہے۔ ❸ امام ابن الجوزی نے بھی اس کا ذکر ”الضعفاء والمتروکین“ میں کیا ہے۔ ❹ امام ذہبی نے اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کرنے کے بعد فرمایا: اس کو محدثین نے چھوڑ دیا تھا۔ ❺ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ ❻ امام الحاکم ابوالاحمد نے فرمایا: وہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں، امام الحرلی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے، امام الساجی نے فرمایا: اس کی بیان کردہ روایتیں منکر ہیں اور وہ محدثین کے نزدیک حدیث میں قوی نہیں۔ ❼ طاہر بن علی نے کہا: یہ متروک ہے۔ ❽

### حرف (ت)

(۲۱) ت: تلید بن سلیمان المحاربی أبو سلیمان، ويقال أبو إدريس الأعرج الكوفي:

روی عن: ..... أبي الجحاف، ويحي بن سعيد الأنصاري،  
وعبد الملك بن عمير، وحمزة الزيات.

روی عنه: ..... أبو سعيد الأشج، وابن نمير، ويحي بن يحي  
النيسابوري، وأحمد بن حنبل وجماعة.

یہ راوی کذاب، متروک، منکر الحدیث اور رافضی خبیث ہے وضاحت ملاحظہ فرمائیں:

- ❶ السنن الكبرى للبيهقي: ۵/ ۳۲۷. ❷ الضعفاء الكبير للعقيلي: ۱/ ۱۵۴. ❸ كتاب  
المجروحين لابن حبان: ۱/ ۱۹۲. ❹ الضعفاء والمتروكين للجوزي: ۱/ ۱۳۵.
- ❺ المغنى في الضعفاء للذهبي: ۱/ ۱۵۲. ❻ تقريب التهذيب لابن حجر: ص ۴۲.
- ❼ تهذيب التهذيب لابن حجر: ۱/ ۲۶۵. ❽ تذكرة الموضوعات والضعفاء: ص

امام نسائی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔<sup>①</sup> امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: اس کی حدیث کچھ چیز نہیں۔<sup>②</sup> مزید فرمایا: قعد فوق سطح مع مولیٰ لعثمان بن عفان۔ فذکروا عثمان فتناوله تلید، فقام الیه مولیٰ عثمان، فأخذہ فرمی به من فوق السطح، فکسر رجليه۔<sup>③</sup> امام الحاکم ابو عبد اللہ نے فرمایا: یہ بُرے مذہب والا اور منکر الحدیث ہے، یہ ابی الحنفیہ سے موضوع (جھوٹی) احادیث روایت کرتا ہے۔ اس کو ائمہ کی جماعت نے کذاب کہا ہے۔<sup>④</sup> امام احمد بن حنبل نے فرمایا: وہ میرے نزدیک جھوٹا ہے۔<sup>⑤</sup> امام ابن شاہین نے اس کا ذکر ”الضعفاء والكذابين“ میں کیا ہے۔<sup>⑥</sup> امام ابو زرہ نے فرمایا: ”قعد يومًا على سطح، وكان أعرج فذكر عثمان بن عفان، فشمه فالفی من السطح فانكسرت رجله الأخرى فكان يمشى على عصا“<sup>⑦</sup> امام المحمّد بن امام بخاری نے فرمایا: ”تکلم يحيى بن معين في تلید ورماه“<sup>⑧</sup> امام ابن الجوزی نے اس کا ذکر ”الضعفاء والمتروکین“ میں کیا ہے۔<sup>⑨</sup> امام دارقطنی نے فرمایا: یہ حدیث میں قوی نہیں۔<sup>⑩</sup> امام عجلی نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں، اور وہ شیعہ تھا، اور مدلس تھا۔<sup>⑪</sup> امام عقیلی نے اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کرنے کے بعد فرمایا: امام ابو عمر اسماعیل بن ابراہیم کہتے ہیں: ”تلید بن سلیمان، سمعه قوم يستقص عثمان وهو على سطح فرموا به فانكسرت رجله فعرج“ نیز امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: تلید بن سلیمان کذاب تھا اور عثمان رضی اللہ عنہ کو گالیاں دیتا تھا<sup>⑫</sup> (نعوذ باللہ)

- 
- ① الضعفاء والمتروکین للنسائی: ص ۲۸۶۔ ② الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۲/ ۳۷۳۔ ③ تاریخ یحییٰ بن معین: ۱/ ۲۰۹۔ ④ المدخل الى الصحيح للحاکم: (۲۹) ⑤ احوال الرجال للجوزجانی: (۹۳) ⑥ الضعفاء والكذابين لابن شاهين (۸۱) ⑦ كتاب الضعفاء لأبي زرعة: ۲/ ۴۴۵۔ ⑧ التاريخ الكبير للبخاری: ۲/ ۱۴۲۔ ⑨ الضعفاء والمتروکین للجوزی: ۱/ ۱۵۵۔ ⑩ كتاب العلل للدارقطنی: ۱/ ۱۷۰۔ ⑪ تاریخ الثقات للعجلی: (۱۷۶) ⑫ الضعفاء الكبير للعقيلي: ۱/ ۱۷۱۔

امام ابن حبان نے فرمایا: اور وہ رافضی تھا، اور اصحاب محمد ﷺ کو گالیاں دیتا تھا (نعوذ باللہ)۔ اور اس نے اہل بیت کے بارے میں عجیب روایات بیان کی ہیں۔ ❶ امام ابن معین نے فرمایا: یہ کذاب تھا، اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو گالیاں دیتا تھا (نعوذ باللہ)، یہ دجال، فاسق، ملعون ہے، اس کی حدیث نہ لکھی جائے، اور اس پر اللہ کی اور تمام ملائکہ اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ امام ابن عدی نے فرمایا: ”وبین علی روایتہ أنه ضعیف“ ❷، امام ابو نعیم الاصبہانی نے فرمایا: یہ بُرے مذہب والا ہے، ابی الحنفیہ سے موضوع (جھوٹی) روایات روایت کرتا ہے، نسب الی الکذب والوضع لاشیء، ❸ امام ذہبی نے اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کیا ہے۔ ❹ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: یہ رافضی، ضعیف ہے۔ ❺ طاہر بن علی نے کہا: یہ رافضی، ضعیف ہے۔ ❻ تلید بن سلیمان راوی مدلس بھی ہے۔ ❼ امام یعقوب بن سفیان نے فرمایا: یہ رافضی خبیث تھا، اور امام الساجی نے فرمایا: یہ کذاب ہے۔ ❽

## (۲۲) ی د ت: تمام بن نجیح الأسدی الدمشقی نزیل حلب:

روی عن: ..... الحسن البصري، وعطاء، وعمر بن عبد العزيز  
و کعب بن ذهل وغيرهم.

روی عنه: ..... مبشر بن إسماعيل، وبقية، وإسماعيل بن عياش  
وغيرهم.

- ❶ کتاب المجروحین لابن حبان: ۱ / ۲۰۴. ❷ الکامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی: ۲ / ۲۸۷. ❸ کتاب الضعفاء لأبي نعیم: (۳۷) ❹ المغنی فی الضعفاء للذهبی: ۱ / ۱۸۴. ❺ تقریب التهذیب لابن حجر: ص ۴۹. ❻ تذکرۃ الموضوعات والضعفاء: ص ۲۴۵. ❼ الفتح المبین فی تحقیق طبقات المدلسین: ص ۷۵. ❽ تهذیب التهذیب لابن حجر: ۱ / ۳۲۱.

یہ راوی متروک، منکر الحدیث اور جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف ہے وضاحت ملاحظہ فرمائیں:

امام ابو زرہ رازی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ ❶ امام نسائی نے فرمایا: ”لا یعجبنی حدیثہ“ ❷ امام المحمّد ثین امام بخاری نے فرمایا: ”فیہ نظر“ یعنی یہ متروک و متہم ہے۔ ❸ امام ابن حبان نے فرمایا: اس کی حدیثیں انتہائی منکر ہیں، یہ ثقہ راویوں سے موضوع اشیا روایت کرتا ہے۔ ❹ امام ابو حاتم نے فرمایا: یہ منکر الحدیث، گیا گزرا ہے، امام ابو زرہ نے فرمایا: یہ قوی نہیں، ضعیف ہے اور امام احمد بن حنبل نے فرمایا: ”ما أعرفه، یعنی ما أعرف حقيقة أمره“ ❺ امام عقیلی نے اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کیا ہے۔ ❻ امام ابن عدی نے فرمایا: اس کی عام روایات میں ثقہ راویوں کی متابعت نہیں کی گئی۔ ❼ امام ابن الجوزی نے اس کا ذکر ”الضعفاء والمتروکین“ میں کیا ہے۔ ❽ امام ذہبی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ ❾ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ ❿

### حرف (ث)

(۲۳) ت عس ق: ثابت بن أبي صفيه، واسمه دينار وقيل سعيد أبو حمزة الثمالي الأزدي الكوفي مولی المهلب:

روی عن:..... أنس، والشعبي، وأبي إسحاق، وزاذان أبي عمرو،

- ❶ کتاب الضعفاء لأبي زرعة: ۲ / ۵۴۸ . ❷ الضعفاء والمتروکین للنسائی: ص ۲۸۶ .
- ❸ التاريخ الكبير للبخاری: ۲ / ۱۴۰ . ❹ کتاب المجروحین لابن حبان: ۱ / ۲۰۴ .
- ❺ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۲ / ۳۷۰، ۳۷۱ . ❻ الضعفاء الكبير للعقيلي: ۱ / ۱۶۹ .
- ❼ الكامل فی ضعف الرجال لابن عدی: ۲ / ۲۷۹ . ❽ الضعفاء والمتروکین للجوزی: ۱ / ۱۵۵ . ❾ الکاشف للذهبی: ۱ / ۱۱۳ . ❿ تقریب التهذیب لابن حجر: ص ۴۹ .



وسالم بن أبي الجعد، وأبي جعفر الباقر وغيرهم .

**روی عنه:** ..... الثوری، وشریک، وحفص بن غیاث، وأبو أسامة، وعبد الملك بن أبي سليمان، وأبو نعیم، ووکیع، وعبيد الله بن موسى وعدة .

یہ راوی، متروک، منکر الحدیث اور رافضی ہے وضاحت ملاحظہ فرمائیں:

امام جوزجانی نے فرمایا: یہ وہابی الحدیث ہے۔ ❶ امام احمد بن حنبل نے فرمایا: یہ ضعیف الحدیث، کچھ چیز نہیں۔ ❷ امام یعقوب بن سفیان القسوی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ ❸ امام نسائی نے فرمایا: یہ قوی نہیں۔ ❹ امام دارقطنی نے فرمایا: یہ متروک ہے۔ ❺ امام ابو زرہ رازی نے فرمایا: یہ وہابی الحدیث ہے۔ ❻ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ ❼ امام ابن الجوزی نے اس کا ذکر ”الضعفاء والمتروکین“ میں کیا ہے۔ ❽ امام عقیلی نے بھی اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کیا ہے۔ ❾ امام ابن حبان نے فرمایا: ”کثیر الوهم فی الأخبار حتی خرج عن حد الا حتجاج به اذا انفرد مع غلوم فی تشیعہ“ ❿ امام ابن شاہین نے اس کا ذکر ”الضعفاء والکذابین“ میں کیا ہے۔ ⓫ امام حفص بن غیاث نے اس کی حدیث کو چھوڑ دیا تھا، امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: وہ کچھ چیز نہیں، امام ابو حاتم نے فرمایا: وہ لین الحدیث (ضعیف) ہے، اس کی حدیث لکھی جائے، اور قابل حجت

❶ احوال الرجال للجوزجانی: (۸۲) ❷ کتاب العلل ومعرفة الرجال لأحمد: ۹۶ / ۳ .

❸ المعرفة والتاریخ للقسوی: ۱۵۸ / ۳ . ❹ الضعفاء والمتروکین للنسائی: ص ۲۸۷ .

❺ موسوعة اقوال الدارقطنی: ۱ / ۱۶۱ . ❻ کتاب الضعفاء لأبی زرعة: ۲ / ۴۲۸ .

❼ الضعفاء والکذابین لابن شاہین: (۸۳) ❽ الضعفاء والمتروکین للجوزی: ۱ / ۱۵۸ .

❾ الضعفاء الكبير للعقيلي: ۱ / ۱۷۲ . ❿ کتاب المجروحین لابن حبان: ۱ / ۲۰۶ .

⓫ الضعفاء والکذابین لابن شاہین (۸۳)

نہیں، امام ابو زرہ نے فرمایا: وہ کوئی کمزور ہے۔ ❶ امام ابن حماد نے فرمایا: یہ ثقہ نہیں، اور امام نسائی نے فرمایا: یہ ثقہ نہیں، اور امام ابن عدی نے فرمایا: اس کی روایات کے درمیان ضعف واضح ہے، اور وہ ضعف کے قریب ہیں۔ ❷ امام یزید بن ہارون نے فرمایا: ”کان یؤمن بالرجعة“ نیز امام یحییٰ اور امام عبدالرحمن اس سے حدیث روایت نہیں کرتے تھے۔ ❸ امام ذہبی نے فرمایا: یہ سخت ضعیف ہے۔ ❹ مزید فرمایا: اس کے ضعیف ہونے پر محدثین کا اتفاق ہے۔ ❺ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: یہ ضعیف رافضی ہے۔ ❻ امام محمد بن سعد نے فرمایا: وہ ضعیف تھا، امام ابن عبدالبر نے فرمایا: ”لیس بالمتین عندہم فی حدیثہ لین“ نیز امام الدولابی اور امام ابن الجارود نے اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کیا ہے۔ ❷

(۲۴) ت: ثویر بن ابی فاختہ واسمہ سعید بن علاقة الهاشمی  
أبو الجهم الکوفی مولیٰ أن هانی، وقیل مولیٰ زوجها جعدة:

روی عن: ..... أبیه، وابن عمر، وزید بن أرقم، وابن الزبیر، ومجاهد، وأبی جعفر وغیرہم۔

روی عنه: ..... والثوری، وإسرائیل، وشعبة، وحجاج بن أوطاة  
 وعدة۔

یہ راوی ضعیف، رافضی اور ناقابل حجت ہے وضاحت پیش خدمت ہے:

امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ ❸ مزید فرمایا: یہ کچھ چیز نہیں۔ ❹ امام

- 
- ❶ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۲/ ۳۷۷، ۳۷۸. ❷ الكامل فی ضعف الرجال لابن عدی: ۲/ ۲۹۴، ۲۹۵. ❸ الضعفاء الكبير للعقيلي: ۱/ ۱۷۲. ❹ المغنی فی الضعفاء للذهبی: ۱/ ۱۸۸. ❺ دیوان الضعفاء والمتروکین للذهبی: (۶۸۴) ❻ تقرب التهذيب لابن حجر: ص ۵۰. ❷ تهذيب التهذيب لابن حجر: ۱/ ۳۳۰. ❸ سوالات ابن الجنید لیحي بن معین: (۸۴۳) ❹ تاریخ یحي بن معین: ۱/ ۲۱۰.

نسائی نے فرمایا: وہ ثقہ نہیں۔ ① امام جوزجانی نے فرمایا: یہ ضعیف الحدیث ہے۔ ② امام ابن حزم نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ ③ امام دارقطنی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ ④ مزید فرمایا: یہ متروک ہے۔ ⑤ امام ابن شاہین نے اس کا ذکر ”الضعفاء والكذابين“ میں کیا ہے۔ ⑥ امام سفیان ثوری نے فرمایا: وہ جھوٹ کا ایک رکن ہے، اور امام یحییٰ اور امام ابن مہدی اس سے حدیث روایت نہیں کرتے تھے۔ ⑦ امام ابوحاتم نے فرمایا: ”هو ضعيف مقارباً لهلال بن خباب، وحكيم بن جبیر“ امام ابو زرہ نے فرمایا: یہ کوئی قوی نہیں۔ ⑧ امام احمد بن حنبل نے فرمایا: ”ثوير بن أبي فاخته وليث بن أبي سليم (سخت ضعیف) ويزيد بن أبي زياد (سخت ضعیف) فقال: ما أقرب بعضهم من بعض“ ⑨ امام شبابہ بن سوار نے فرمایا: ”قلت ليونس بن أبي إسحاق: ثوير لأي شيء تركته؟ قال: لأنه رافضي“ نیز امام یعقوب بن سفیان الفسوی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ ⑩ امام عقیلی نے اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کرنے کے بعد فرمایا: ”ذكر لسفيان ثوير بن أبي فاخته فغمزه“ ⑪ امام عجل نے فرمایا: ”هو وابوه لا باس بهما“ ⑫ امام ابن الجوزی نے اس کا ذکر ”الضعفاء والمتروکین“ میں کیا ہے۔ ⑬ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: ”يضعفون حديثه ليس هو عندهم بشيء“ نیز امام ابن عدی نے فرمایا: ”وقد نسب الى الرفض، وضعفه جماعة، وأثر

- ① الضعفاء والمتروکین للنسائی: ص ۲۸۷ . ② احوال الرجال للجوزجانی: (۳۰)  
 ③ المحلی لابن حزم: ۷/ ۱۶۶ . ④ الضعفاء والمتروکون للدارقطنی: (۱۴۰)  
 ⑤ موسوعة اقوال الدارقطنی: ۱/ ۱۶۳ . ⑥ الضعفاء والكذابين لابن شاهين: (۸۴)  
 ⑦ التاريخ الكبير للبخاری: ۲/ ۱۶۵ . ⑧ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۲/ ۴۰۱ . ⑨ العلل ومعرفة الرجال لأحمد: ۳/ ۵۰ . ⑩ المعرفة والتاريخ للفسوی: ۳/ ۲۱۸، ۱۹۴ . ⑪ الضعفاء الكبير للعقيلي: ۱/ ۱۸۰ . ⑫ تاريخ الثقات العجلي: (۱۹۱) ⑬ الضعفاء والمتروکین للجوزی: ۱/ ۱۶۱ .

الضعف بین علی روایاتہ“ ❶ امام ابن حبان نے فرمایا: ”کان یقلب الأسانید حتی یجیء فی روایاتہ أشياء کأنها موضوعة“ ❷ امام الساجی، امام ابن الجارود اور امام أبو العرب العقيلي وغیرہم نے اس کا ”الضعفاء“ میں ذکر کیا ہے۔ ❸ امام ذہبی نے اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کرنے کے بعد فرمایا: محدثین نے اس کو ضعیف کہا ہے، اور امام سفیان ثوری نے فرمایا یہ کذاب ہے۔ ❹ مزید فرمایا: یہ سخت ضعیف ہے۔ ❺ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے، اس پر رافضی ہونے کی تہمت لگی ہے۔ ❻

### حرف (ج)

(۲۵) د ق: جابر بن یزید بن الحارث بن عبد یغوث الجعفی أبو عبد اللہ. ویقال أبو یزید الکوفی:

روی عن:..... أبي الطفيل، وأبي الضحى، وعكرمة، وعطاء، وطاؤس، وخيشمة، والمغيرة بن شبيب وجماعة.

روی عنه:..... شعبة، والثوري، وإسرائيل، والحسن بن حي، وشريك، ومسعر، ومعمر، وأبوعوانة وغيرهم.

یہ راوی کذاب، متروک، منکر الحدیث اور رافضی ہے وضاحت ملاحظہ فرمائیں:

امام نسائی نے فرمایا: یہ متروک ہے۔ ❶ امام جوزجانی نے فرمایا: یہ کذاب ہے۔ ❷ امام دارقطنی نے فرمایا: یہ ضعیف، متروک ہے اور امام ابوداؤد نے فرمایا: میرے نزدیک یہ

❶ الكامل فی ضعف الرجال لابن عدی: ۲ / ۳۱۶. ❷ کتاب المجروحین لابن حبان:

۱ / ۲۰۵. ❸ تہذیب التہذیب لابن حجر: ۱ / ۳۴۶. ❹ المغنی فی الضعفاء للذہبی:

۱ / ۱۹۴. ❺ الکاشف للذہبی: ۱ / ۱۲۰. ❻ تقریب التہذیب لابن حجر: ص ۵۲.

❷ الضعفاء والمتروکین للنسائی: ص ۲۸۷. ❸ احوال الرجال للجوزجانی: (۲۸)

حدیث اور رائے میں قوی نہیں۔ ❶ مزید فرمایا: یہ ثقہ نہیں ہے۔ ❷ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: وہ کچھ چیز نہیں ہے، اور اس کی حدیث نہ لکھی جائے نیز امام زائدہ نے فرمایا: جابر الجعفی کذاب، اور رجعت کا یقین رکھتا تھا۔ ❸ مزید امام ابن معین نے فرمایا: وہ محدثین کے نزدیک کچھ چیز نہیں، اور وہ ضعیف ہے۔ ❹ علاوہ ازیں امام ابن معین نے فرمایا: ”یضعفونہ“ ❺ امام یعقوب بن سفیان الفسوی نے فرمایا: میں نے اپنے اصحاب (محدثین) سے سنا، اس کو ضعیف کہتے تھے۔ ❻ امام ابن شاہین نے اس کا ذکر ”ضعفاء والكذابين“ میں کیا ہے۔ ❼ امام ابن الجوزی نے بھی اس کا ذکر ”الضعفاء والمتروكين“ میں کیا ہے۔ ❽

امام الحدیث امام بخاری نے فرمایا: امام یحییٰ بن سعید اور امام عبدالرحمن بن مہدی نے اس کو ترک کر دیا تھا، امام الشعمی نے فرمایا: ”یا جابر! لا تموت حتی تکذب علی رسول اللہ ﷺ“، قال: ما مضى الأيام والليالي حتى اتهم بالكذب“ ❾ امام ابن حبان نے فرمایا: جابر، عبد اللہ بن سبا کے اصحاب میں سے تھا، اور اس کا عقیدہ تھا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ دنیا میں واپس آئیں گے۔ ❿ امام محمد بن سعد نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ ⓫ امام بیہقی نے فرمایا: وہ ضعیف، اور متروک، ناقابل حجت ہے۔ ⓬ امام ابن حزم نے فرمایا: یہ

❶ السنن الدارقطنی: ۱/ ۱۰۰، ۳۹۸، ۳۷۹. ❷ کتاب العلل للدارقطنی: ۱۳/ ۳۲۵. ❸ تاریخ یحییٰ بن معین: ۱/ ۲۱۰، ۲۱۶، ۲۶۸. ❹ سوالات ابن الجنید لیحییٰ بن معین: (۵۹۰، ۸۴۳) ❺ تاریخ عثمان بن سعید الدارمی: (۲۱۸) ❻ المعرفة والتاریخ للفسوی: ۳/ ۱۴۶. ❼ الضعفاء والكذابين لابن شاهين: (۸۸) ❽ الضعفاء والمتروكين للجوزی: ۱/ ۱۶۴. ❾ کتاب الضعفاء للبخاری: (۴۹) ❿ کتاب المجروحین لابن حبان: ۱/ ۲۰۸. ⓫ طبقات ابن سعد: ۶/ ۳۶۷. ⓬ السنن الكبرى للبيهقي: ۲/ ۱۶۰، ۳۷۹، ۸۰/ ۳.

کذاب ہے۔ ❶ امام عقیلی نے اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کیا ہے۔ ❷ امام ایوب نے فرمایا: وہ کذاب ہے، ابو حنیفہ نے کہا: میں نے جابر الجعفی سے بڑا جھوٹا نہیں دیکھا، امام ثعلبہ نے فرمایا: یہ کذاب ہے، امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: یہ کذاب ہے، امام شعبہ نے فرمایا: وہ حدیث میں سچا ہے۔ ❸ طاہر بن علی نے کہا: محدثین نے اس کو ضعیف اور کذاب کہا ہے۔ ❹ امام جریر کہتے ہیں میں جابر الجعفی سے ملا، اور میں نے اس سے حدیث نہیں لکھی، وہ رجعت (رافضیوں کا اعتقاد) کا یقین کرتا تھا۔ امام سفیان نے فرمایا: پہلے لوگ جابر سے حدیثیں روایت کرتے تھے، جب تک اس نے بداعتقادی نہیں ظاہر کی تھی پھر جب اس نے اپنا اعتقاد کھولا تو لوگوں نے اسے حدیث میں مہتمم بالکذب کہا اور بعض محدثین نے اسے چھوڑ دیا، لوگوں نے کہا، اس کی بداعتقادی کیا ہے؟ امام سفیان نے فرمایا: رجعت پر یقین کرنا، ایک شخص نے جابر سے پوچھا، اس آیت کو (سورۃ یوسف) جب یوسف علیہ السلام نے اپنے چھوٹے بھائی کو چور ہونے کے بہانے سے رکھ لیا تو بڑا بھائی جو قافلہ کے ساتھ آیا تھا، بولا میں نہ جاؤں گا، اس ملک سے جب تک اجازت دے مجھے میرا باپ یا یہ کہ میرا اللہ فیصلہ کرے اور وہ سب سے اچھا فیصلہ کرنے والا ہے، جابر نے کہا: اس آیت کا مطلب ابھی ظاہر نہیں ہوا۔ امام سفیان نے فرمایا: جابر جھوٹا تھا۔ امام عبد اللہ بن زبیر الحمیری نے کہا، ہم لوگوں نے امام سفیان سے پوچھا، جابر کی کیا غرض تھی۔ امام سفیان نے فرمایا: رافضی لوگ یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بادل میں ہے اور ہم ان کی اولاد میں سے کسی کے ساتھ نہ نکلیں گے یہاں تک کہ آسمان سے حضرت علی رضی اللہ عنہ آواز دیں گے کہ نکلو اس شخص کے ساتھ تو جابر نے کہا: اس آیت کی تاویل یہ ہے اور جھوٹ کہا اس لیے کہ یہ آیت یوسف علیہ السلام کے

❶ المحلی لابن حزم: ۲/ ۲۰۴۔ ❷ الضعفاء الكبير للعقيلي: ۱/ ۱۹۱۔ ❸ الكامل

فی ضعفاء الرجال لابن عدی: ۲/ ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹۔ ❹ تذکرۃ الموضوعات

والضعفاء: ص ۲۴۶۔

بھائیوں کے قصہ میں ہے۔ امام سفیان نے فرمایا: میں نے جابر سے ۳۰ ہزار حدیثوں کو سنا، میں حلال نہیں جانتا ان میں سے ایک حدیث بیان کرنے کو اگرچہ مجھے یہ اور یہ ملے (یعنی کتنی ہی دولت ملنے پر میں ان حدیثوں کو روایت نہ کروں گا، کیونکہ وہ سب جھوٹ ہیں) ❶ امام ابو حاتم نے فرمایا: اس کی حدیث اعتبار کے طور پر لکھی جائے گی اور اس سے حجت پکڑنا جائز نہیں۔ امام ابو زرہ رازی نے فرمایا: وہ کمزور ہے۔ ❷ امام سعید بن جبیر نے فرمایا: وہ کذاب ہے اور امام العجلی نے فرمایا: وہ ضعیف، غالی شیعہ اور مدلس تھا اور امام ابو احمد الحاکم نے فرمایا: ”یؤمن بالرجعة اتهم بالكذب“ نیز امام الساجی اور امام ابو العرب نے اس کا ذکر ”الضعفاء“ میں کیا ہے۔ ❸ امام ذہبی نے فرمایا: جابر جعفی شیعہ کے بڑے علماء میں سے ہے، امام شعبہ نے اس کو ثقہ کہا ہے، پس وہ قول شاذ ہے اور محدثین نے جابر الجعفی کو ترک کر دیا تھا۔ ❹ امام محمد بن سعد نے فرمایا: وہ رائے اور حدیث میں سخت ضعیف ہے، اور مدلس ہے، ❺ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: وہ ضعیف، رافضی تھا۔ ❻ طاہر بن علی نے کہا: محدثین نے اسے ضعیف اور کذاب کہا ہے۔ ❼ نیز جابر الجعفی راوی ”مدلس“ بھی تھا۔ ❽

(۲۶) خدق: جویر بن سعید الأزدی أبو القاسم البلخی عدادہ فی الکوفیین ویقال اسمہ جابر وجویر لقب:

روی عن: ..... أنس بن مالك، والضحاك بن مزاحم وأكثر عنه، وأبي صالح السمان، ومحمد بن واسع وغيرهم.

روی عنه: ..... ابن المبارك والثوري، وحماد بن زيد، ومعمر،

- ❶ صحيح مسلم: ۱/ ۴۱، ۴۲، ۴۳. ❷ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۲/ ۴۳۰. ❸ تهذيب التهذيب لابن حجر: ۱/ ۳۵۴. ❹ الكاشف للذهبي: ۱/ ۱۲۲. ❺ طبقات ابن سعد: ۶/ ۳۶۷. ❻ تقريب التهذيب لابن حجر: ص ۵۳. ❼ تذكرة الموضوعات والضعفاء: ص ۲۴۶. ❽ تعريف اهل التقديس لابن حجر: (۱۳۳).

وأبو معاوية ، ويزيد بن هارون وغيرهم .

یہ راوی سخت ضعیف، متروک الحدیث اور حدیث میں گیا گزرا ہے۔ وضاحت ملاحظہ فرمائیں:

امام نسائی نے فرمایا: وہ متروک الحدیث ہے۔ ❶ امام دارقطنی نے فرمایا: یہ متروک ہے۔ ❷ امام البوزعرہ رازی نے فرمایا: اس کی حدیث قابل حجت نہیں۔ ❸ امام احمد بن حنبل نے فرمایا: اس کی حدیث میں وقت ضائع نہ کیا جائے۔ ❹ امام المحمّد ثین امام بخاری نے اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کرنے کے بعد فرمایا: قال علی (بن مدینی) عن یحیی (القطان) كنت اعرّف جویبر بحدّثین ثم أخرج هذه الأحادیث بعد، فضعه. ❺ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: اس کی حدیث کچھ چیز نہیں۔ ❻ امام عثمان بن سعید الدارمی نے امام یحییٰ بن معین سے پوچھا، جویر کی حدیث کیسی ہیں؟ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: وہ ضعیف ہیں۔ ❼ امام یعقوب بن سفیان الفسوی نے فرمایا: میں نے اپنے اصحاب (محدثین) سے سنا: اس کو ضعیف کہتے تھے۔ ❽ امام احمد بن حنبل نے فرمایا: ما اقرب بعضهم من بعض، یعنی فی الضعفاء وکان وکیع اذا أتى علی حدیث جویبر، قال: سفیان عن رجل لا یسمیه استضعافا له. ❾ امام عقیلی نے اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کرنے کے بعد فرمایا: امام یحییٰ (بن سعید) اور امام عبدالرحمن (بن مہدی) اس سے حدیث روایت نہیں کرتے تھے۔ ❿ امام ابن عدی نے فرمایا: اس کی

❶ الضعفاء والمتروکین للنسائی: ص ۲۸۷. ❷ الضعفاء والمتروکون للدارقطنی:

(۱۴۷) ❸ کتاب الضعفاء لأبی زرعة: ۲ / ۷۷۷-۷۷۸. ❹ احوال الرجال للجوزجانی:

(۳۹، ۳۸) ❺ کتاب الضعفاء للبخاری: (۵۸) ❻ الضعفاء والکذابين لابن شاهین:

(۱۰۲) ❼ تاریخ عثمان بن سعید الدارمی: (۲۱۵) ❽ المعرفة والتاریخ للفسوی: ۳ /

۱۴۶. ❾ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۲ / ۴۷۵. ❿ الضعفاء الكبير للعقيلي: ۱ /



احادیث اور روایات کے مابین ضعف واضح ہے۔ ❶ امام ابن حبان نے فرمایا: ”یروی عن الضحاک اشیاء مقلوبة“ ❷ امام ابن حزم نے فرمایا: ”هالك، ساقط“ ❸ امام ابن شاہین نے اس کا ذکر ”الضعفاء والكذابين“ میں کیا ہے۔ ❹ امام ابن الجوزی نے بھی اس کا ذکر ”الضعفاء والمتروکین“ میں کیا ہے۔ ❺ امام ذہبی نے فرمایا: یہ متروک الحدیث ہے۔ ❻ اور محدثین نے اس کو چھوڑ دیا ہے۔ ❼ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: وہ سخت ضعیف ہے۔ ❽ امام علی بن الجنید نے فرمایا: وہ متروک ہے، امام نسائی نے فرمایا: وہ ثقہ نہیں۔ امام الحاکم ابوالاحمد نے فرمایا: یہ حدیث میں گیا گزرا ہے۔ ❾ طاہر بن علی نے کہا: وہ ضعیف، کذاب اور متروک ہے۔ ❿

(۲۷) ر ۴: جعفر بن میمون أبو علي، ويقال أبو العوام الأنماطي بیاع الأنماط:

**روی عن:** ..... عبدالرحمن بن أبي بكرة، وأبي تيممة الهجيمي، وأبي عثمان النهدي، وأبي العالية، وأبي ذبيان خليفة بن كعب وغيرهم.

**روی عنه:** ..... ابن أبي عروبة، والسفيانان، وعيسى بن يونس، ويحيى بن سعيد القطان وعدة.

جعفر بن میمون راوی کو جمہور محدثین نے ضعیف کہا ہے وضاحت پیش خدمت ہے:

- ❶ الكامل فی ضعف الرجال لابن عدی: ۲ / ۳۴۱ . ❷ کتاب المجروحین لابن حبان: ۱ / ۲۱۷ . ❸ المحلی لابن حزم: ۵ / ۱۹۶ ، ۶ / ۲۶۴ . ❹ الضعفاء والكذابين لابن شاہین: (۱۰۲) ❺ الضعفاء والمتروکین للجوزی: ۱ / ۱۷۷ . ❻ دیوان الضعفاء والمتروکین للذهبی: (۷۹۹) ❼ الکاشف للذهبی: ۱ / ۱۳۳ . ❽ تقریب التہذیب لابن حجر: ص ۵۸ . ❾ تہذیب التہذیب لابن حجر: ۱ / ۳۹۸ . ❿ تذکرۃ الموضوعات والضعفاء: ص ۲۴۷ .

امام عبداللہ بن احمد بن حنبل کہتے ہیں: میں نے اپنے باپ امام احمد بن حنبل سے پوچھا کہ یہ حدیث، سفیان (ثوری) ”عن رجل عن أبي عثمان“ ”أنه رأى عمر<sup>رض</sup> رفع يديه في القنوت“ یہ رجل (آدمی) کون ہے تو امام احمد بن حنبل نے فرمایا: وہ جعفر بن میمون ہے اور یہ حدیث میں قوی نہیں، نیز امام احمد بن حنبل نے فرمایا: ”أخشى ان يكون ضعيف الحديث“<sup>۱</sup> امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: ”ليس هو بذاك“<sup>۲</sup> مزید فرمایا: جعفر بن میمون ثقہ نہیں۔<sup>۳</sup> امام ابن شاہین نے اس کا ذکر ”الضعفاء والكذابين“ میں کیا ہے۔<sup>۴</sup> امام نسائی نے فرمایا: یہ قوی نہیں۔<sup>۵</sup> امام ابن الجوزی نے اس کا ذکر ”الضعفاء والمتروکین“ میں کیا ہے۔<sup>۶</sup> امام دارقطنی نے فرمایا: ”يعتبر به“<sup>۷</sup> امام یعقوب بن سفیان الفسوی نے فرمایا: میں نے اپنے اصحاب (محدثین) سے سنا، وہ اس کو ضعیف کہتے تھے۔<sup>۸</sup> امام عقیلی نے اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کرنے کے بعد فرمایا: ”جعفر بن میمون عن أبي عثمان عن أبي هريرة في الفاتحة لا يتابع عليه“<sup>۹</sup> امام ذہبی نے اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کیا ہے۔<sup>۱۰</sup> امام ابوحاتم نے فرمایا: وہ نیک ہے۔<sup>۱۱</sup> امام ابن عدی نے فرمایا: ”لم أر أحاديثه منكراً، وأرجو أنه لا باس به، ويكتب حديثه في الضعفاء“<sup>۱۲</sup> (ایسا راوی امام ابن عدی کے نزدیک ضعیف ہوتا ہے)۔ امام ابن شاہین نے فرمایا: یہ نیک ہے۔<sup>۱۳</sup> امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: ”صدوق يخطئ“<sup>۱۴</sup>

- ۱ کتاب العلل ومعرفة الرجال لأحمد: ۳/ ۵۸، ۱۰۳۔ ۲ تاریخ یحییٰ بن معین: ۲/ ۱۹۹۔ ۳ تاریخ یحییٰ بن معین: ۱/ ۴۱۷۔ ۴ الضعفاء والكذابين لابن شاهين: (۹۲)۔ ۵ الضعفاء والمتروکین للنسائي: ص ۲۸۷۔ ۶ الضعفاء والمتروکین للجوزي: ۱/ ۱۷۳۔ ۷ موسوعة اقوال الدارقطني: ۱/ ۱۷۷۔ ۸ المعرفة والتاريخ للفسوي: ۳/ ۱۴۹۔ ۹ الضعفاء الكبير للعقيلي: ۱/ ۱۹۰۔ ۱۰ المغني في الضعفاء للذهبي: ۱/ ۲۱۳۔ ۱۱ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۲/ ۴۲۲۔ ۱۲ الكامل في ضعفاء الرجال لابن عدی: ۳/ ۳۷۰۔ ۱۳ تاريخ الثقات لابن شاهين: (۱۵۷)۔ ۱۴ تقريب التهذيب لابن حجر: ص ۵۶۔

لیکن امام ابن حجر عسقلانی کے اس قول کے رد میں الدكتور بشار عواد معروف اور الشیخ شعیب الأرنؤوط کہتے ہیں: ”بل: ضعیف یعتبر به، ضعفه أحمد بن حنبل ويحيى بن معين، والنسائي، والبخاري، ويعقوب بن سفيان، وانما قلنا: يعتبر به لقول أبي حاتم: صالح، والقول الدارقطني ويعتبر به، ومن أجل رواية يحيى بن سعيد القطان عنه.“ ❶ امام الحاکم نے فرمایا: ”هو من ثقات البصريين“ اور امام ابن حبان نے کتاب الثقات میں اس کا ذکر کیا ہے۔ نیز امام المحدثین امام بخاری نے فرمایا: یہ کچھ چیز نہیں۔ ❷ استاد محترم شیخ الحدیث، محدث العصر، حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ کہتے ہیں: جعفر بن میمون کو جمہور محدثین نے ضعیف کہا ہے۔ ❸

### حرف (ح)

(۲۸) ت ق: الحسن بن أبي جعفر عجلان وقيل عمرو الجفري أبو سعيد الأزدي ويقال العدوي البصري:

**روی عن:**..... أبي الزبير، ومحمد بن جحادة، وعاصم بن بهدلة، ونافع مولى ابن عمر، وأيوب السختياني، وليث بن أبي سليم وغيرهم.

**روی عنه:**..... أبوداؤد الطيالسي، وابن مهدي، ويزيد بن زريع، وعثمان بن مطر، ومسلم بن ابراهيم، وأبو عمر الحوضي، وأبوسلمة التبوذكي وغيرهم.

❶ تحریر تقریر التہذیب: ۱/ ۲۲۱. ❷ تہذیب التہذیب لابن حجر: ۱/ ۳۸۹.

❸ أنوار الصحیفة فی الأحادیث الضعیفة من السنن الأربعة: ضعیف سنن أبي داؤد، ص ۸۱۹، ح ۴۲.

یہ راوی متروک الحدیث، منکر الحدیث اور ضعیف ہے وضاحت ملاحظہ فرمائیں:

امام الحدیث امام بخاری نے فرمایا: یہ منکر الحدیث ہے۔<sup>①</sup> نیز امام احمد بن حنبل نے اس کو ضعیف کہا ہے۔<sup>②</sup> امام نسائی نے فرمایا: وہ متروک الحدیث ہے۔<sup>③</sup> امام جوزجانی نے فرمایا: یہ ضعیف، واپسی الحدیث ہے۔<sup>④</sup> امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: وہ ضعیف الحدیث ہے۔<sup>⑤</sup> مزید فرمایا: وہ کچھ چیز نہیں۔<sup>⑥</sup> امام علی بن المدینی نے فرمایا: وہ ضعیف، ضعیف ہے۔<sup>⑦</sup> امام ابوزرعہ رازی نے فرمایا: یہ قوی نہیں۔<sup>⑧</sup> امام دارقطنی نے اس کا ذکر ”الضعفاء والمتروکین“ میں کیا ہے۔<sup>⑨</sup> مزید فرمایا: یہ ضعیف ہے۔<sup>⑩</sup> امام عجلیٰ نے فرمایا: یہ ضعیف الحدیث ہے۔<sup>⑪</sup> امام ابو حفص عمرو بن علی نے فرمایا: وہ آدمی سچا، منکر الحدیث ہے، امام عبدالرحمن بن مہدی اس سے حدیث روایت کرتے تھے اور امام یحییٰ (بن سعید القطان) اس سے حدیث روایت نہیں کرتے تھے، امام ابو حاتم نے فرمایا: یہ حدیث میں قوی نہیں، وہ شیخ نیک تھا، اس کی بعض احادیث پر انکار کیا گیا ہے۔<sup>⑫</sup> امام ابن شاہین نے اس کا ذکر ”الضعفاء والكذابين“ میں کیا ہے۔<sup>⑬</sup> امام عقیلی نے بھی اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کیا ہے۔<sup>⑭</sup> امام ابن الجوزی نے اس کا ذکر ”الضعفاء والمتروکین“ میں کیا ہے۔<sup>⑮</sup> امام ابن حبان نے فرمایا: ”وكان من خيار عباد الله من المتقشفة

- ① کتاب الضعفاء للبخاری: (۶۳) ② التاريخ الكبير للبخاری: ۲ / ۲۷۱. ③ الضعفاء والمتروکین للنسائی: ص ۲۸۸. ④ احوال الرجال للجوزجانی: (۱۹۱) ⑤ سوالات ابن الجنید لیحي بن معین: (۲۶۰) ⑥ تاریخ يحي بن معین: ۲ / ۱۸۸. ⑦ سوالات محمد بن عثمان بن أبي شيبة لابن المدینی: (۳۲) ⑧ کتاب الضعفاء لأبي زرعة: ۲ / ۵۱۶. ⑨ الضعفاء والمتروکون للدارقطنی: (۱۸۹) ⑩ السنن الدارقطنی: ۳ / ۷۳. ⑪ تاریخ الثقات للعجلی: (۲۷۲) ⑫ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۳ / ۳۴. ⑬ الضعفاء والكذابين لابن شاهين: (۱۱۲) ⑭ الضعفاء الكبير للعقيلي: ۱ / ۲۲۱. ⑮ الضعفاء والمتروکین للجوزی: ۱ / ۱۹۹.

الخشن“ ❶ امام ابو نعیم الاصبہانی نے فرمایا: وہ منکر الحدیث ہے، اور امام علی بن المدینی نے اس کو ضعیف کہا ہے۔ ❷ امام ترمذی کہتے ہیں: امام یحییٰ بن سعید القطان نے اس کو ضعیف کہا ہے۔ ❸ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: ”ضعیف الحدیث مع عبادتہ وفضلہ“ ❹ امام ذہبی نے فرمایا: محدثین نے اس کو ضعیف کہا ہے۔ ❺ طاہر بن علی نے کہا: وہ متروک ہے۔ ❻

(۲۹) ت ق: الحسن بن علي النوفلي الهاشمي والد أبي جعفر  
الشاعر:

روى عن: ..... الأعرج .

روى عنه: ..... وابنه وأبو قتيبة سلم بن قتيبة .

یہ راوی ضعیف، منکر الحدیث، متروک الحدیث اور ناقابل حجت ہے وضاحت ملاحظہ فرمائیں:

امام المحمّد ثین امام بخاری نے فرمایا: وہ منکر الحدیث ہے۔ ❶ امام نسائی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ ❷ امام ابو حاتم نے فرمایا: وہ قوی نہیں، منکر الحدیث، ضعیف الحدیث ہے۔ ❸ امام الحاکم ابی عبد اللہ نے فرمایا: اس نے ابی الزناد سے موضوع (جھوٹی) احادیث روایت کی ہیں۔ ❹ امام ابو نعیم الاصبہانی نے فرمایا: ”الحسن بن علی الهاشمی المدنی، حدث عن حميد بمناكير، حدث عنه وكيع لا يساوى شيئا“ ❺ امام

- 
- ❶ کتاب المجروحین لابن حبان: ۱ / ۲۳۶ . ❷ کتاب الضعفاء لأبي نعیم: (۴۶)  
❸ السنن الترمذی: ۱ / ۱۵۷ . ❹ تقریب التهذیب لابن حجر: ص ۶۹ . ❺ المغنی فی  
الضعفاء للذهبی: ۱ / ۲۴۵ . ❻ تذکرة الموضوعات والضعفاء: ص ۲۴۹ . ❼ کتاب  
الضعفاء للبخاری: (۶۵) ❽ الضعفاء والمتروکین للنسائی: ص ۲۸۸ . ❾ الجرح  
والتعديل لابن أبي حاتم: ۳ / ۲۲ . ❿ المدخل الى الصحيح للحاکم: (۳۴) ⓫ کتاب  
الضعفاء لأبي نعیم: (۴۵)

ابوزرعہ رازی نے اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کیا ہے۔ ❶ امام دارقطنی نے بھی اس کا ذکر ”ضعفاء والمتروکین“ میں کیا ہے۔ ❷ امام ابن حبان نے فرمایا: ”یروی المناکیر عن المشاہیر، فلا یحتج بہ الا بما یوافق الثقات“ ❸ امام عقیلی نے اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کیا ہے۔ ❹ امام ابن الجوزی نے بھی اس کا ذکر ”الضعفاء والمتروکین“ میں کیا ہے۔ ❺ امام ابن عدی نے فرمایا: ”وهو الى الضعف أقرب منه الى الصدق“ ❻ امام ذہبی نے اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کرنے کے بعد فرمایا کہ محدثین نے اس کو ضعیف کہا ہے۔ ❼ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ ❽ طاہر بن علی نے کہا: وہ منکر الحدیث ہے۔ ❾ امام عبدالحق اور امام ابن الطقان نے فرمایا: اس کی حدیث ضعیف ہے۔ ❿

(۳۰) خت ت ق: الحسن بن عمارۃ المضرب البجلي مولا هم  
الکوفی ابو محمد:

روی عن:..... یزید بن ابی مریم، وحیب بن ابی ثابت، وشیب بن غرقدة، والحکم بن عتیبہ، وابن ابی ملیکہ، والزہری، وأبی إسحاق السبیعی، وفراس بن یحی الہمدانی، والمنہال بن عمرو، ومحمد بن عبد الرحمن مولى آل طلحة، وعمرو بن مرة، والأعمش وغيرهم.

- ❶ کتاب الضعفاء لأبی زرعة: ۲/ ۶۰۷. ❷ الضعفاء والمتروکون للدارقطنی: (۱۸۸)
- ❸ کتاب المجروحین لابن حبان: ۱/ ۲۳۴. ❹ الضعفاء الکبیر للعقیلی: ۱/ ۲۳۴.
- ❺ الضعفاء والمتروکین للجوزی: ۱/ ۲۰۷. ❻ الکامل فی ضعف الرجال لابن عدی: ۳/ ۱۶۴. ❼ المغنی فی الضعفاء للذہبی: ۱/ ۲۵۳. ❽ تقریب التہذیب لابن حجر: ص ۷۱. ❾ تذکرۃ الموضوعات والضعفاء: ص ۲۵۰. ❿ تہذیب التہذیب لابن حجر: ۱/ ۵۰۳.

**روی عنه:** ..... السفیانان، و عبد الحمید بن عبد الرحمن الحماني، وعيسى بن یونس، وأبو بحر البکراوی، وأبو معاوية، و عبد الرزاق، و خلاد بن یحیی، و محمد بن إسحاق بن یسار و هو أكبر منه و جماعة .  
یہ راوی سخت ضعیف، متروک اور مدلس ہے <sup>①</sup> وضاحت پیش خدمت ہے:

امام نسائی نے فرمایا: وہ متروک الحدیث ہے۔ <sup>②</sup> امام محمد بن سعد نے فرمایا: یہ حدیث میں ضعیف ہے۔ <sup>③</sup> امام الجوزجانی نے فرمایا: وہ ساقط ہے۔ <sup>④</sup> امام دارقطنی نے فرمایا: وہ ضعیف <sup>⑤</sup> اور متروک الحدیث ہے <sup>⑥</sup> امام ابن حزم نے فرمایا: وہ متروک الحدیث ہے، اور اس کی روایات قابل حجت نہیں، اور وہ ”ساقط مطرح باجماع“ <sup>⑦</sup> امام المحدثین امام بخاری نے اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کرنے کے بعد فرمایا کہ امام ابن عیینہ نے اس کو ضعیف کہا ہے۔ <sup>⑧</sup> امام ترمذی نے فرمایا کہ امام عبد اللہ بن مبارک نے اس کی روایات کو چھوڑ دیا تھا۔ <sup>⑨</sup> امام ابو زرہ رازی نے اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کیا ہے۔ <sup>⑩</sup> امام ابن شاپین نے بھی اس کا ذکر ”الضعفاء والكذابين“ میں کیا ہے۔ <sup>⑪</sup> امام عقیلی نے اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کیا ہے۔ <sup>⑫</sup> امام ابوداؤد الطیالسی کہتے ہیں، مجھ سے امام شعبہ نے کہا کہ تو امام جریر بن حازم کے پاس جا، اور کہہ آپ کو درست نہیں، حسن بن عمارہ سے روایت کرنا کیونکہ وہ جھوٹ بولتا ہے۔ امام ابوداؤد الطیالسی نے کہا، میں نے امام شعبہ سے پوچھا کیونکہ

① الفتح المبين في تحقيق طبقات المدلسين: ص ٧٥ . ② الضعفاء والمتروکين  
لنسائی: ص ٢٨٨ . ③ طبقات ابن سعد: ٦ / ٣٨٩ . ④ احوال الرجال للجوزجانی:  
(٣٥) ⑤ کتاب العلل للدارقطنی: ٤ / ٥٢ . ⑥ السنن الدارقطنی: ٢ / ٢٥٨ .  
⑦ المحلی لابن حزم: ١٠ / ٦١ ، ٧ / ١٧٦ ، ٦ / ٦١ . ⑧ کتاب الضعفاء للبخاری:  
(٦٦) ⑨ کتاب العلل الصغیر للترمذی: ص ٢٨٠ . ⑩ کتاب الضعفاء لأبي زرعة: ٢ /  
٦٠٨ . ⑪ الضعفاء والكذابين لابن شاپين: (١١٠) ⑫ الضعفاء الكبير للعقيلي: ١ /  
٢٣٧ .

معلوم ہوا کہ وہ جھوٹ بولتا ہے؟ امام شعبہ نے فرمایا: اس وجہ سے کہ حسن بن عمارہ نے راوی حکم سے چند حدیثیں نقل کیں جن کی اصل میں نے کچھ نہ پائی۔ میں نے کہا وہ کون سی حدیثیں ہیں؟ امام شعبہ نے فرمایا: میں نے راوی حکم سے پوچھا کیا رسول اللہ ﷺ نے جنگ احد کے شہیدوں پر نماز پڑھی تھی؟ حکم نے کہا نہیں۔ پھر حسن بن عمارہ نے حکم سے روایت کیا اس نے مقسم سے اس نے ابن عباس سے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی احد کے شہیدوں پر اور ان کو دفن کیا اور میں نے حکم سے کہا کہ تم زنا کی اولاد کے حق میں کیا کہتے ہو؟ انھوں نے کہا اُن پر نماز پڑھی جائے جنازے کی۔ میں نے کہا کس سے روایت کیا گیا ہے اس باب میں؟ انھوں نے فرمایا حسن بصری سے۔ حسن بن عمارہ نے کہا مجھ سے حکم نے بیان کیا انھوں نے یحییٰ بن الجزار سے سنا انھوں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے۔ ❶ امام الحمیدی نے فرمایا: ”دُمر علی الحسن بن عمارۃ“ امام احمد بن حنبل نے فرمایا: وہ متروک الحدیث ہے، اس کی احادیث موضوع (جھوٹی) ہیں، اور اس کی حدیث نہ لکھی جائے۔ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: اس کی حدیث کچھ چیز نہیں، نیز امام ابو حاتم نے فرمایا: وہ متروک الحدیث ہے۔ ❷ امام شعبہ نے اس کی حدیث کو چھوڑ دیا تھا، اور امام وکیع بن جراح نے فرمایا: اس کی حدیث کو پھینک دو۔ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: یہ ضعیف ہے، اور امام عبدالرحمن بن مہدی اس سے روایت نہیں کرتے تھے۔ ❸ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: اس کی احادیث نہ لکھی جائے، وہ جھوٹا ہے۔ امام علی بن المدینی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے اور اس کی حدیث نہ لکھی جائے۔ ❹ امام ابن حبان نے فرمایا: ”کان بلیہ الحسن التدلّیس عن الثقات ما وضع علیہم الضعفاء کان یسمع من موسی بن

❶ صحیح مسلم: ۱/ ۴۸، ۴۹۔ ❷ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۳/ ۳۲۔

❸ الضعفاء الكبير للعقيلي: ۱/ ۲۳۷۔ ❹ الكامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی: ۳/



مطیر وأبی العطف ، وأبان بن أبی عیاش واضرابهم ثم یسقط أسماء هم ویرویها عن مشائخه الثقات .<sup>①</sup>

امام ابن الجوزی نے اس کا ذکر ”الضعفاء والمتروکین“ میں کرنے کے بعد فرمایا: حسن بن عمارہ کو امام احمد بن حنبل اور امام ابو حاتم الرازی، اور امام نسائی، اور امام الفلاس، اور امام مسلم بن الحجاج اور امام یعقوب بن شیبہ اور امام علی بن الجندی اور امام الدارقطنی نے متروک کہا ہے۔ نیز امام زکریا الساجی نے فرمایا: محدثین کا اس کی احادیث کو چھوڑنے پر اجماع ہے۔<sup>②</sup> امام ذہبی نے فرمایا: محدثین نے اس کی احادیث کو چھوڑ دیا ہے۔<sup>③</sup> امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: یہ متروک ہے۔<sup>④</sup> امام بیہقی نے فرمایا: وہ متروک، ضعیف ہے، اور قابل حجت نہیں۔<sup>⑤</sup> امام یعقوب بن سفیان الفسوی نے فرمایا: میرے اصحاب (محدثین) اس کو ضعیف کہتے تھے اور امام یعقوب بن شیبہ نے فرمایا: وہ متروک الحدیث ہے۔<sup>⑥</sup>

(۳۱) تمیز: الحسن بن عمرو بن سیف العبدي، ويقال الباهلي،  
ويقال الهذلي البصري أبو علي:

روی عن:..... شعبة، ومالك، ومالك بن مغول، ويزيد بن زريع،  
وحما د بن زيد وعدة.

روی عنه:..... الذهلی، وابن وارة، وأبو أمية، وأبو قلابه  
الرقاشی، وعبدالله بن الدورقی، والعباس بن أبی طالب، والكديمی

① کتاب المجروحین لابن حبان: ۱/ ۲۲۹. ② الضعفاء والمتروکین للجوزی: ۱/

۲۰۷. ③ دیوان الضعفاء والمتروکین للذهبی: (۹۳۷) ④ تقریب التهذیب لابن حجر:

ص ۷۱. ⑤ السنن الكبرى للبيهقي: ۵/ ۱۰۸، ۳۳۴. ⑥ تهذیب التهذیب لابن حجر:

۱/ ۵۰۶، ۵۰۵.

وغیر ہم ۔

یہ راوی سخت ضعیف اور متروک ہے، جمہور محدثین نے اس کو ضعیف کہا ہے وضاحت پیش خدمت ہے:

امام الحدیث امام بخاری نے فرمایا: وہ کذاب ہے۔ ❶ امام ابن عدی نے فرمایا: ”لہ غرائب، وأحادیثه حسان وأرجو أنه لا باس به علی أن یحیی بن معین قد رضیه“ ❷ امام ابوحاتم نے فرمایا: الحسن بن عمرو بن سیف متروک الحدیث ہے، ”کان علی بن المدینی یتکلم فیہ یکذبه“ ❸ امام عقیلی نے اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کیا ہے۔ ❹ امام ذہبی نے بھی اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کیا ہے۔ ❺ امام ابن الجوزی نے اس کا ذکر ”الضعفاء والمتروکین“ میں کیا ہے۔ ❻ امام ابوالاحمد الحاکم نے فرمایا: وہ متروک الحدیث ہے، ”وذكره ابن حبان فی الثقات، وقال: یغرب۔“ ❼ امام بیہقی نے فرمایا: اس کے پاس غریب روایتیں ہیں۔ ❽ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: وہ متروک ہے۔ ❾

(۳۲) ق ت: الحسين بن قيس الرجي أبو علي الواسطي، ولقبه حنش:

روی عن: ..... عطاء بن أبي رباح، وعكرمه مولى ابن عباس، وعلاء بن أحمر:

- 
- ❶ التاريخ الكبير للبخاری: ۲/ ۲۸۴۔ ❷ الكامل فی ضعف الرجال لابن عدی: ۳/ ۱۷۸۔ ❸ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۳/ ۲۹۔ ❹ الضعفاء الكبير للعقيلي: ۱/ ۲۳۶۔ ❺ المغنی فی الضعفاء للذهبی: ۱/ ۲۵۴۔ ❻ الضعفاء والمتروکین للجوزی: ۱/ ۲۰۸۔ ❼ تهذيب التهذيب لابن حجر: ۱/ ۵۰۸۔ ❽ السنن الكبرى للبيهقي: ۷/ ۲۸۷۔ ❾ تقريب التهذيب لابن حجر: ص ۷۱۔

**روی عنه:** ..... حصین بن نمیر الهمدانی، مسلم بن سعید، وسلیمان التیمی، و خالد الواسطی، و علی بن عاصم وغیرہم۔  
یہ راوی متروک الحدیث، منکر الحدیث، ضعیف الحدیث، اور ناقابل حجت ہے  
وضاحت پیش خدمت ہے:

امام نسائی نے فرمایا: وہ متروک الحدیث ہے۔ ❶ امام الجوزجانی نے فرمایا: ”أحادیثه منكرة جداً فلا تكتب“ ❷ امام الحدیثین امام بخاری نے فرمایا: امام احمد بن حنبل نے اس کی احادیث کو چھوڑ دیا تھا۔ ❸ امام احمد بن حنبل نے فرمایا: اس کی حدیث کچھ چیز نہیں اور میں اس سے کوئی چیز بھی روایت نہیں کرتا۔ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: وہ ضعیف ہے اور امام ابو حاتم نے فرمایا: وہ ضعیف الحدیث، منکر الحدیث ہے اور امام ابوزرعة رازی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ ❹ امام ابن الجوزی نے اس کا ذکر ”الضعفاء والمتروکین“ میں کیا ہے۔ ❺ امام احمد بن حنبل نے فرمایا: وہ ضعیف الحدیث ہے۔ ❻ مزید فرمایا: وہ متروک الحدیث ہے، اس کی صرف ایک حدیث ”حسن“ ہے۔ ❼ امام الحاکم نے فرمایا: وہ ثقہ ہے۔ ❽ امام البیہقی نے فرمایا: وہ محدثین کے نزدیک ضعیف ہے، اور اس کی روایات قابل حجت نہیں۔ ❾ امام عقیلی نے اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کرنے کے بعد فرمایا کہ امام یحییٰ بن معین کہتے ہیں: وہ کچھ چیز نہیں۔ ❿ امام ذہبی نے فرمایا: محدثین نے اس کو ضعیف کہا

- 
- ❶ الضعفاء والمتروکین للنسائی: ص ۲۸۸۔ ❷ احوال الرجال للجوزجانی: (۱۶۲)  
❸ کتاب الضعفاء للبخاری: (۸۰) ❹ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۷۱ / ۳۔  
❺ الضعفاء والمتروکین للجوزی: ۲۱۷ / ۱۔ ❻ کتاب العلل ومعرفة الرجال لأحمد: ۱ / ۴۳۴۔  
❼ کتاب العلل ومعرفة الرجال لأحمد: ۲ / ۴۸۶۔ ❽ سوالات مسعود بن علی السجری للحاکم: (۱۸۷) ❾ السنن الكبرى للبيهقي: ۳ / ۱۶۹۔ ❿ الضعفاء الكبير للعقيلي: ۱ / ۲۴۷۔

ہے۔ ❶ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: وہ متروک ہے۔ ❷ طاہر بن علی نے کہا: وہ اہل علم کے نزدیک ضعیف ہے، امام احمد بن حنبل نے اس کو کذاب کہا ہے۔ ❸ امام دارقطنی نے فرمایا: وہ متروک ہے۔ ❹ امام بن عدی نے فرمایا: ”ہو إلى الضعف أقرب منه إلى الصدق.“ ❺ امام ابن حبان نے فرمایا: ”کان یقلب الاخبار ویلزم رواية الضعفاء بالثقات“ ❻ امام المحمّد ثین امام بخاری نے فرمایا: اس کی احادیث انتہائی منکر ہیں، اور اس کی حدیث نہ لکھی جائے، اور امام نسائی نے فرمایا: یہ ثقہ نہیں۔ امام ابوبکر البرار نے فرمایا: وہ لین الحدیث (ضعیف) ہے اور امام مسلم نے فرمایا: وہ منکر الحدیث ہے اور امام الساجی نے فرمایا: ”ضعیف الحدیث“ متروک یحدث باحادیث بواطیل ❿

(۳۳) ۴: الحارث بن عبد اللہ الأعور الهمدانی الخارفي أبو زهير الكوفي، ويقال الحارث بن عبيد، ويقال الحوتي، وحوث بطن من همدان:

روى عن: ..... علي، وابن مسعود، وزيد بن ثابت، وبقيرة امرأة سلمان.

روى عنه: ..... الشعبي، وأبو إسحاق السبيعي، وأبو البختري الطائي، وعطاء بن أبي رباح، وعبد الله بن مرة وجماعة.

یہ راوی متروک، کذاب اور سخت ضعیف ہے ملاحظہ فرمائیں:

امام المحمّد ثین امام بخاری کہتے ہیں، امام ابراہیم نے فرمایا: حارث متہم ہے۔ ❸ (یعنی

❶ المغنی فی الضعفاء للذہبی: ۱/ ۲۶۸. ❷ تقریب التہذیب لابن حجر: ص ۷۴.

❸ تذکرۃ الموضوعات والضعفاء: ص ۲۵۰. ❹ السنن الدارقطنی: ۱/ ۳۹۵.

❺ الکامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی: ۳/ ۲۲۳. ❻ کتاب المجروحین لابن حبان:

۱/ ۲۴۲. ❷ تہذیب التہذیب لابن حجر: ۱/ ۵۳۸. ❸ کتاب الضعفاء للبخاری: (۶۰)

وہ منسوب کیا گیا کذاب اور بد مذہبی سے) امام المحدثین امام بخاری کہتے ہیں کہ امام شعبی نے فرمایا: مجھ سے حارث الاعور نے حدیث بیان کی، اور وہ کذاب تھا۔ ❶ امام نسائی نے فرمایا: وہ قوی نہیں۔ ❷ امام ابن حزم نے فرمایا: وہ کذاب ہے۔ ❸ امام محمد بن سعد نے فرمایا: حارث کا ایک قول بہت بُرا اور غمگین کرنے والا ہے اور یہ روایت میں ضعیف ہے۔ ❹ امام ابن حبان نے فرمایا: حارث غالی شیعہ اور وہابی الحدیث تھا۔ ❺ امام دارقطنی نے اس کا ذکر ”الضعفاء والمتروکون“ میں کیا ہے۔ ❻ امام ابن الجوزی نے بھی اس کا ذکر ”الضعفاء والمتروکین“ میں کیا ہے۔ ❼

امام ابو بکر بن عیاش نے فرمایا: ”لم یکن الحارث بأرضاهم، کان غیره أَرْضَى مِنْه“ اور امام ابن مہدی نے اس کی حدیث کو چھوڑ دیا تھا امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: وہ ضعیف ہے: ”حدثنا عبدالرحمن، أنا ابن أبي حشمة فيما كتب الى قال: سمعت أبي يقول: الحارث الأعور كذاب“ اور امام ابو حاتم نے فرمایا: وہ ضعیف الحدیث، غیر قوی ہے اور اس کی حدیث سے حجت نہیں پکڑی جاتی، نیز امام ابو زرہ رازی نے فرمایا: حارث الاعور کی حدیث سے حجت نہیں پکڑی جاتی۔ ❶ امام عقیلی اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کرنے کے بعد کہتے ہیں کہ امام جریر نے فرمایا: ”کان الحارث الأعور زيفاً“ اور امام یحییٰ اور امام عبدالرحمن اس سے حدیث روایت نہیں کرتے تھے نیز امام علی بن المدینی نے فرمایا: حارث کذاب ہے۔ ❷ امام یحییٰ بن معین سے پوچھا گیا: ”أي شيء

- 
- ❶ التاريخ الأوسط للبخاری: ۱/ ۲۸۲۔ ❷ الضعفاء والمتروکین للنسائی: ص ۲۸۷۔  
 ❸ المحلی لابن حزم: ۶/ ۲۱۔ ❹ طبقات ابن سعد: ۶/ ۱۸۸۔ ❺ کتاب المجروحین لابن حبان: ۱/ ۲۲۲۔ ❻ الضعفاء والمتروکون للدارقطنی: (۱۵۳) ❷ الضعفاء والمتروکین للجوزی: ۱/ ۱۸۱۔ ❸ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۳/ ۸۸، ۸۹۔  
 ❹ الضعفاء الكبير للعقيلي: ۱/ ۲۰۹، ۲۱۰۔

حال الحارث فی علی؟ فقال ثقة، قال أبو سعيد: لا يتابع عليه“ ❶ امام ابن شاپہن نے اس کا ذکر ”الضعفاء والكذابين“ میں کیا ہے۔ ❷ امام بیہقی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے، اس کے روایات قابل حجت نہیں اور حفاظ (محدثین) نے اس کے بارے میں طعن (جرح) کی ہے۔ ❸ امام مرة ہمدانی نے حارث الاعور سے کوئی بات سنی تو اس سے کہا تم دروازہ میں بیٹھو اور امام مرة ہمدانی اندر گئے اور تلوار اٹھائی (تا کہ حارث کو قتل کریں) حارث نے آہٹ پائی کہ کچھ شر ہونے والا ہے، تو حارث چل دیا۔ ❹ امام دارقطنی نے فرمایا: ”اذا انفرد لم يثبت حديثه“ ❺ أيوب قال: كان ابن سيرين يرى أن عامة ما يروون عن علي باطل“ امام ابن عدی نے فرمایا: اس کی عام روایات غیر محفوظ ہیں۔ ❻ امام ابو زرہ رازی نے اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کیا ہے۔ ❼ امام الخزر جی نے فرمایا: حارث بڑے شیعہ میں سے ایک ہے۔ ❽ امام ذہبی نے فرمایا: وہ شیعہ، کمزور ہے۔ ❾ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: ”كذبہ الشعبي في رايه ورمى بالرفض وفي حديثه ضعف، وليس عند النسائي سوى حديثين“ ❿

(۳۴) :الحسن بن دينار أبو سعيد البصري، وهو الحسن بن واصل التميمي، ودينار زوج أمه. ذكره الحافظ عبد الغني وحذفه المزي لأنه لم يجد له رواية في الكتب التي عمل رجالها. قال عبد الغني: هو مولى بني سليط:

**روی عن:**..... الحسن البصري، وحמיד بن هلال، ومحمد بن

- ❶ تاریخ عثمان بن سعید الدارمی: (۲۳۳) ❷ الضعفاء والكذابين لابن شاهين: (۱۰۴)
- ❸ السنن الكبرى للبيهقي: ۲/ ۲۵۶، ۶/ ۲۶۷. ❹ صحيح مسلم: ۱/ ۴۱. ❺ كتاب العلل للدارقطني: ۴/ ۲۱. ❻ الكامل في ضعفاء الرجال لابن عدی: ۲/ ۴۵۱.
- ❼ كتاب الضعفاء لأبي زرعة: ۲/ ۵۸۷. ❽ خلاصة تذهيب تهذيب الكمال للخزرجي: ۱/ ۱۸۴. ❾ الكاشف للذهبي: ۱/ ۱۳۸. ❿ تقريب التهذيب لابن حجر: ص ۶۰.

سیرین، وعلی بن زید بن جدعان، ویزید الرقاشی، و عبد اللہ بن دینار، و محمد بن جحادة، و معاویة بن قره، و آیوب و غیرہم۔

**روی عنه:** ..... شیبان النحوی، و حماد بن زید، و الثوری، و أبویوسف القاضی، و زید بن الحباب و آخرون۔

یہ راوی کذاب، منکر الحدیث اور متروک الحدیث ہے وضاحت ملاحظہ فرمائیں:

امام نسائی نے فرمایا: وہ متروک الحدیث ہے۔ ❶ امام المحدثین امام بخاری نے فرمایا: امام یحییٰ، امام عبد الرحمن بن مہدی، امام وکیع اور امام عبد اللہ بن مبارک نے اس کو چھوڑ دیا تھا۔ ❷ امام دارقطنی نے فرمایا: یہ متروک اور ضعیف ہے۔ ❸ امام ابن حبان نے فرمایا: یہ ثقہ راویوں سے موضوع (جھوٹی) روایات بیان کرتا ہے۔ ❹ امام ابن شاہین نے اس کا ذکر ”الضعفاء والكذابين“ میں کیا ہے۔ ❺ امام علی بن مدینی نے فرمایا: یہ ضعیف اور کچھ چیز نہیں ہے۔ ❻ امام محمد بن سعد نے فرمایا: یہ حدیث میں ضعیف ہے اور کچھ چیز نہیں۔ ❼ امام یعقوب بن سفیان نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ ❽ امام جوزجانی نے فرمایا: یہ (حدیث) میں گیا گزرا ہے۔ ❾ امام ابن حزم نے فرمایا: وہ کذاب ہے۔ ❿ امام عقیلی نے اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کیا ہے۔ ⓫ امام عمرو بن علی نے فرمایا: امام یحییٰ بن سعید اور امام عبد الرحمن اس سے حدیث روایت نہیں کرتے تھے، امام احمد بن حنبل نے فرمایا: اس کی حدیث نہ لکھی جائے۔ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: وہ کچھ چیز نہیں، امام زہیر بن حرب نے فرمایا: وہ ضعیف

❶ الضعفاء والمتروکین للنسائی: ص ۲۸۸۔ ❷ التاريخ الكبير للبخاری: ۲/ ۲۷۶۔

❸ سنن الدارقطنی: ۱/ ۱۶۲، ۱۶۴۔ ❹ المجروحین لابن حبان: ۱/ ۲۳۲۔

❺ الضعفاء والكذابين لابن شاهين: ص ۷۱۔ ❻ سوالات محمد بن عثمان بن أبي شيبة

لابن المدینی: ص، ۱۷۰۔ ❼ طبقات ابن سعد: ۷/ ۲۹۹۔ ❽ المعرفة والتاريخ

لفسوی: ۲/ ۷۷۔ ❾ احوال الرجال للجوزجانی: ص ۱۰۱۔ ❿ المحلی لابن حزم:

۱/ ۲۶۵۔ ⓫ الضعفاء والكبير العقيلي: ۱/ ۲۲۲۔

الحديث ہے، امام ابو حفص نے فرمایا: اہل حدیث میں سے اہل علم (محدثین) کا اس سے روایت نہ لینے پر اجماع ہے، امام ابو حاتم نے فرمایا: وہ متروک الحدیث، کذاب ہے، اور امام ابو زرعة نے اس کی حدیث کو چھوڑ دیا تھا۔<sup>①</sup> امام ابن الجوزی نے اس کا ذکر ”الضعفاء والمتروکین“ میں کیا ہے۔<sup>②</sup> امام بیہقی نے فرمایا: وہ ضعیف اور متروک ہے۔<sup>③</sup> امام وکیع بن جراح نے فرمایا: اس کی حدیث کو چھوڑ دو۔<sup>④</sup> امام ابن عدی نے فرمایا: ”أجمع من تكلم في الرجال على ضعفه وهو الى الضعف أقرب“<sup>⑤</sup> امام ابو خيثمه نے فرمایا: وہ کذاب ہے، اور امام ابوداؤد نے فرمایا: وہ کچھ چیز نہیں۔ امام الساجی نے فرمایا: وہ بہت غلطیاں کرتا تھا۔<sup>⑥</sup> امام بخاری نے اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کیا ہے۔<sup>⑦</sup> طاہر بن علی نے کہا: وہ کذاب، متروک ہے۔<sup>⑧</sup> امام ذہبی نے اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں ذکر کرنے کے بعد فرمایا: محدثین نے اس کو چھوڑ دیا تھا۔<sup>⑨</sup>

(۳۵) ت عس ق: حفص بن سليمان الأسدي أبو عمر البزاز الكوفي القاري:

روی عن: ..... عاصم الأحول، وعبد الملك بن عمير، وليث بن أبي سليم، وكثير بن شنظير، وأبي إسحاق السبيعي، وكثير بن زازآن وجماعة.

روی عنه: ..... أبو شعيب صالح بن محمد القواس وقرأ عليه،

- 
- ① الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۱۲، ۱۳. ② الضعفاء والمتروکین لابن الجوزی: ۱/ ۲۰۱. ③ معرفة السنن والآثار للبيهقي: ۱/ ۲۴۳، ۵/ ۳۷۸.
  - ④ الضعفاء الكبير للعقيلي: ۱/ ۲۲۲. ⑤ الكامل في ضعفاء الرجال لابن عدی: ۳/ ۱۳۱. ⑥ لسان الميزان لابن حجر: ۲/ ۲۰۵. ⑦ كتاب الضعفاء للبخاری: ص ۲۶.
  - ⑧ تذكرة الموضوعات والضعفاء: ص ۲۴۹. ⑨ المغنی فی الضعفاء للذهبی: ۱/ ۲۴۷.



وحفص بن غیاث، وعلی بن عیاش، وآدم بن ابی ایاس، وعلی بن حجر، وھشام بن عمار، ومحمد بن حرب الخولانی، وعلی بن یزید الصدائی، ولوین وغیرھم۔

یہ راوی متروک الحدیث اور سخت ضعیف ہے وضاحت پیش خدمت ہے:

امام الحدیث امام بخاری نے فرمایا: محدثین نے اس کو چھوڑ دیا ہے۔<sup>①</sup> امام نسائی نے فرمایا: یہ متروک الحدیث ہے۔<sup>②</sup> امام ابوزرعہ رازی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔<sup>③</sup> امام جوزجانی نے فرمایا: ”قد فرغ منه منذ دھر“<sup>④</sup> امام دارقطنی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔<sup>⑤</sup> امام ابن حبان نے فرمایا: سندوں کو الٹ پلٹ کر دیتا تھا اور مرسل روایات کو مرفوع کر دیتا تھا۔<sup>⑥</sup> امام عقیلی نے اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کیا ہے۔<sup>⑦</sup> امام یحییٰ بن معین سے ان کے شاگرد امام عثمان بن سعید نے پوچھا، اس کی حدیث کیسی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: یہ ثقہ نہیں ہے۔<sup>⑧</sup> امام ترمذی نے فرمایا: وہ حدیث میں ضعیف ہے۔<sup>⑨</sup> امام ابن حزم نے فرمایا: ”هالك متروك“<sup>⑩</sup> امام بیہقی نے فرمایا: وہ حدیث میں ضعیف ہے۔<sup>⑪</sup> امام احمد بن حنبل نے فرمایا: یہ متروک الحدیث ہے اور امام ابو حاتم نے فرمایا: اس سے حدیث نہ لی جائے اور وہ ضعیف الحدیث ہے، سچا نہیں ہے، متروک الحدیث ہے، امام ابوزرعہ نے فرمایا: وہ ضعیف الحدیث ہے۔<sup>⑫</sup> امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: وہ کذاب ہے، امام الحدیث امام بخاری نے

- 
- ① کتاب الضعفاء للبخاری: ص ۲۹۔ ② الضعفاء والمتروکین للنسائی: ص ۲۸۸۔  
 ③ کتاب الضعفاء لأبی زرعة: ۲/ ۵۰۲۔ ④ احوال الرجال للجوزجانی: ص ۱۱۰۔  
 ⑤ سنن الدارقطنی: ۲/ ۲۶۳۔ ⑥ کتاب المجروحین لابن حبان: ۱/ ۲۵۵۔  
 ⑦ الضعفاء الكبير للعقيلي: ۱/ ۲۷۰۔ ⑧ تاریخ عثمان بن سعید الدارمی: ص ۹۸۔  
 ⑨ سنن الترمذی، حدیث: ۲۹۰۵۔ ⑩ المحلی لابن حزم: ۸/ ۳۷۲۔ ⑪ السنن الكبرى للبيهقي: ۲/ ۲۴۳۔ ⑫ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۳/ ۱۸۷۔

فرمایا: محدثین نے اس سے خاموشی اختیار کی ہے (یعنی سخت مجروح ہے) امام ابن عدی نے فرمایا: ”عامۃ حدیثہ عن روى عنهم غیر محفوظ“ ❶ امام ابن الجوزی نے اس کا ذکر ”الضعفاء والمتروکین“ میں کیا ہے۔ ❷ امام ذہبی نے فرمایا: حدیث میں سخت ضعیف ہے۔ ❸ امام علی بن مدینی نے فرمایا: وہ ضعیف الحدیث ہے، امام مسلم نے فرمایا: یہ متروک ہے، امام صالح بن محمد نے فرمایا: اس سے حدیث نہ لی جائے اور اس کی تمام حدیثیں منکر ہیں۔ امام الساجی نے فرمایا: سماک وغیرہ سے روایت کردہ اس کی حدیثیں باطل ہیں، ابن خراش نے کہا: وہ کذاب، متروک اور جھوٹی حدیثیں گھڑتا تھا، امام ابوالاحمد حاکم نے فرمایا: حدیث میں گیا گزرا ہے۔ ❹ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: ”متروک الحدیث مع امامتہ فی القراءۃ“ ❺ طاہر بن علی نے کہا: وہ متروک ہے۔ ❻

### حرف (خ)

#### (۳۶) تمیز: خلید بن دعلج السدوسی أبو حلبس:

روی عن: ..... عطاء ومطر الوراق، وابن سیرین، والحسن، وقتادة، وأبي غالب صاحب أبي أمية، وثابت البناني، ومعاوية بن قرة وغيرهم.

روی عنه: ..... بقیة، وضمرة بن ربيعة، والوليد بن مسلم، وأبو توبة، وأبو جعفر النفيلي، وإسحاق بن سعيد بن الأركون وغيرهم.

یہ راوی ضعیف اور کچھ چیز نہیں ہے وضاحت ملاحظہ فرمائیں:

- ❶ الكامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی: ۳/ ۲۶۸. ❷ الضعفاء والمتروکین لابن الجوزی: ۱/ ۲۲۱. ❸ المغنی فی الضعفاء للذهبی: ۱/ ۲۷۴. ❹ تهذيب التهذيب لابن حجر: ۱/ ۵۵۹. ❺ تقريب التهذيب لابن حجر: ص ۷۷. ❻ تذكرة الموضوعات والضعفاء: ص ۲۵۱.

امام علی بن مدینی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ ① امام نسائی نے فرمایا: یہ ثقہ نہیں ہے۔ ② امام احمد بن حنبل نے فرمایا: وہ ضعیف الحدیث ہے۔ ③ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: وہ کچھ چیز نہیں۔ ④ اور ضعیف ہے۔ ⑤ امام دارقطنی نے اس کا ذکر ”الضعفاء والمتروکون“ میں کیا ہے۔ ⑥ مزید فرمایا: یہ ثقہ نہیں ہے۔ ⑦ امام یعقوب بن سفیان نے فرمایا: وہ سعید بن بشیر کی مثل ہے اور سعید بن بشیر کے بارے میں فرمایا ہے، یہ ضعیف مکر الحدیث ہے۔ ⑧ امام ابن الجوزی نے اس کا ذکر ”الضعفاء والمتروکین“ میں کیا ہے۔ ⑨ امام ابن عدی نے فرمایا: ”بعض حدیثہ انکار، ولیس بالمنکر الحدیث جداً“ ⑩ امام ابوحاتم نے فرمایا: ”صالح لیس بالمتین فی الحدیث، حدث عن قتادة أحادیث بعضها منكرة“ ⑪ امام ابن حبان نے اس کا ذکر ”ضعفاء والمتروکین“ میں کرنے کے بعد فرمایا: ”کان کثیر الخطا فیما یروی عن قتادة وغيره یعجینی التسلک عن حدیثه اذا انفرد“ ⑫ امام البیہقی نے فرمایا: اس سے حجت پکڑنا جائز نہیں ہے۔ ⑬ امام عقیلی نے اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کیا ہے۔ ⑭ امام احمد بن عبد اللہ الخرزجی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ ⑮ امام ذہبی نے اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کرنے کے

- ① سوالات محمد بن عثمان بن أبی شیبہ لابن المدینی: ص ۱۵۷ . ② الضعفاء والمتروکین للنسائی: ص ۲۸۹ . ③ العلل ومعرفة الرجال لأحمد: ۳ / ۵۶ . ④ تاریخ یحییٰ بن معین: ۲ / ۳۳۳ . ⑤ تاریخ عثمان بن سعید الدارمی: ص ۱۰۴ . ⑥ الضعفاء والمتروکون للدارقطنی: ص ۲۰۰ . ⑦ موسوعة اقوال الدارقطنی: ۱ / ۲۴۲ . ⑧ المعرفة والتاریخ للفسوی: ۲ / ۲۶۵ ، ۷۵ . ⑨ الضعفاء والمتروکین للجوزی: ۱ / ۲۵۶ . ⑩ الکامل فی ضعف الرجال لابن عدی: ۳ / ۴۸۹ . ⑪ الجرح والتعديل لابن أبی حاتم: ۳ / ۳۷۱ . ⑫ کتاب المجروحین لابن حبان: ۱ / ۲۸۵ . ⑬ السنن الکبریٰ للبیہقی: ۲ / ۲۰۹ . ⑭ الضعفاء الکبیر للعقیلی: ۲ / ۱۹ . ⑮ خلاصة تذهیب تهذیب الکمال للخرزجی: ۱ / ۲۹۳ .

بعد فرمایا: وہ قوی نہیں۔ ❶ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ ❷ امام ابوداؤد نے فرمایا: یہ ضعیف ہے، امام الساجی نے فرمایا: محدثین کا اس کے ضعیف ہونے پر اجماع ہے۔ ❸ طاہر بن علی نے کہا: محدثین نے اس کو ضعیف کہا ہے، اور اس کے ضعیف ہونے پر محدثین کا اجماع ہے۔ ❹

### (۳۷) ت: الخلیل بن مرة الضبعی البصري:

**روی عن:** ..... یزید بن اُبی مریم، وابن اُبی ملیکہ، وعطاء وعکرمہ، وعمرو بن دینار، وقتادة، ابن عجلان، ويحيى بن صالح السمان، وسهيل بن اُبي صالح، وسعيد بن عمرو، وقيل بينها الحسن السدوسی وجماعة .

**روی عنه:** ..... الليث بن سعد، وهو من أقرانه، وابن وهب، وجعفر بن سليمان الضبعی، وبقية، وابنه علی بن الخلیل، ووکیع، وأحمد یعقوب ابنا إسحاق الحضرمی وغيرهم .

یہ راوی جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف اور متروک ہے ملاحظہ فرمائیں:

امام الحدیث امام بخاری نے فرمایا: ”فیہ نظر“ (یعنی متروک اور مہتم ہے) ❶ امام نسائی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ ❷ امام ابن حبان نے فرمایا: اس نے اپنے مشائخ سے منکر حدیثیں روایت کی ہیں اور یہ اکثر مجہول راویوں سے روایت کرتا ہے۔ نیز امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ ❸ امام ابوحاتم نے فرمایا: وہ حدیث میں قوی نہیں، وہ شیخ نیک ہے اور امام ابوزرعہ نے فرمایا: وہ شیخ نیک ہے۔ ❹ امام البیہقی نے فرمایا: وہ حدیث

❶ المغنی فی الضعفاء للذہبی: ۱/ ۳۲۲ . ❷ تقریب التہذیب لابن حجر: ص ۹۳ .

❸ تہذیب التہذیب لابن حجر: ۲/ ۹۶ . ❹ تذکرۃ الموضوعات والضعفاء: ص ۲۵۴ .

❺ التاریخ الکبیر للبخاری: ۳/ ۱۷۶ . ❻ الضعفاء والمتروکین للنسائی: ص ۲۸۹ .

❼ کتاب المجروحین لابن حبان: ۱/ ۲۸۶ . ❽ الجرح والتعديل لابن اُبی حاتم: ۳/ ۳۶۷ .

میں قوی نہیں۔<sup>①</sup> مزید فرمایا: وہ منکر الحدیث<sup>②</sup> اور ”فیہ نظر“<sup>③</sup> امام عقیلی نے اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کیا ہے۔<sup>④</sup> امام ابن الجوزی نے بھی اس کا ذکر ”الضعفاء والمتروکین“ میں کیا ہے۔<sup>⑤</sup> امام ابن عدی نے فرمایا: ”ولم أرفی أحادیثه حدیثاً منکراً قد جاوز الحد، وهو فی جملة من یکتب حدیثه، ولیس هو متروک الحدیث“<sup>⑥</sup> امام ابن شاپین اور امام احمد بن صالح نے فرمایا: ”وهو ثقة“<sup>⑦</sup> امام المحمّد ثین امام بخاری نے فرمایا: یہ منکر الحدیث ہے اور اس کی حدیثیں صحیح نہیں، امام الساجی، امام ابن الجارود، امام البرقی اور امام ابن السکن نے اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کیا ہے، امام ابو ولید الطیالسی نے فرمایا: یہ گمراہ تھا، اور گمراہ کرنے والا تھا، اور امام ابوالحسن الکوئی نے فرمایا: وہ ضعیف الحدیث اور متروک تھا۔<sup>⑧</sup> امام ذہبی نے اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کیا ہے<sup>⑨</sup> امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔<sup>⑩</sup>

(۳۸) ت ق: خارجه بن مصعب بن خارجه الضبعی بن الحجاج الخراسانی.

روی عن: ..... زید بن أسلم، وسهل بن أبي صالح، وأبي حازم سلمة بن دينار، وبكير بن الأشج، وخالد الحذاء وشريك بن أبي نمر، وعاصم الأحول، وعمر بن دينار قهرمان آل الزبير، ومالك وأبي حنيفة، ويونس بن يزيد، ويونس بن عبيد وخلق.

- ① الشعب الايمان للبيهقي: ۳ / ۲۷ . ② المدخل الى السنن الكبرى للبيهقي: ۴۱۸ .
- ③ البعث والنشور للبيهقي: ۲۵۵ . ④ الضعفاء والكبير للعقيلي: ۲ / ۱۹ . ⑤ الضعفاء والمتروکين للجوزي: ۱ / ۲۵۷ . ⑥ الكامل في ضعفاء الرجال لابن عدی: ۳ / ۵۰۹ .
- ⑦ تاريخ أسماء الثقات لابن شاهين: ص ۱۱۹ . ⑧ تهذيب التهذيب لابن حجر: ۲ / ۱۰۱، ۱۰۲ . ⑨ المغنی فی الضعفاء للذهبي: ۱ / ۳۲۴ . ⑩ تقريب التهذيب لابن حجر: ص ۹۴ .

**روی عنہ:** ..... الثوری، ومات قلبه وأبوداؤد الطیالسی، وعلى بن الحسن بن شقیق، وزید بن الحباب، وشبابہ بن سوار، وعبدالرحمن بن مہدی، وأبو بدر شجاع بن الولید، ووکیع، ویحی بن یحی النیسابوری، ونعیم بن حماد الخزاعی وغیرہم۔

یہ راوی ”مدلس“ ❶ کذاب، متروک اور منکر الحدیث ہے وضاحت ملاحظہ فرمائیں:

امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ ❷ مزید فرمایا: یہ ثقہ نہیں ہے۔ ❸ امام علی بن مدینی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ ❹ امام دارقطنی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ ❺ امام نسائی نے فرمایا: وہ متروک الحدیث ہے۔ ❻ امام الجوزجانی نے فرمایا: ”اس پر مر جیہ ہونے کی تہمت لگائی گئی ہے۔“ ❼ امام المحمّد ثین امام بخاری نے فرمایا: ”ترکہ وکیع، کان یدلس عن غیاث بن ابراہیم، ولا یعرف صحیح حدیثہ من غیرہ“ ❽ امام یعقوب بن سفیان نے فرمایا: میں نے اپنے اصحاب (محدثین) کو کہتے ہوئے سنا، وہ ضعیف ہے۔ ❾ امام ابن حبان نے فرمایا: یہ ثقہ راویوں سے موضوع (جھوٹی) روایات نقل کرتا ہے اس لیے اس سے حجت پکڑنا حلال نہیں ہے۔ ❿ امام احمد بن حنبل نے فرمایا: اس سے حدیث نہ لکھی جائے، امام ابو حاتم نے فرمایا: یہ مضطرب الحدیث ہے، قوی نہیں، اس کی حدیث لکھی جائے (متابعات میں) اور یہ قابل حجت نہیں ہے۔ ⓫ امام ابن الجوزی نے اس

❶ الفتح المبین فی تحقیق طبقات المدلسین: ص ۷۶۔ ❷ تاریخ یحیٰ بن معین: ۱/ ❸ تاریخ یحیٰ بن معین: ۱/ ۲۶۲۔ ❹ سوالات محمد بن عثمان بن أبی شیبہ لابن المدینی: ص ۶۶۔ ❺ سنن الدارقطنی: ۱/ ۳۵۱۔ ❻ الضعفاء والمتروکین للنسائی: ص ۲۸۹۔ ❼ احوال الرجال للجوزجانی: ص ۲۰۹۔ ❽ کتاب الضعفاء لبخاری: ص ۳۹۔ ❾ المعرفة والتاریخ للفسوی: ۳/ ۱۴۷۔ ❿ کتاب المجروحین لابن حبان: ۱/ ۲۸۸۔ ⓫ الجرح والتعديل لابن أبی حاتم: ۳/ ۳۶۵۔

کا ذکر ”الضعفاء والمتروکین“ میں کیا ہے۔ ① امام الساجی نے فرمایا: امام وکیع نے اسے چھوڑ دیا تھا، وہ تدلیس کرتا تھا۔ ② امام عقیلی نے اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کیا ہے۔ ③ امام ابن عدی نے فرمایا: ”لہ حدیث کثیر وأصناف فیہا مسند ومنقطع وعندی أنه یغلط، ولا یتعمد الکذب“ ④ امام ابوزرعمہ رازی نے اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کیا ہے۔ ⑤ امام ابن شاپین نے بھی اس کا ذکر ”الضعفاء والکذابین“ میں کیا ہے۔ ⑥ امام ذہبی نے فرمایا: یہ سخت ضعیف ہے۔ ⑦ امام بیہقی نے فرمایا: وہ قوی نہیں ہے، اس سے حجت پکڑنا جائز نہیں۔ ⑧ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: اس سے حدیث نہ لکھی جائے، اور امام ابن ابی خيثمة نے فرمایا: وہ کوئی چیز نہیں ہے۔ ⑨ امام محمد بن سعد نے فرمایا: محدثین نے اس کی حدیث کو ترک کر دیا تھا، امام حاکم نے فرمایا: وہ متروک الحدیث ہے، امام ابوداؤد نے فرمایا: وہ ضعیف، کوئی چیز نہیں ہے، امام الجارود وغیرہ نے اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کیا ہے۔ ⑩ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: وہ متروک ہے، اور کذاب راویوں سے تدلیس کرتا تھا، امام یحییٰ بن معین نے اسے کذاب کہا ہے۔ ⑪ طاہر بن علی نے کہا: جمہور محدثین نے اس کو چھوڑ دیا ہے اور امام یحییٰ بن معین نے اس کو کذاب کہا ہے اور کذاب راویوں سے تدلیس کرتا تھا۔ ⑫

- ① الضعفاء والمتروکین لابن الجوزی: ۱/ ۲۴۳ . ② تعلیقات الدارقطنی: ص ۹۲ .  
 ③ الضعفاء الکبیر للعقیلی: ۲/ ۲۵ . ④ الکامل فی ضعف الرجال لابن عدی: ۳/ ۵۰۳ .  
 ⑤ کتاب الضعفاء لأبی زرعة: ۲/ ۶۱۴ . ⑥ الضعفاء والکذابین لابن شاپین: ص ۸۴ .  
 ⑦ الکاشف للذہبی: ۱/ ۲۰۱ . ⑧ السنن الکبریٰ للبیہقی: ۲/ ۱۵۷ ،  
 ⑨ الضعفاء والکذابین لابن شاپین: ص ۸۴ . ⑩ تہذیب التہذیب لابن حجر: ۱۶۱/ ۴۹ .  
 ⑪ تقریب التہذیب لابن حجر: ص ۸۷ . ⑫ تذکرۃ الموضوعات والضعفاء: ص ۲۵۳ .

(۳۹) د ق: خالد بن عمرو بن محمد بن عبد اللہ بن سعید بن العاص الأموي السعیدی أبو سعید الکوفی:

روی عن: ..... یونس بن أبی إسحاق، والثوری ومالك بن مفل، وشعبة، وسفيان، واللیث بن سعد، وهشام الدستوائی وغيرهم .

روی عنه: ..... ابراهیم بن موسی الرازی، والحسن بن علی الخلال، وشهاب بن عباد، ویوسف بن عدی، ومنجاب بن الحارث، وسليمان بن داود بن ثابت الواسطی، وأبو نعیم الحلبي، وأبو کریب، وأحمد بن منصور الرمادی وغيرهم .

یہ راوی کذاب، متروک الحدیث اور منکر الحدیث ہے وضاحت ملاحظہ فرمائیں:

امام الحدیثین امام بخاری نے فرمایا: وہ منکر الحدیث ہے۔ ❶ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: اس کی حدیث کچھ چیز نہیں ہے۔ ❷ امام نسائی نے فرمایا: وہ ثقہ نہیں ہے۔ ❸ امام ابن حبان نے فرمایا: وہ ثقہ راویوں سے موضوع (جھوٹی) احادیث روایت کرنے میں منفرد تھا، اس سے حجت پکڑنا حلال نہیں۔ ❹ امام عقیلی نے اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کیا ہے۔ ❺ امام بیہقی نے فرمایا: وہ ضعیف، منکر الحدیث ہے۔ ❻ امام ابوزرعہ رازی نے فرمایا: وہ وہی الحدیث تھا، اس کی حدیث چھوڑ دو۔ ❼ امام ابن الجوزی نے اس کا ذکر ”الضعفاء والمتروکین“ میں کیا ہے۔ ❽ امام ابن عدی نے فرمایا: ”لہ غیر ما ذکر من الحدیث عن یونس بن مفل، وکلها أو عامتها موضوعة، وهو بین الأمر

❶ کتاب الضعفاء للبخاری: ص ۳۸ . ❷ تاریخ یحییٰ بن معین: ۱ / ۳۷۵ . ❸ الضعفاء والمتروکین للنسائی: ص ۲۷۹ . ❹ کتاب المجروحین لابن حبان: ۱ / ۲۸۳ . ❺ الضعفاء الکبیر للعقيلي: ۲ / ۱۰ . ❻ السنن الکبری للبیہقی: ۱ / ۴۲۵ . ❼ کتاب الضعفاء لأبي زرعة: ۲ / ۴۴۶ ، ۶۹۲ . ❽ الضعفاء والمتروکین للجوزی: ۱ / ۲۴۹ .



فی الضعفاء“ ❶ امام احمد بن حنبل نے فرمایا: وہ شیخ منکر الحدیث ہے، ثقہ نہیں ہے اور اس کی روایت کردہ حدیثیں باطل ہیں، امام ابو حاتم نے فرمایا: وہ متروک الحدیث، ضعیف ہے۔ امام دارقطنی نے فرمایا: وہ منکر الحدیث ہے۔ ❷ امام دارقطنی نے اس کا ذکر ”الضعفاء والمتروکون“ میں کیا ہے۔ ❸ امام الساجی نے فرمایا: وہ منکر الحدیث ہے، امام ابوداؤد نے فرمایا: وہ کوئی چیز نہیں ہے۔ امام صالح بن محمد نے فرمایا: وہ جھوٹی روایت گھڑتا تھا۔ ❹ امام ذہبی نے فرمایا: محدثین نے اس کو چھوڑ دیا تھا۔ ❺ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: ”رماہ ابن معین بالکذب ونسبه صالح جزرة وغيره الى الوضع“ ❻

### حرف (ر)

(۴۰) ت ق: رشدين بن سعد بن مفلح بن هلال المهري أبو الحجاج المصري وهو رشدين بن أبي رشدين:

روى عن: ..... زبان بن فائد، وأبي هانئ حميد بن هانئ، وعبدالرحمن بن أبي زياد بن أنعم، والأوزاعي، وعمرو بن الحارث، ومعاوية بن صالح، والضحاك بن شرحبيل، وقرّة بن حيویل، ويونس بن يزيد، وعقيل بن خالد وغيرهم.

روى عنه: ..... بقیة، وهو من أقرانه، وابن المبارك ومروان بن محمد، وابنه عبدالقاهر بن رشدين، وقمرة بن ربيعة، وأبو كريب، وهشام بن عمار كتابة، وقتيبة، وعيسى بن حماد زغبة، وعيسى بن

❶ الكامل فی ضعف الرجال لابن عدی: ۳/ ۴۶۱. ❷ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۳/ ۳۴۰. ❸ الضعفاء والمتروکون للدارقطنی: ص ۱۹۹. ❹ تهذيب التهذيب لابن حجر: ۲/ ۶۷. ❺ الكاشف للذهبي: ۱/ ۲۰۶. ❻ تقريب التهذيب لابن حجر: ص ۸۹.

ابراہیم وجماعة .

یہ راوی ضعیف، متروک اور منکر الحدیث ہے۔ وضاحت ملاحظہ فرمائیں:

امام نسائی نے فرمایا: وہ متروک الحدیث ہے۔ ① امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: وہ کچھ چیز نہیں ہے۔ ② امام محمد بن سعد نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ ③ امام احمد بن حنبل نے فرمایا: "ضعفه"، وقدم ابن لهيعة عليه "امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: اس سے حدیث نہ لکھی جائے، امام ابن نمیر نے فرمایا: اس سے حدیث نہ لکھی جائے۔ امام عمرو بن علی نے فرمایا: وہ ضعیف الحدیث ہے، امام ابو حاتم نے فرمایا: وہ منکر الحدیث ہے اور اس میں غفلت ہے، اور اس نے ثقہ راویوں سے منکر حدیثیں روایت کی ہیں، حدیث میں ضعیف ہے، امام ابوزرعرہ رازی نے فرمایا: وہ ضعیف الحدیث ہے۔ ④ امام المحمّد ثین امام بخاری نے اس کا ذکر "ضعفاء" میں کیا ہے۔ ⑤ امام ابن الجوزی نے بھی اس کا ذکر "الضعفاء والمتروکین" میں کیا ہے۔ ⑥ امام دارقطنی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ ⑦ امام عقیلی نے اس کا ذکر "ضعفاء" میں کیا ہے۔ ⑧ امام بیہقی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ ⑨ امام ابن عدی نے فرمایا: "وعامة أحاديثه عن يرويه عنه ما أقل فيها ما يتابعه أحد عليه، وهو مع ضعفه يكتب حديثه" ⑩ امام یعقوب بن سفیان نے فرمایا: أضعف، وأضعف ⑪ امام ابوزرعرہ نے اس کا ذکر "ضعفاء" میں کیا ہے۔ ⑫ امام الجوزجانی نے

① الضعفاء والمتروکین للنسائی: ص ۲۹۲ . ② سوالات ابن الجنید لیحيي بن معین: ص ۱۰۰ . ③ طبقات ابن سعد: ۷ / ۵۰۸ . ④ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۳ / ۴۶۴ . ⑤ کتاب الضعفاء للبخاری: ص ۴۳ . ⑥ الضعفاء والمتروکین للجوزی: ۱ / ۲۸۴ . ⑦ الضعفاء والمتروکون للدارقطنی: ص ۲۰۹ . ⑧ الضعفاء الكبير للعقيلي: ۲ / ۶۶ . ⑨ السنن الكبرى للبيهقي: ۸ / ۲۳۸ . ⑩ الكامل في ضعفاء الرجال لابن عدی: ۴ / ۸۵ . ⑪ المعرفة والتاريخ للفسوي: ۳ / ۱۶۴ . ⑫ کتاب الضعفاء لأبي زرة: ۲ / ۱۶۴ .

فرمایا: ”مشاکل له، عندہ معاضیل و مناکیر کثیرہ“ ❶ امام ابن حبان نے فرمایا: ”کان ممن یجیب فی کل ما یسأل ویقرأ کلماً دفع الیہ سواء کان ذلک حدیثہ من أو من غیر حدیثہ، ویقلب المناکیر فی أخبارہ علی مستقیم حدیثہ“ ❷ امام ابن شاہین نے اس کا ذکر ”الثقات“ میں کرنے کے بعد فرمایا: کہ امام احمد بن حنبل کہتے ہیں: ”أرجوان یكون ثقة، أو صالح الحديث“ ❸ امام نسائی نے فرمایا: وہ حدیث میں ضعیف ہے اور اس سے حدیث نہ لکھی جائے، امام ابوداؤد نے فرمایا: وہ ضعیف الحدیث ہے۔ ❹ امام ذہبی نے فرمایا: وہ نیک، عبادت گزار، بُرے حافظے والا تھا، اور قابل اعتبار نہیں ہے۔ ❺ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ ❻

### حرف (س)

(۴۱) ت: سلیمان بن سفیان التیمی أبو سفیان المدنی مولی آل طلحة بن عبيدالله:

روی عن: ..... بلال بن یحی بن طلحة بن عبيدالله، وعبدالله بن دینار.

روی عنه: ..... سلیمان التیمی، وابنه معتمر بن سلیمان، وأبوداؤد الطیالسی.

یہ راوی متروک، منکر الحدیث، ضعیف اور کوئی چیز نہیں ہے وضاحت ملاحظہ فرمائیں: امام نسائی نے فرمایا: وہ ثقہ نہیں ہے۔ ❷ امام الحدیث امام بخاری نے فرمایا: یہ منکر

- ❶ احوال الرجال للجززجانی: ص ۱۵۶ . ❷ کتاب المجروحین لابن حبان: ۳۰۳/۱ . ❸ تاریخ الثقات لابن شاہین، ص: ۱۲۹ . ❹ تہذیب التہذیب لابن حجر: ۱۶۵/۲ . ❺ میزان الاعتدال للذہبی: ۴۹/۲ . ❻ تقریب التہذیب لابن حجر، ص: ۱۰۳ . ❼ الضعفاء والمتروکین للنسائی: ص ۲۹۴ .

الحديث ہے۔ ① امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: وہ کچھ چیز نہیں ہے۔ ② مزید فرمایا: وہ ثقہ نہیں ہے۔ ③ امام ابن الجوزی نے اس کا ذکر ”الضعفاء والمتروکین“ میں کیا ہے۔ ④ امام ابن عدی نے بھی اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کیا ہے۔ ⑤ امام ابو حاتم نے فرمایا: وہ حدیث میں ضعیف ہے، اس نے ثقہ راویوں سے منکر حدیثیں روایت کی ہیں، اور امام ابو زرعہ نے فرمایا: وہ منکر الحدیث ہے۔ ⑥ امام دارقطنی نے اس کا ذکر ”الضعفاء والمتروکین“ میں کیا ہے۔ ⑦ امام عقیلی نے بھی اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کیا ہے۔ ⑧ اور امام ابن شاپین نے بھی اس کا ذکر ”الضعفاء والكذابين“ میں کیا ہے۔ ⑨ امام ابن المدینی نے فرمایا: اس نے منکر حدیثیں روایت کی ہیں امام الدولابی نے فرمایا: وہ ثقہ نہیں ہے، امام یعقوب بن شبہ نے فرمایا: اس کی حدیثیں منکر ہیں۔ ⑩ امام ابو زرعہ رازی نے فرمایا: ”راوی عن عبد اللہ بن دینار ثلاثة أحاديث كلها يعنى مناكير، واذا روى المجهول المنكر عن المعروضين فهو كذا، كلمة لم اتقنها عنه“ ⑪ امام ذہبی نے فرمایا: اس کو محدثین نے ضعیف کہا ہے۔ ⑫ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ ⑬

- 
- ① کتاب الضعفاء للبخاری: ص ۱۴۳ . ② سوالات ابن الجندی لیحي بن معین: ص ۱۰۳ . ③ الضعفاء الكبير للعقيلي: ۲ / ۱۳۵ . ④ الضعفاء والمتروکین للجوزی: ۲ / ۲۰ . ⑤ الكامل فی ضعف الرجال لابن عدی: ۴ / ۲۶۵ . ⑥ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۴ / ۱۱۶ . ⑦ الضعفاء والمتروکون للدارقطنی: ص ۲۲۷ . ⑧ الضعفاء الكبير للعقيلي: ۲ / ۱۳۵ . ⑨ الضعفاء والكذابين لابن شاهين: ص ۹۷ . ⑩ تهذيب التهذيب لابن حجر: ۲ / ۴۰۶ . ⑪ کتاب الضعفاء لأبي زرعة: ۲ / ۵۱۲ . ⑫ المغنی فی الضعفاء للذهبی: ۱ / ۴۳۸ . ⑬ تقريب التهذيب لابن حجر: ص ۱۳۳ .

(۴۲) ق: سلام بن سلیمان بن سوار الثقفی مولاهم، أبو العباس المدائنی الضریر ابن أخی شبابة:

روی عن: ..... عیسی بن طهان، وکثیر بن سلیم، وابن أبی ذئب، وأبی عمرو بن العلاء واسرائیل بن یونس، وسلام الطویل، وشعبة وجماعة.

روی عنه: ..... سلیمان بن عبدالرحمن الدمشقی، وأحمد بن أبی الحواری، وهشام بن عمار، ویزید بن حمد بن عبدالصمد، وعثمان بن سعید الدارمی، وأبو حاتم الرازی، وعبدالله بن روح المدائنی، ومحمد بن عیسی بن حبان، واسماعیل بن سمویه، وعدة.

یہ راوی ضعیف، منکر الحدیث اور ناقابلِ حجت ہے، وضاحت ملاحظہ فرمائیں:

امام ابو حاتم نے فرمایا: وہ قوی نہیں ہے۔ ❶ امام ابن حبان نے فرمایا: اس کی ابی عمرو بن العلاء سے روایت کردہ احادیث میں متابعت نہیں کی گئی، جب منفرد ہو تو اس سے حجت پکڑنا جائز نہیں ہے۔ ❷ امام عقیلی نے فرمایا: ”فی حدیثه عن الثقات مناکیر“ ❸ امام ابن عدی نے فرمایا: وہ میرے نزدیک منکر الحدیث ہے۔ ❹ امام ابن حزم نے فرمایا: ”هالك“ ❺ امام ابن الجوزی نے فرمایا: وہ متروک ہے۔ ❻ امام الحاکم ابو عبد اللہ نے فرمایا: اس نے حمید الطویل اور ابی عمرو بن العلاء اور ثور بن یزید سے موضوع (جھوٹی) حدیثیں روایت کی ہیں۔ ❼ امام ذہبی نے اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کیا ہے۔ ❽

❶ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۴/ ۲۴۰. ❷ كتاب المجروحين لابن حبان: ۱/ ۳۴۲. ❸ الضعفاء الكبير للعقيلي: ۲/ ۱۶۱. ❹ الكامل في ضعفاء الرجال لابن عدی: ۴/ ۳۲۳. ❺ المحلى لابن حزم: ۷/ ۸. ❻ العلل المتناهية للجوزي: ۲/ ۳۰۶. ❼ المدخل الى الصحيح للحاكم: ص ۱۴۴. ❽ المغنی فی الضعفاء للذهبی: ۱/ ۴۲۲.

امام ابن الجوزی نے بھی اس کا ذکر ”الضعفاء والمتروکین“ میں کیا ہے۔<sup>①</sup>  
 امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔<sup>②</sup> طاہر بن علی نے کہا: وہ متروک ہے۔<sup>③</sup>  
 (۴۳) ۴: سعید بن بشیر الأزدي، ويقال البصري مولا هم أبو  
 عبد الرحمن:

روی عن: ..... قتاده، والزهری، وعمرو بن دينار، وعبيد الله بن عمرو، وعبد العزيز بن صهيب، والأعمش، وأبي الزبير، ومطر الوراق، وجماعة.

روی عنه: ..... بقية، وأسد بن موسى، ورواد بن الجراح، وبكر بن مضر، وابن عيينة، وعبدالرزاق، ووكيع، ومروان بن محمد، وهشيم، وعمر بن عبد الواحد، والوليد بن مسلم، ومحمد بن بكار بن الريان، ومحمد بن خالد بن عثمة، ومحمد بن شعيب بن شابور، وأبو مسهر، وأبو الجماهر محمد بن عثمان التنوخي، وعبد الله بن يوسف التنيسي وغيرهم.

یہ راوی ضعیف، متروک اور منکر الحدیث ہے، وضاحت ملاحظہ فرمائیں:

امام الحدیث امام بخاری نے فرمایا: ”یتکلمون فی حفظه وهو یحتمل“<sup>④</sup>  
 امام نسائی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔<sup>⑤</sup> امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: وہ کچھ چیز نہیں ہے۔<sup>⑥</sup>  
 مزید فرمایا: وہ ضعیف ہے۔<sup>⑦</sup> امام علی بن مدینی نے فرمایا: وہ ضعیف تھا۔<sup>⑧</sup> امام دارقطنی نے

① الضعفاء والمتروکین للجوزی: ۲/ ۶. ② تقریب التهذیب لابن حجر: ص ۱۴۱.

③ تذکرۃ الموضوعات والضعفاء: ص ۲۵۹. ④ کتاب الضعفاء للبخاری: ص ۴۵.

⑤ الضعفاء والمتروکین للنسائی: ص ۲۹۴. ⑥ تاریخ یحییٰ بن معین: ۲/ ۷۴.

⑦ تاریخ عثمان بن سعید الدارمی: ص ۵۰. ⑧ سوالات محمد بن عثمان بن أبی شیبہ

لابن المدینی: ص ۱۵۷.

فرمایا: وہ حدیث میں قوی نہیں ہے۔ ❶ امام ابو مسہر نے فرمایا: وہ ضعیف منکر الحدیث تھا۔ ❷ امام ابن شاہین نے اس کا ذکر ”الضعفاء والكذابين“ میں کیا ہے۔ ❸ امام ابن الجوزی نے بھی اس کا ذکر ”الضعفاء والمتروکین“ میں کیا ہے۔ ❹ امام ابن حزم نے فرمایا: وہ ضعیف تھا۔ ❺ امام بیہقی نے فرمایا: وہ ضعیف تھا۔ ❻ امام ابن شاہین نے فرمایا: ”انہ مامون“ ❷ امام شعبہ نے فرمایا: ”صدوق اللسان“ امام سفیان بن عیینہ نے فرمایا: وہ حافظ تھا، امام عبد الرحمن بن مہدی اس سے حدیث روایت کرتے تھے، پھر اس کو ترک کر دیا تھا۔ امام احمد بن حنبل نے فرمایا: ”یضعف امره“ امام ابن نمیر نے فرمایا: وہ منکر الحدیث ہے، اور کوئی چیز نہیں ہے، حدیث میں قوی نہیں، اس نے قتادہ سے منکر روایتیں بیان کی ہیں، امام دحیم نے فرمایا: ”یوثقونه، وکان حافظاً، وقال أبو زرعة المدمشقی، رایت أبا مسهر، یحدثنا عن سعید بن بشیر، ورأیتہ عنده موضعا للحدیث“ امام ابو زرعة نے فرمایا: ”محله الصدق شیخ یکتب حدیثہ، حدثنا عبد الرحمن قال: وسمعت أبا ینکر علی من أدخله فی کتاب الضعفاء، وقال یحول منه۔ ❸ امام ابو زرعة رازی نے اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کیا ہے۔ ❹ امام ابن حبان نے فرمایا: وہ ردی الحفظ، فاحش الخطاء تھا اور قتادہ سے روایت کردہ روایات میں اس کی مطابقت نہیں کی گئی۔ ❺ امام عقیلی اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کرنے کے بعد کہتے ہیں: امام سعید بن عبد العزیز نے فرمایا: وہ رات کو سانپ اکٹھا کرنے والا تھا۔ ❻ امام ابن عدی نے

- ❶ سنن الدارقطنی: ۱/ ۱۳۵ . ❷ المعرفة والتاریخ للفسوی: ۲/ ۷۵ . ❸ الضعفاء والكذابين لابن شاهين: ص ۹۸ . ❹ الضعفاء والمتروکین للجوزی: ۱/ ۳۱۴ . ❺ المحلی لابن حزم: ۱۱/ ۱۲۳ . ❻ معرفة السنن والآثار للبيهقي: ۱/ ۲۱۸ . ❷ التاریخ الثقات لابن شاهين: ص ۱۴۳ . ❸ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۴/ ۶ ، ۷ . ❹ کتاب الضعفاء لأبي زرعة: ۲/ ۶۱۹ . ❺ کتاب المجروحین لابن حبان: ۱/ ۳۱۹ . ❻ الضعفاء الكبير للعقيلي: ۲/ ۱۰۰ .

فرمایا: ”لہ عند اہل دمشق تصانیف ولا أرى بما يرويه باسا ولعله يهيم  
فى الشىء بعد الشىء ويغلط والغالب على حديثه الاستقامة، و  
الغالب عليه، الصدق“ ❶ امام ذہبی نے اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کیا ہے۔ ❷ امام  
الحاکم ابو احمد نے فرمایا: وہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں ہے، امام الساجی نے فرمایا: اس نے  
قتادہ سے منکر حدیثیں روایت کی ہیں، امام ابوداؤد نے فرمایا: وہ ضعیف ہے، امام ابوبکر البرز  
نے فرمایا: وہ میرے نزدیک نیک ہے، اس میں کوئی حرج نہیں۔ ❸ امام ابن حجر عسقلانی نے  
فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ ❹ علامہ البانی نے فرمایا: راوی سعید بن بشر ضعیف ہے۔ ❺

(۴۴) ت: سعید بن زری الخراعی البصري العباداني أبو معاوية  
ويقال أبو عبيدة وهو الصحيح:

روى عن: ..... الحسن، وابن سيرين، وقتادة، وثابت البناني،  
وعاصم الأحول وغيرهم.

روى عنه: ..... فليح بن سليمان، ويزيد بن هارون، ويونس بن  
محمد المؤدب، ومصعب بن المقدم، ومحمد بن الحسن الأسدي،  
وعلى بن الجعد، وبشر بن الوليد الكندي وغيرهم.

یہ راوی سخت ضعیف، متروک اور منکر الحدیث ہے، وضاحت ملاحظہ فرمائیں:  
امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: اس کی حدیث کسی کام کی نہیں، اور امام ابو حاتم نے فرمایا:  
”ضعیف الحدیث، منکر الحدیث، ”عنده عجائب من المناکیر“ ❶ امام یعقوب بن

❶ الكامل فى ضعفاء الرجال لابن عدى: ٤ / ٤٢٢ . ❷ المغنى فى الضعفاء للذهبي:

١ / ٣٩٧ . ❸ تهذيب التهذيب لابن حجر: ٢ / ٢٩٢ . ❹ تقريب التهذيب لابن حجر:

ص ١٢٠ . ❺ سلسلة الأحاديث الضعيفة والموضوعة للألباني: ٤ / ٢٠٧، ح ١٧١٧ .

❻ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ٤ / ٢٣ .



سفیان الفسوی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ ❶ امام المحمّد ثین بخاری نے فرمایا: ”صاحب عجائب“ ❷ امام دارقطنی نے فرمایا: یہ متروک ❸ اور ضعیف ہے۔ ❹ امام بیہقی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ ❺ امام نسائی نے فرمایا: یہ ثقہ نہیں ہے۔ ❻ امام ابن حبان نے فرمایا: یہ قلت روایات کے باوجود ثقہ راویوں سے موضوع ومن گھرت روایات نقل کرتا تھا۔ ❼ امام ابن شاہین نے اس کا ذکر ”ضعفاء والكذابين“ میں کیا ہے۔ ❽ امام ابن الجوزی نے بھی اس کا ذکر ”ضعفاء والمتروکین“ میں کیا ہے۔ ❾ امام ذہبی نے فرمایا: محدثین نے اس کو ضعیف کہا ہے۔ ❿ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: یہ منکر الحدیث ہے۔ ⓫ امام عقیلی نے اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کیا ہے۔ ⓬ امام ذہبی نے بھی اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کیا ہے۔ ⓭ امام ابن عدی نے اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کیا ہے۔ ⓮ امام ابوالاحمد الحاکم نے فرمایا: یہ سخت منکر الحدیث ہے۔ ⓯ علامہ البانی نے فرمایا: راوی سعید بن زری مکر الحدیث ہے، جیسا کہ حافظ (ابن حجر) نے ”تقریب“ میں کہا ہے۔ ⓰

(۴۵) بخ ت ق: سعید بن المرزبان العبسی أبو سعد البقال الکوفی  
الأعور مولی حذیفة:

روی عن:..... أنس، وأبي وائل، وأبي عمرو الشيباني، وعكرمة،

- ❶ المعرفة والتاريخ للفسوی: ۲۸ / ۳ . ❷ التاريخ الكبير للبخاری: ۳ / ۳۹۰ .
- ❸ الضعفاء والمتروکون للدارقطنی: (۲۷۲) ❹ السنن الدارقطنی: ۱ / ۲۴۴ . ❺ السنن الكبرى للبيهقي: ۱ / ۳۸۳ . ❻ الضعفاء والمتروکین للنسائی: ص ۲۹۵ . ❼ کتاب المجروحین لابن حبان: ۱ / ۳۱۸ . ❽ الضعفاء والكذابين لابن شاهين (۳۴۷) ❾ الضعفاء والمتروکین للجوزی: ۱ / ۳۱۸ . ❿ الکاشف للذهبی: ۱ / ۲۸۵ .
- ⓫ تحرير تقريب التهذيب: ۲ / ۲۸ . ⓬ الضعفاء الكبير للعقيلي: ۲ / ۱۰۶ . ⓭ المغنی فی الضعفاء للذهبی: ۱ / ۴۰۲ . ⓮ الکامل فی ضعف الرجال لابن عدی: ۴ / ۴۰۶ .
- ⓯ تهذيب التهذيب لابن حجر: ۲ / ۳۰۲ . ⓰ سلسلة الأحاديث الصحيحة للألبانی: ۲ / ۴۰۲ ، ح ۷۷۱ .

وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي مُوسَى .

**روی عنه:** ..... الأعمش وهو من أقرانه ، وشعبة ، والسفيانان ،

وَأَبُو بَكْرٍ بْنُ عِيَّاشٍ ، وَعُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ السَّكُونِيُّ ، وَهَشِيمٌ ، وَيزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، وَيَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى وَغَيْرُهُمْ .

یہ راوی مدلس ❶ اور ضعیف، متروک، منکر الحدیث، ناقابل حجت ہے، اور جمہور محدثین نے اس کو ضعیف کہا ہے وضاحت پیش خدمت ہے: امام نسائی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ ❷ امام بیہقی نے فرمایا: یہ قابل حجت نہیں۔ ❸ اور اہل علم (محدثین) نے اس کی حدیث سے حجت نہیں پکڑی۔ ❹ امام ابن حبان نے فرمایا: یہ بہت زیادہ وہم کرنے والا اور فاحش الخطاء ہے۔ ❺ امام یعقوب بن سفیان الفسوی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے، اس کی حدیث میں وقت ضائع نہ کیا جائے۔ ❻ امام دارقطنی نے فرمایا: یہ متروک ہے۔ ❼ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ ❽ اور کچھ چیز نہیں ہے۔ ❾ ”وقال أحمد بن حنبل: ما رأيت سفیان بن عیینة أُملي علينا الا حديثاً واحداً من حديث أبي سعد البقال قلت: لم، قال: لضعف أبي سعد عنده“ امام ابو حفص عمرو بن علی نے فرمایا: یہ ضعیف الحدیث ہے، امام ابو حاتم نے فرمایا: اس کی حدیث سے حجت پکڑنا جائز نہیں، امام عبد الرحمن نے امام ابو زرعة سے اس کے متعلق پوچھا، تو انہوں نے فرمایا: یہ حدیث میں کمزور اور مدلس ہے، میں نے کہا، وہ سچا ہے، آپ نے فرمایا: ہاں وہ جھوٹ نہیں بولتا تھا، امام

- ❶ الفتح المبين في تحقيق طبقات المدلسين: ص ٧٦ . ❷ الضعفاء والمتروكين  
لنسائي: ص ٢٩٤ . ❸ السنن الكبرى للبيهقي: ٨ / ١٠٢ . ❹ معرفة السنن والآثار  
للبهقي: ٦ / ٢٣٦ . ❺ كتاب المجروحين لابن حبان: ١ / ٣١٧ . ❻ المعرفة والتاريخ  
للفسوي: ٣ / ١٦٠ . ❼ موسوعة اقوال الدارقطني: ١ / ٢٨٧ . ❽ سوالات ابن الجنيدي  
ليحيي بن معين: (٣٥١) ❾ تاريخ يحيي بن معين: ٢ / ٣٤ .

حفص بن غیاث نے اس کی حدیث کو چھوڑ دیا تھا۔ ❶ امام عقیلی نے اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کیا ہے۔ ❷ امام ابن الجوزی نے بھی اس کا ذکر ”ضعفاء والمتروکین“ میں کیا ہے۔ ❸ امام ابوزرعہ رازی نے بھی اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کیا ہے۔ ❹ امام احمد بن حنبل نے فرمایا: وہ منکر الحدیث ہے۔ ❺ امام ابن عدی نے فرمایا: ”هو جملة الضعفاء الذين يجمع حديثهم، ولا يترك“ ❻ امام ابن شاپین نے اس کا ذکر ”ضعفاء والكذابين“ میں کیا ہے۔ ❼ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: اس سے حدیث نہ لکھی جائے، امام نسائی نے فرمایا: یہ ثقہ نہیں، امام العجلی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ ❽ امام ذہبی نے اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کرنے کے بعد فرمایا: وہ مشہور قابل حجت نہیں۔ ❾ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: یہ ضعیف مدلس ہے۔ ❿ علامہ البانی نے فرمایا: راوی سعید بن مرزبان ضعیف مدلس ہے۔ ⓫

### حرف (ص)

(۴۶) ت: صالح بن بشیر بن وادع بن ابي بن أبي الأقرس أبو بشر البصري القاص المعروف بالمري:

روی عن: ..... الحسن، وابن سيرين، وقتادة، وهشام بن حسان، وسعيد الجريري، وأبي عمران الجوني وغيرهم.

- ❶ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ٤ / ٦١، ٦٢. ❷ الضعفاء الكبير للعقيلي: ٢ / ١١٥. ❸ الضعفاء والمتروکین لابن جوزی: ١ / ٣٢٥. ❹ کتاب الضعفاء لأبي زرعة: ٢ / ٦٢٢. ❺ الکاشف للذهبی: ١ / ٢٩٥. ❻ الکامل فی ضعف الرجال لابن عدی: ٤ / ٤٣٦. ❼ الضعفاء والكذابين لابن شاهين: (٢٤٣) ❽ تهذيب التهذيب لابن حجر: ٢ / ٣٣٣. ❾ المغنی فی الضعفاء للذهبی: ١ / ٤١٣. ❿ تقریب التهذيب لابن حجر: ص ١٢٥. ⓫ سلسلة الأحاديث الضعيفة والموضوعة للألبانی: ٤ / ٣٥٨، ح ١٨٨١.

**روی عنہ:**..... سیار بن حاتم، وأبو ابراهیم الترمذانی، وأبو النفر، ویونس بن محمد، والهیثم بن الربیع، ومسلم بن ابراهیم، وعفان، وعبدالواحد بن غیاث، وعبدالله العیشی، ویحی بن یحی النیسابوری، وطالوت بن عباد وغیرهم.

یہ راوی منکر الحدیث، متروک الحدیث اور جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف ہے، وضاحت پیش خدمت ہے:

امام الحدیث ابن ماجہ نے فرمایا: یہ منکر الحدیث ہے۔<sup>①</sup> امام علی بن المدینی نے فرمایا: یہ کچھ چیز نہیں، ضعیف ہے۔<sup>②</sup> امام نسائی نے فرمایا: وہ متروک الحدیث ہے۔<sup>③</sup> امام الجوزجانی نے فرمایا: یہ وہی الحدیث ہے۔<sup>④</sup> امام دارقطنی نے فرمایا: یہ نیک انسان تھا، مگر ضعیف الحدیث ہے۔<sup>⑤</sup> امام ابن حبان نے فرمایا: وہ ثقہ راویوں سے موضوع (جھوٹی) حدیثیں روایت کرتا تھا، اس لیے ترک کر دیئے جانے کا مستحق ہے۔<sup>⑥</sup> امام عقیلی نے اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کیا ہے۔<sup>⑦</sup> امام ابن الجوزی نے بھی اس کا ذکر ”ضعفاء والمتروکین“ میں کیا ہے۔<sup>⑧</sup> امام بیہقی نے فرمایا: وہ قوی نہیں ہے۔<sup>⑨</sup> امام ابن شاہین نے اس کا ذکر ”الضعفاء والکذابین“ میں کیا ہے۔<sup>⑩</sup> امام ابو زرہ رازی نے اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کیا ہے۔<sup>⑪</sup> امام ابن عدی نے فرمایا: ”صالح المری من اهل البصرة وهو رجل قاص حسن الصوت وعامة احادیث منکرات تنکرها

- 
- ① کتاب الضعفاء للبخاری: ص ۵۵. ② سوالات محمد بن عثمان بن أبی شیبہ لابن المدینی: ص ۵۶. ③ الضعفاء والمتروکین للنسائی: ص ۲۹۴. ④ احوال الرجال للجوزجانی: ص ۱۲۰. ⑤ سوالات أبو عبد الرحمن السلمی للدارقطنی: (۱۷۰) ⑥ کتاب المجروحین لابن حبان: ۱/ ۳۷۲. ⑦ الضعفاء الکبیر للعقیلی: ۲/ ۱۹۹. ⑧ الضعفاء والمتروکین للجوزی: ۲/ ۴۶. ⑨ السنن الکبری للبیہقی: ۳/ ۶۶. ⑩ الضعفاء والکذابین لابن شاہین: (۲۹۵) ⑪ کتاب الضعفاء لأبی زرعة: ۲/ ۶۲۶.

الائمة عليه وليس هو بصاحب حديث وانما أتى من قلة معرفته بالأسانيد والمتون، وعندى انه مع هذا لا يتعمد الكذب، بل يغلط شيئاً. ❶

امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں۔ ❷ پھر امام ابن معین نے فرمایا: یہ ضعیف الحدیث ہے، اور امام احمد بن حنبل نے فرمایا: یہ قصہ گو ہے، حدیث میں معروف نہیں، اور نہ صاحب حدیث ہے، امام عمرو بن علی نے فرمایا: یہ سخت منکر الحدیث ہے، اس نے ثقہ راویوں سے منکر حدیثیں روایت کی ہیں، اور وہ نیک آدمی ہے، اور امام ابو حاتم نے فرمایا: وہ منکر الحدیث ہے، اس کی حدیث (شواہد ومتابعات) میں لکھی جائے، اور حدیث میں قوی نہیں ہے۔ ❸ امام ابو احمد الحاکم نے فرمایا: وہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں، امام اسماعیل بن علیہ نے فرمایا: یہ ثقہ نہیں۔ ❹ امام ذہبی نے اس کا ذکر ”الضعفاء“ میں کیا ہے۔ ❺ مزید فرمایا: محدثین نے اس کو ضعیف کہا ہے۔ ❻ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ ❼ علامہ البانی نے فرمایا: راوی صالح المری ضعیف ہے۔ ❽

(۴۷) ت س ق: صدقة بن عبد الله السمين، أبو معاوية، ويقال أبو محمد الدمشقي:

روی عن:..... زيد بن واقد، و ابراهيم بن مرة، ونصر بن علقمة، وموسى بن يسار، وزهير بن محمد، وابن جريج، وسعيد بن أبي عروبة، وموسى بن عقبة، وهشام بن عروة، والأوزاعي وجماعة.

- 
- ❶ الكامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی: ۵ / ۹۸ . ❷ تاریخ یحییٰ بن معین: ۲ / ۸۴ .  
 ❸ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۴ / ۳۶۰ . ❹ تهذيب التهذيب لابن حجر: ۲ / ۵۲۶ . ❺ المغنی فی الضعفاء للذهبی: ۱ / ۴۷۸ . ❻ الكاشف للذهبی: ۲ / ۱۷ .  
 ❼ تقريب التهذيب لابن حجر: ص ۱۴۸ . ❽ سلسلة الأحاديث الضعيفة والموضوعة للألبانی: ۴ / ۱۷۸، ح، ۱۶۸۲ .

**روی عنه:** ..... إسماعیل بن عیاش، وبقیة، والولید بن مسلم، ووکیع، وعمر بن أبی سلمة، وعلی بن عیاش، ومحمد بن یوسف الفریابی وغیره .

یہ راوی متروک، منکر الحدیث اور سخت ضعیف ہے، وضاحت پیش خدمت ہے:

امام الحدیث امام بخاری نے فرمایا: یہ سخت ضعیف ہے۔<sup>①</sup> امام نسائی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔<sup>②</sup> امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: وہ ضعیف ہے، کچھ چیز نہیں۔<sup>③</sup> امام دارقطنی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔<sup>④</sup> امام جوزجانی نے فرمایا: یہ حدیث میں کمزور ہے۔<sup>⑤</sup> امام ابن حبان نے فرمایا: یہ ثقہ راوی سے جھوٹی حدیثیں روایت کرتا تھا، اس کی حدیث میں وقت ضائع نہ کیا جائے۔<sup>⑥</sup> امام عقیلی نے اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کیا ہے۔<sup>⑦</sup> امام ابن الجوزی نے بھی اس کا ذکر ”ضعفاء والمتروکین“ میں کیا ہے۔<sup>⑧</sup> امام ابوزرعہ رازی نے فرمایا: ”کان شامياً قدریاً لیناً“ امام ابن نمیر نے فرمایا: یہ ضعیف ہے، امام ابوحاتم نے فرمایا: ”محله الصدق، وأنکر علیہ رأی القدر فقط“<sup>⑨</sup> امام ابوزرعہ الدمشقی نے فرمایا: یہ مضطرب الحدیث اور ضعیف ہے۔<sup>⑩</sup> امام احمد بن حنبل نے فرمایا: اس نے جو مرفوع حدیث بیان کی ہیں، وہ منکر ہیں، اور وہ سخت ضعیف ہے۔<sup>⑪</sup> مزید فرمایا: یہ کچھ چیز نہیں، یہ حدیث میں ضعیف ہے، اس کی حدیثیں منکر ہیں، میں اس کی حدیث روایت

① کتاب الضعفاء للبخاری: ص ۵۶ . ② الضعفاء والمتروکین للنسائی: ص ۲۹۴ .

③ سوالات ابن الجندی لیحیی بن معین: (۳۸۴) ④ الضعفاء والمتروکون للدارقطنی:

ص ۲۵۱ . ⑤ احوال الرجال للجوزجانی: ص ۱۵۹ . ⑥ کتاب المجروحین لابن

حبان: ۱/ ۳۷۴ . ⑦ الضعفاء الکبیر للعقیلی: ۲/ ۲۰۷ . ⑧ الضعفاء والمتروکین

للجوزی: ۲/ ۵۴ . ⑨ الجرح والتعذیل لابن أبی حاتم: ۴/ ۳۹۸ . ⑩ تاریخ أبی زرعة

الدمشقی: ص ۱۷۹ . ⑪ کتاب العلل ومعرفة الرجال لأحمد: ۲/ ۲۰ .

نہیں کرتا۔ ❶ امام بیہقی نے فرمایا: (یہ) ضعیف ہے۔ ❷ امام ابن شاہین نے اس کا ذکر ”الثقات“ ❸ اور ”الضعفاء والکذابين“ میں کیا ہے۔ ❹ لہذا امام ابن شاہین کا قول ساقط ہو گیا۔ امام ابن عدی نے فرمایا: ”وأحادیث صدقة منها ما توبع عليه وأكثر، مما لا يتابع عليه وهو الى الضعف أقرب منه الى الصدق“ ❺ امام ذہبی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ ❻ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ ❼ امام مسلم نے فرمایا: یہ منکر الحدیث ہے۔ ❽ استاد محترم محدث العصر شیخ الحدیث حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ ❾ علامہ البانی رحمہ اللہ نے فرمایا: راوی صدقہ بن عبد اللہ ضعیف ہے۔ ❿

### حرف (ض)

(۳۸) عن: ضرار بن صرد التیمی أبو نعیم الطحان الکوفی:

روی عن: ..... ابن أبي حازم، والدرأوردی، وعلی بن ہاشم بن البرید، وحفص بن غیاث، وابن عیینة، وابراہیم بن سعد، وصفوان بن أبي الصهباء التیمی، وعبد اللہ بن وہب، وهشیم وغيرهم.

روی عنه: ..... البخاری فی کتاب خلق أفعال العباد، وأبو بکر بن أبي خيثمة، وحמיד بن الربيع، وأبوزرعة، وأبو حاتم، وأبو قدامة

- 
- ❶ کتاب العلل ومعرفة الرجال لأحمد: ۱/ ۵۵۱. ❷ السنن الكبرى للبيهقي: ۴/ ۱۲۶. ❸ أسماء الثقات لابن شاهين: (۵۵۳) ❹ الضعفاء والکذابين لابن شاهين: (۳۰۶) ❺ الكامل فی ضعف الرجال لابن عدی: ۵/ ۱۱۸. ❻ الکاشف للذهبي: ۲/ ۲۵. ❼ تقريب التهذيب لابن حجر: ص ۱۵۶. ❽ تهذيب التهذيب لابن حجر: ۲/ ۵۴۷. ❾ حاشية كتاب الضعفاء للبخاري: ص ۵۶. ❿ سلسلة الأحاديث الضعيفة والموضوعة للألباني: ۴/ ۱۸۴، ح ۱۶۸۸.

السرخسی، ومحمد بن یوسف البیکندی، ومحمد بن عبد اللہ الحضرمی، ومحمد بن عثمان بن أبی شیبہ، وحبل بن إسحاق، واسماعیل بن سمویہ، وعلى بن عبد العزيز وغيرهم.

یہ راوی متروک الحدیث، ضعیف اور ناقابل حجت ہے، وضاحت پیش خدمت ہے:

امام المحدثین امام بخاری نے فرمایا: یہ متروک الحدیث ہے۔<sup>①</sup> امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: یہ کذاب اور حدیث چور تھا۔<sup>②</sup> اور اس کی حدیث کچھ چیز نہیں۔<sup>③</sup> امام یحییٰ نے فرمایا: اس کی حدیث نہ لکھی جائے، پس یہ ثقہ نہیں۔<sup>④</sup> امام دارقطنی نے اس کا ذکر ”ضعفاء والمتروکون“ میں کیا ہے۔<sup>⑤</sup> امام ابن الجوزی نے بھی اس کا ذکر ”ضعفاء والمتروکین“ میں کیا ہے۔<sup>⑥</sup> امام ابن شاہین نے اس کا ذکر ”ضعفاء والكذابين“ میں کیا ہے۔<sup>⑦</sup> امام ابن حبان نے فرمایا: ”کان فقیها عالماً بالفرائض الا أنه یروی المقلوبات عن الثقات، حتی اذا سمعها السامع شهد علیه بالجرح والوهن.“<sup>⑧</sup>

امام ابو حاتم نے فرمایا: ”ضرار بن صرد صاحب قرآن، وفرائض صدوق یکتب حدیثہ، ولا یحتج به“<sup>⑨</sup> امام ابن عدی نے اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کرنے کے بعد فرمایا: ”هو من المعروفین بالكوفة وله أحادیث كثيرة، وهو فی جملة من ینسب الی التشیع بالكوفة“<sup>⑩</sup> امام عقیلی نے اس

① الضعفاء الكبير للعقيلي: ۲/ ۲۲۲. ② الضعفاء والكذابين لابن شاهين: (۳۱۴)

③ سوالات ابن الجنيد ليحيى بن معين: (۲۳۲) ④ الضعفاء والكذابين لابن شاهين:

(۳۱۴) ⑤ الضعفاء والمتروكون للدارقطني: (۳۰۱) ⑥ الضعفاء والمتروكين للجوزي:

۲/ ۶۰. ⑦ الضعفاء والكذابين لابن شاهين: (۳۱۴) ⑧ كتاب المجروحين لابن

حبان: ۱/ ۳۸۰. ⑨ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۴/ ۴۳۶. ⑩ الكامل في ضعفاء

الرجال لابن عدی: ۵/ ۱۶۱.



کا ذکر ”ضعفاء“ میں کیا ہے۔ ❶ امام نسائی نے فرمایا: یہ متروک الحدیث ہے۔ ❷ امام حسن بن محمد نے فرمایا: اس کو محدثین نے چھوڑ دیا تھا اور امام الحاکم ابو احمد نے فرمایا: یہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں، امام الساجی نے فرمایا: اس کی روایتیں منکر ہیں۔ ❸ امام ذہبی نے اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کیا ہے۔ ❹ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: ”صدوق لہ اوهام وخطاء، ورمی بالتشیع، وکان عارفاً بالفرائض“ امام ابن حجر عسقلانی کے اس قول کا رد کرتے ہوئے الدكتور بشار عواد معروف اور الشیخ شعیب الارنؤوط لکھتے ہیں: ”بل: ضعیف جداً، فقد قال البخاری والنسائی والحسین بن محمد بن زیاد متروک الحدیث، وضعفه یحیی بن معین، وابن قانع، والدارقطنی، وأبو احمد الحاکم، وأبو العرب“ ❺ علامہ البانی رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ راوی ضعیف ہے۔ ❻

### حرف (ط)

(۴۹) ق: طلحة بن زید القرشي أبو مسكين، و يقال أبو محمد الرقي، قيل أصله دمشقي:

روی عن: ..... ثور بن یزید الکلاعی، وجعفر الصادق، والأوزاعی، وهشام بن عروة وراشد وغيرهم.

روی عنه: ..... عبد الله بن عثمان بن عطاء الخراساني، و عيسى بن موسى غنجار، والمعافي بن عمران الموصلي، واسماعيل بن

❶ الضعفاء الكبير للعقيلي: ۲/ ۲۲۲. ❷ الضعفاء والمترکین للنسائی: ص ۲۹۴.

❸ تهذيب التهذيب لابن حجر: ۲/ ۵۷۴. ❹ المغنی فی الضعفاء للذهبی: ۱/ ۴۹۶.

❺ تحرير تقريب التهذيب: ۲/ ۱۵۰. ❻ سلسلة الأحاديث الضعيفة والموضوعة للألبانی: ۳/ ۵۰۸، ح ۱۳۳۵.

عیاش، وبقیۃ بن الولید و ہما من أقرانہ، و أحمد بن یونس، وشیبان بن فروخ وغیرہم۔

یہ راوی متروک الحدیث، منکر الحدیث اور کذاب ہے۔ وضاحت پیش خدمت ہے:

امام الحدیث ابن ماجہ نے فرمایا: یہ منکر الحدیث ہے۔<sup>①</sup> امام نسائی نے فرمایا: یہ متروک الحدیث ہے۔<sup>②</sup> امام ابن حبان نے فرمایا: یہ سخت منکر الحدیث ہے۔<sup>③</sup> امام ابونعیم نے فرمایا: یہ منکر الحدیث ہے۔<sup>④</sup> امام ابن شاہین نے اس کا ذکر ”ضعفاء والكذابين“ میں کیا ہے۔<sup>⑤</sup> امام دارقطنی نے بھی اس کا ذکر ”ضعفاء والمتروکون“ میں کیا ہے۔<sup>⑥</sup> امام ابوحاتم نے فرمایا: یہ منکر الحدیث، ضعیف الحدیث ہے، اس کی حدیث نہ لکھی جائے۔<sup>⑦</sup> امام ابن الجوزی نے اس کا ذکر ”ضعفاء والمتروکین“ میں کیا ہے۔<sup>⑧</sup> امام عقیلی نے بھی اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کیا ہے۔<sup>⑨</sup> امام ابن عدی نے فرمایا: اس کی حدیثیں منکر ہیں۔<sup>⑩</sup> امام ابوزرعہ رازی نے اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کیا ہے۔<sup>⑪</sup> امام احمد بن حنبل نے فرمایا: یہ کچھ چیز نہیں، موضوع حدیثیں گھڑتا تھا، امام صالح بن محمد نے فرمایا: اس سے حدیث نہ لکھی جائے۔ امام البرقانی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے اور امام الساجی نے فرمایا: یہ منکر الحدیث ہے۔<sup>⑫</sup> امام ذہبی نے فرمایا: محدثین نے اس کو ضعیف کہا ہے۔<sup>⑬</sup> امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: یہ متروک ہے، امام احمد بن حنبل، امام عقیلی، اور امام ابوداؤد نے فرمایا: یہ موضوع

- 
- ① کتاب الضعفاء للبخاری: ص ۵۶۔ ② الضعفاء والمتروکین للنسائی: ص ۲۵۴۔  
 ③ کتاب المجروحین لابن حبان: ۱/ ۳۸۳۔ ④ کتاب الضعفاء لأبی نعیم: ص ۹۶۔  
 ⑤ الضعفاء والكذابين لابن شاہین: ص ۱۱۴۔ ⑥ الضعفاء والمتروکون للدارقطنی:  
 (۳۰۴) ⑦ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۴/ ۴۵۳۔ ⑧ الضعفاء والمتروکین  
 للجوزی: ۲/ ۶۴۔ ⑨ الضعفاء الكبير للعقيلي: ۲/ ۲۲۵۔ ⑩ الكامل فی الضعفاء  
 الرجال لابن عدی: ۵/ ۱۷۹۔ ⑪ کتاب الضعفاء لأبی زرعة: ۲/ ۶۲۸۔ ⑫ تهذيب  
 التهذيب لابن حجر: ۳/ ۱۴۔ ⑬ المغنی فی الضعفاء للذهبی: ۱/ ۵۰۱۔

حدیث گھڑتا تھا۔ ❶

### حرف (ع)

(۵۰) بخ م ۴: علی بن زید بن عبداللہ بن ابی ملیکہ واسمہ زہیر بن عبداللہ بن جدعان بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرة التیمی، أبو الحسن البصري أصله من مكة:

روی عن:..... أنس بن مالك، وسعيد بن المسيب، وأبي عثمان النهدي، وأبي نضرة العبدی، وأبي رافع، والحسن البصري، وإسحاق بن عبداللہ بن الحارث بن نوفل، وأنس بن حكيم، وأوس بن خالد، وسلمة بن محمد بن عمار بن ياسر، وعبدالرحمن بن أبي بكرة، وعدی بن ثابت، وابن المنكدر، ويوسف بن مهران وطائفة.

روی عنه:..... قتادة ومات قلبه، والحمدان، وزائدة، وزهير بن مرزوق، والسفيانان، وسفيان بن حسين، وشعبة، وهمام بن يحيى، ومبارك بن فضالة، وابن عون، وعبدالوارث بن سعيد، وجعفر بن سليمان، وهشيم، ومعتمر بن سليمان، وابن علية وآخرون.

یہ راوی، بُرے حافظے والا، ناقابلِ حجت اور جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف ہے، وضاحت پیش خدمت ہے:

امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: وہ قابلِ حجت نہیں ❷ اور قوی نہیں۔ ❸ نیز فرمایا: وہ حافظ نہیں، ضعیف ہے۔ ❹ امام علی بن مدینی نے فرمایا: وہ میرے نزدیک ضعیف ہے۔ ❺ امام

❶ تقریب التہذیب لابن حجر: ص ۱۵۷ . ❷ تاریخ یحییٰ بن معین: ۲ / ۲۶۳ .

❸ تاریخ عثمان بن سعید الدارمی: (۴۷۲) ❹ سوالات ابن الجندی لیحییٰ بن معین:

(۷۸۵، ۲۲۸) ❺ سوالات محمد بن عثمان بن ابی شیبہ لابن المدینی: (۲۱)

دارقطنی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔<sup>①</sup> امام نسائی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔<sup>②</sup> امام ابن حزم نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔<sup>③</sup> امام ابن سعد نے فرمایا: وہ ضعیف اور ناقابلِ حجت ہے۔<sup>④</sup> امام جوزجانی نے فرمایا: وہ واہی الحدیث، ضعیف ہے اور اس کی حدیث قابلِ حجت نہیں۔<sup>⑤</sup> امام ابو حاتم نے فرمایا: وہ قوی نہیں، اس کی حدیث لکھی جائے (متابعت میں) اور اس سے حجت پکڑنا جائز نہیں، اور وہ شیعہ تھا، اور امام ابو زرعہ نے فرمایا: وہ قوی نہیں۔<sup>⑥</sup> امام عقیلی نے اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کرنے کے بعد فرمایا: کہ امام حماد بن زید نے فرمایا: وہ حدیث کو بدل دیتا تھا اور امام احمد بن حنبل نے فرمایا: ”یم یقنع به“<sup>⑦</sup> امام ابن حبان نے فرمایا: اس کو وہم ہو جاتا ہے، اور اس کی روایت میں خطائیں زیادہ ہیں اپنے مشائخ سے منکر روایتیں بیان کی ہیں پس یہ ترک کر دیئے جانے کا مستحق ہے اور قابلِ حجت نہیں۔<sup>⑧</sup> امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: وہ کچھ نہیں۔<sup>⑨</sup> امام احمد بن حنبل نے فرمایا: وہ کچھ چیز نہیں اور امام ابن عدی نے فرمایا: ”وکان یغالی فی التشیع فی جملة اهل البصرة ومع ضعفه یکتب حدیثه۔“<sup>⑩</sup> امام بیہقی نے فرمایا: اس کی حدیثیں قابلِ حجت نہیں۔<sup>⑪</sup> امام ابن الجوزی نے اس کا ذکر ”ضعفاء والمتروکین“ میں کیا ہے۔<sup>⑫</sup> امام ابن خزیمہ نے فرمایا: بُرے حافظہ کی وجہ سے قابلِ حجت نہیں امام حاکم نے فرمایا: محدثین کے نزدیک قابلِ اعتماد نہیں۔<sup>⑬</sup> امام سفیان بن عیینہ نے فرمایا: وہ ضعیف ہے امام یزید بن زریج نے

① سنن الدارقطنی: ۱/ ۷۷. ② السنن الصغری للنسائی: ۷/ ۲۹. ③ المحلی لابن حزم: ۷/ ۲۳۴. ④ طبقات ابن سعد: ۷/ ۲۷۱. ⑤ احوال الرجال للجوزجانی: (۱۸۵) ⑥ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۶/ ۲۴۱. ⑦ الضعفاء الكبير للعقيلي: ۳/ ۲۳۰، ۲۳۱. ⑧ کتاب المجروحین لابن حبان: ۲/ ۱۰۳. ⑨ کتاب المجروحین لابن حبان: ۲/ ۱۰۴. ⑩ الکامل فی ضعف الرجال لابن عدی: ۶/ ۳۳۵، ۳۴۴. ⑪ السنن الكبرى للبيهقي: ۱/ ۱۶۴. ⑫ الضعفاء والمتروکین لابن الجوزی: ۲/ ۱۹۳. ⑬ تهذيب التهذيب: ۴/ ۲۰۳، ۲۰۴.



نے اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کیا ہے۔ ❶ امام وکیع (بن جراح) نے فرمایا: ”أجز علیہ“ ❷ امام المحمد شین امام بخاری نے فرمایا: اس پر امام یحییٰ بن معین نے جرح کی ہے۔ ❸ امام ساجی نے فرمایا: وہ حدیث میں سخت ضعیف ہے۔ ❹ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: وہ کچھ چیز نہیں، امام ابو حاتم نے فرمایا: وہ سخت منکر الحدیث، ضعیف الحدیث ہے، اس نے ثقہ راویوں سے منکر حدیثیں روایت کی ہیں اس کی حدیث لکھی جائے (متابعت میں) اور قابل حجت نہیں ہے۔ امام عمرو بن علی نے فرمایا: ضعیف الحدیث ہے۔ ❺ امام ترمذی نے فرمایا: ضعیف ہے اور امام یحییٰ بن معین نے اس کو ضعیف کہا ہے۔ ❻ امام ابن عدی نے فرمایا: وعامة حدیثة عمن یروی عنهم لا یتابعة أحد علیہ ، وهو مع ضعفه (ممن) یکتب حدیثة“ ❼ امام نسائی نے فرمایا: وہ ثقہ نہیں اور احمد الحاکم نے فرمایا: اس کی بعض حدیثیں منکر ہیں۔ ❸ امام عقیلی نے اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کیا ہے۔ ❹ امام ابن الجوزی نے اس کا ذکر ”ضعفاء والمتروکین“ میں کیا ہے۔ ❺ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ ❻ امام ذہبی نے فرمایا: اس کے ضعیف ہونے پر تمام محدثین متفق ہیں۔ ❽

(۵۲) ت ق: عبد اللہ بن سعید بن أبی سعید کیسان المقبري، أبو عباد اللیثی مولا هم المدنی:

روی عن:..... أبیه ، وجده ، وعبد اللہ بن أبی قتادة .

- ❶ کتاب الضعفاء للبخاری: (۱۸۳) ❷ العلل ومعرفة الرجال لأحمد: ۲ / ۵۲۶ .
- ❸ التاريخ الصغير البخاری: ۲ / ۱۹۷ . ❹ کتاب الضعفاء للساجی: ص ۱۴۴ .
- ❺ الجرح والتعديل لابن أبی حاتم: ۵ / ۲۸ . ❻ السنن الترمذی: (۳۲۷۰) ❼ الکامل فی ضعف الرجال لابن عدی: ۵ / ۲۹۷ . ❽ تهذيب التهذيب لابن حجر: ۳ / ۱۱۶ ، ۱۱۷ . ❹ الضعفاء والكبير للعقيلي: ۲ / ۲۳۹ . ❺ الضعفاء والمتروکین للجوزی: ۲ / ۱۱۸ . ❽ تقریب التهذيب لابن حجر: ص ۱۷۰ . ❹ المغنی فی الضعفاء للذهبی: ۱ / ۵۲۹ .

**روی عنہ:** ..... حفص بن غیاث، ومحمد بن جعفر بن أبی کثیر، ومعارک بن عباد، وهشیم، ومهروان بن معاویة، وهب بن اسماعیل الأسدی، ومحمد بن فضیل، وعبدالرحمن بن محمد المحاربی، وصفوان بن عیسی، وأبو ضمرة وجماعة.

یہ راوی منکر الحدیث، متروک الحدیث اور حدیث میں گیا گزرا ہے۔ وضاحت پیش خدمت ہے۔

امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: وہ کچھ چیز نہیں ہے۔ ❶ ضعیف ہے۔ ❷ امام یعقوب بن سفیان نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ ❸ امام احمد بن حنبل نے فرمایا: ضعیف ہے۔ ❹ امام دارقطنی نے فرمایا: وہ متروک ہے۔ ❺ مزید فرمایا: ضعیف گیا گزرا ہے۔ ❻ امام علی بن مدینی نے فرمایا: پس وہ کچھ چیز نہیں۔ ❼ امام یحییٰ (بن سعید) اور امام عبدالرحمن (بن مہدی) اس سے حدیث روایت نہیں کرتے تھے، امام احمد بن حنبل نے فرمایا: وہ منکر الحدیث، متروک الحدیث ہے، امام عمرو بن علی نے فرمایا: وہ منکر الحدیث، متروک الحدیث ہے، امام ابو حاتم نے فرمایا: وہ قوی نہیں اور امام ابو زرعہ نے فرمایا: ”هو ضعيف الحديث ليس يوقف منه على شيء“ ❸ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: وہ ثقہ نہیں، اس کی حدیث نہ لکھی جائے، اور امام یحییٰ بن سعید نے فرمایا: ”واستبان في كذبه في مجلس“ امام ابن عدی نے فرمایا: اس کی عام روایات کے مابین ضعف واضح ہے۔ ❹ امام بیہقی نے فرمایا: وہ ضعیف

❶ تاریخ عثمان بن سعید الدارمی: (۵۹۵) ❷ تاریخ یحییٰ بن معین: ۱ / ۶۰.

❸ المعرفة والتاريخ الفسوی: ۳ / ۱۵۷. ❹ العلل ومعرفة الرجال لأحمد: ۳ / ۲۸۵.

❺ الضعفاء والمترکون للدارقطنی: (۳۱۰) ❻ العلل للدارقطنی: ۱۰ / ۳۶۷.

❼ سوالات محمد بن عثمان بن أبی شیبہ لابن المدینی: (۱۸۳) ❸ الجرح والتعديل

لابن أبی حاتم: ۵ / ۸۵. ❹ الكامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی: ۵ / ۲۶۹، ۲۷۱.

ہے۔ ❶ امام نسائی نے فرمایا: وہ متروک الحدیث ہے۔ ❷ امام المحمد ثین امام بخاری نے فرمایا: محدثین نے اس کو ترک کر دیا تھا، اور امام ابو داؤد نے فرمایا: وہ حدیث میں ضعیف ہے۔ ❸ امام ابن حبان نے فرمایا: وہ حدیثوں کو الٹ پلٹ کر دیتا تھا، اور حدیثوں میں اسے وہم ہوتا تھا۔ ❹ امام المحمد ثین امام بخاری نے اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کیا ہے۔ ❺ امام ابن حزم نے فرمایا: وہ کذاب مشہور ہے۔ ❻ امام ترمذی نے فرمایا: امام یحییٰ بن سعید القطان نے اس کو ضعیف کہا ہے۔ ❼ امام عقیلی نے اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کیا ہے۔ ❽ امام ابن شاپین نے بھی اس کا ذکر ”الضعفاء والکذابين“ میں کیا ہے۔ ❾ امام ابن الجوزی نے اس کا ذکر ”الضعفاء والمتروکین“ میں کیا ہے۔ ❿ امام جوزجانی نے فرمایا: وہ حدیث میں ضعیف ہے۔ ⓫ امام ذہبی نے فرمایا: وہ سخت ضعیف ہے۔ ⓬ مزید فرمایا: محدثین نے اس کو ترک کر دیا ہے۔ ⓭ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: وہ متروک ہے۔ ⓮ امام الحاکم ابو احمد نے فرمایا: حدیث میں گیا گزرا ہے، امام ابن البرقی اور امام الساجی وغیرہ نے اسے ضعیف کہا ہے۔ ⓯

(۵۳) بخ د ت ق : عبد اللہ بن محمد بن عقیل بن ابي طالب

الهاشمی، أبو محمد المدنی:

روی عن: ..... أبيه ، و خالد محمد بن الحنفية ، وابن عمر ، وأنس ،

- ❶ السنن الكبرى للبيهقي: ۲ / ۱۰۰ . ❷ الضعفاء والمتروکین للنسائی: (۳۴۳) .
- ❸ الضعفاء الكبير للعقيلي: ۲ / ۲۵۹ . ❹ کتاب المجروحین لابن حبان: ۲ / ۹ .
- ❺ کتاب الضعفاء للبخاری: (۱۸۶) . ❻ الاحکام لابن حزم: ۲ / ۷۸ . ❼ السنن الترمذی: (۲۶۹) ❽ الضعفاء الكبير للعقيلي: ۲ / ۲۵۸ . ❾ الضعفاء والکذابين لابن شاهين: (۳۲۱) ❿ الضعفاء والمتروکین للجوزی: ۲ / ۱۲۴ . ⓫ احوال الرجال للجوزجانی: (۲۳۸) ❹ ميزان الاعتدال للذهبي: ۲ / ۴۲۹ . ❸ المغنی فی الضعفاء للذهبي: ۱ / ۵۴۰ . ❹ تقريب التهذيب لابن حجر: ص ۱۷۵ . ❺ تهذيب التهذيب لابن حجر: ۳ / ۱۵۶ .



وجابر، والربیع بنت معوذ، وعبدالله بن جعفر، وأبی سلمة بن عبد الرحمن، وحمزة بن صهیب، والطفیل بن أبی بن کعب، وسعید بن المسیب وغیرهم .

**روی عنه:** ..... محمد بن عجلان، وحماد بن سلمة، وشريك القاضی، والسفیانان، والقاسم بن عبد الواحد، وعبيد الله بن عمر الرقی، وابن جریج، وفلیح بن سلیمان ومعمّر (بن راشد)، وجماعة .

یہ راوی ضعیف، منکر الحدیث اور ناقابل حجت ہے، جمہور محدثین نے اس کو ضعیف کہا ہے وضاحت پیش خدمت ہے:

امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: وہ ثقہ نہیں۔ ❶ مزید فرمایا: اس کی حدیثیں قابل حجت نہیں۔ ❷ جرح وتعدیل کے امام علی بن مدینی نے فرمایا وہ ضعیف تھا۔ ❸ امام جوزجانی نے فرمایا: محدثین نے اس سے توقف کیا ہے اس کی عام روایات غریب ہیں۔ ❹ امام ابن شاہین نے اس کا ذکر ”الضعفاء والكذابين“ میں کیا ہے۔ ❺ امام ابن حزم نے فرمایا: وہ قوی نہیں۔ ❻ امام ابن حبان نے فرمایا: ”کان ردی الحفظ کان یحدث علی التوهم، فیجسیء بالخبر علی غیر سننه، فلما کثر ذلك فی أخباره وجب مجانية والاحتجاج بضدها“ ❷ امام ابن الجوزی نے اس کا ذکر ”الضعفاء والمتروکین“ میں کیا ہے۔ ❸ امام ابن خزیمہ نے فرمایا: میں نے امام مسلم بن الحجاج کو

❶ تاریخ عثمان بن سعید الدارمی: (۵۵۵) ❷ تاریخ یحییٰ بن معین: ۱/ ۱۸۹ .

❸ سوالات محمد بن عثمان بن أبی شیبة لابن المدینی: (۸۱) ❹ احوال الرجال

للجوزجانی: (۲۳۴) ❺ الضعفاء والكذابين لابن شاهين: (۳۲۸) ❻ المحلی لابن

حزم: ۲/ ۱۹۷ . ❷ کتاب المجروحین لابن حبان: ۲/ ۳ . ❸ الضعفاء والمتروکین

للجوزی: ۲/ ۱۴۰ .

کہتے ہوئے سنا کہ ہم نے امام یحییٰ بن معین سے سوال کیا کہ عبد اللہ بن محمد بن عقیل آپ کو زیادہ پسند ہے یا عاصم بن عبد اللہ انہوں نے فرمایا: کہ میں ان دونوں میں سے کسی کو بھی پسند نہیں کرتا۔ ❶ امام دارقطنی نے فرمایا: وہ قوی نہیں، مزید فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ ❷ امام عقیل نے اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کیا ہے، اور کہا کہ امام مالک اور امام یحییٰ بن سعید اس سے روایت نہیں کرتے تھے نیز امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: وہ ضعیف الحدیث ہے۔ ❸ امام سفیان بن عیینہ نے فرمایا: ”لا یحمد حفظ ابن عقیل، کان ابن عقیل فی حفظة شیء فکرهت أن القیه“ نیز امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: وہ تمام امر میں ضعیف ہے، اور امام ابو حاتم نے فرمایا: حدیث میں کمزور ہے، قوی نہیں، اس کی حدیث سے حجت نہیں پکڑی جاتی، اس کی حدیث لکھی جائے (متابعات میں) اور وہ تمام بن نجیح راوی سے زیادہ پسند ہے۔ ❹ امام معاویہ (بن صالح) نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ ❺ امام ابن سعد نے فرمایا: وہ منکر الحدیث تھا، اس کی حدیثیں قابل حجت نہیں، اور کثیر العلم تھا۔ امام یعقوب بن سفیان نے فرمایا: سچا ہے، اور حدیث میں انتہائی ضعیف تھا، امام نسائی نے فرمایا: ضعیف ہے اور امام ابن خزیمہ نے فرمایا: بُرے حافظے کی وجہ سے قابل حجت نہیں۔ ❻ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: سچا ہے حدیث میں کمزور ہے اور آخری عمر میں حافظہ خراب ہو گیا تھا۔ ❼ امام خطیب بغدادی نے فرمایا: وہ برے حافظے والا تھا۔ ❽

- ❶ صحیح ابن خزیمہ: (۲۰۰۷) ❷ العلل للدارقطنی: ۱/ ۱۷۴، ۳/ ۲۲۲۔  
 ❸ الضعفاء الكبير للعقيلي: ۲/ ۲۹۹۔ ❹ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۵/ ۱۸۸۔  
 ❺ الكامل فی ضعف الرجال لابن عدی: ۵/ ۲۰۶۔ ❻ تهذيب التهذيب لابن حجر: ۳/ ۲۵۹، ۲۶۰۔ ❼ تقريب التهذيب لابن حجر: ص ۱۸۸۔ ❽ تهذيب التهذيب لابن حجر: ۳/ ۲۶۰۔

(۵۴) تمیز: عبداللہ بن واقد أبو قتادة الحراني مولی بنی حمان،  
 ویقال مولی بنی تمیم، خراسانی:

روی عن: ..... عکرمہ بن عمار، وفائد أبي الورقاء، وشعبة،  
 والثوري، وشريك، وسعيد بن أبي عروبة، وحرملة بن عمران، وابن  
 جريج وغيرهم.

روی عنه: ..... إسحاق بن راهوية، وإبراهيم بن موسى، وأحمد  
 بن سليمان، وأحمد بن إبراهيم الدروقي، علي بن معبد بن شداد،  
 وسعدان بن نصر وغيرهم.

یہ راوی ضعیف، متروک اور منکر الحدیث ہے وضاحت پیش خدمت ہے:  
 امام المحدثین امام بخاری نے فرمایا محدثین نے اس کو ترک کر دیا تھا، منکر الحدیث  
 ہے۔ ① امام یعقوب بن سفیان نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ ② امام نسائی نے فرمایا: وہ  
 متروک الحدیث ہے۔ ③ امام علی بن مدینی نے فرمایا: میرے اصحاب (محدثین) نے اس کو  
 ضعیف کہا ہے۔ ④ امام دارقطنی نے فرمایا: ضعیف ہے۔ ⑤ امام ابن شاہین نے اس کا ذکر  
 ”الضعفاء والكذابين“ میں کیا ہے۔ ⑥ امام جوزجانی نے فرمایا: ”غیر مقنع لانه  
 برك فلم ينبعث“ ⑦ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: وہ کچھ چیز نہیں۔ ⑧ امام المحدثین امام  
 بخاری نے فرمایا: محدثین نے اس سے خاموشی اختیار کی ہے، اور امام السعدی نے فرمایا:  
 متروک الحدیث ہے ⑨ امام ابونعیم نے اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کیا ہے۔ ⑩ امام ابوحاتم

① التاريخ الكبير للبخاری: ۵ / ۱۱۸ . ② المعرفة والتاريخ للفسوی: ۳ / ۱۶۲ .  
 ③ الضعفاء والمترکین للنسائی: ص ۲۹۵ . ④ سوالات محمد بن عثمان بن أبي شيبة  
 لابن المدینی: (۲۳۹) ⑤ العلل للدارقطنی: ۵ / ۹۹ ، ۱۰۰ . ⑥ الضعفاء والكذابين لابن  
 شاهين: (۳۲۹) ⑦ احوال الرجال للجوزجانی: (۳۲۵) ⑧ تاريخ يحيى بن معين: ۲ / ۷۲ .  
 ⑨ الكامل في ضعفاء الرجال لابن عدي: ۵ / ۳۲۰ . ⑩ كتاب الضعفاء لأبي نعيم: (۱۱۹)

نے فرمایا: محدثین نے اس پر جرح کی ہے اور منکر الحدیث، حدیث میں گیا گزرا ہے، امام ابوہریرہ رازی نے فرمایا: ضعیف الحدیث ہے۔ ❶ امام نسائی نے فرمایا: وہ ثقہ نہیں، اور امام ابن سعد نے فرمایا: ”ولم یکن فی الحدیث بذاک“ امام صالح جزیرہ نے فرمایا: ضعیف ہے، امام ابوداؤد نے فرمایا: اہل حران (محدثین) نے اس کو ضعیف کہا ہے۔ اور امام الحاکم ابو احمد نے فرمایا: ”حدیثہ لیس بالقائم“ ❷ امام عقیلی نے اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کیا ہے۔ ❸ امام ابن حبان نے فرمایا: ”کان من عباد الجزیرۃ فغفل عن الاتقان، وحدث علی التوہم فوق المناکر فی حدیثہ، فلا یجوز الاحتجاج بخبرہ۔“ ❹ امام ابن الجوزی نے اس کا ذکر ”الضعفاء والمتروکین“ میں کیا ہے۔ ❺ امام ذہبی نے بھی اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کیا ہے۔ ❻ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: متروک، مختلط اور مدلس تھا۔ ❼ عبداللہ بن واقد ابو قتادہ اختلاط کا شکار ہو گیا تھا۔ ❽ نیز مدلس تھا۔ ❾

(۵۵) بخ د ت ق: عبدالرحمن بن زیاد بن أنعم بن ذری بن یحمد بن معدیکرب بن أسلم بن منبہ بن النماذہ بن حیویل الشعبانی أبوایوب ویقال أبو خالد الأفریقی القاضی:

روی عن: ..... أبیه، وأبی عبدالرحمن الحبلی، وعبدالرحمن بن رافع التنوخی، وزیاد بن نعیم الحضرمی، وعبادۃ بن نسی، ودخین

❶ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۵/ ۲۳۸. ❷ تهذيب التهذيب لابن حجر: ۳/

۲۹۲. ❸ الضعفاء الكبير للعقيلي: ۲/ ۳۱۳. ❹ كتاب المجروحين لابن حبان: ۲/

۲۹. ❺ الضعفاء والمتروکین للجوزی: ۲/ ۱۴۵. ❻ المغنی فی الضعفاء للذهبی: ۱/

۵۷۶. ❼ تقریب التهذیب لابن حجر: ص ۱۹۳. ❽ نہایۃ الاغتباط: ص ۱۹۹.

❾ الفتح المبین فی تحقیق طبقات المدلسین: ص ۱۶۱.

بن عامر الحجری و جماعة .

**روى عنه:** ..... الثورى ، وابن لهيعة ، وابن المبارك ، وعيسى بن يونس ، ومروان بن معاوية ، وابن ادريس ، وأبو أسامة ، ورشيد بن سعد ، ويعلى بن عبيد ، وجعفر بن عون ، وعبد الله بن يزيد المقرئ وغيرهم .

یہ راوی ضعیف، منکر الحدیث اور ناقابل حجت ہے وضاحت ملاحظہ فرمائیں:

امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ ❶ امام المحدثین امام بخاری نے فرمایا: اس کی بعض حدیثیں منکر ہیں۔ ❷ امام ترمذی نے فرمایا: وہ حدیث میں ضعیف ہے، اور وہ اہل الحدیث (محدثین) کے نزدیک ضعیف ہے، اور امام احمد بن حنبل نے فرمایا: اس سے حدیث نہ لکھی جائے۔ ❸ امام نسائی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ ❹ امام ابوزرعہ نے فرمایا: وہ قوی نہیں۔ ❺ امام دارقطنی نے فرمایا: وہ ضعیف، ناقابل حجت ہے۔ ❻ امام علی بن مدینی نے فرمایا: میرے اصحاب (محدثین) نے فرمایا: وہ ضعیف ہے اور اس کی احادیث کا انکار کیا کہ معروف نہیں ہے۔ ❼ امام ابن حبان نے فرمایا: وہ ثقہ راویوں سے جھوٹی حدیثیں روایت کرتا تھا، اور ثقات سے ایسی حدیثیں بیان کرتا تھا، جو ان کی حدیثوں میں سے نہیں۔ ❽ امام عقیلی نے اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کیا ہے۔ ❾ امام ابن الجوزی نے بھی اس کا ذکر ”الضعفاء والمتروکین“ میں کیا ہے۔ ❿

- ❶ تاریخ عثمان بن سعید الدارمی: (۴۷۴) ❷ کتاب الضعفاء للبخاری: (۴۳۷)  
 ❸ السنن الترمذی: (۵۴، ۱۹۹) ❹ الضعفاء والمتروکین للنسائی: ص ۲۹۶ . ❺ کتاب الضعفاء لأبی زرعة: ۲ / ۳۸۹ . ❻ السنن للدارقطنی: ۱ / ۳۷۹ . ❼ سوالات محمد بن عثمان بن أبی شیبة لابن المدینی: (۲۲۰) ❽ کتاب المعروحين لابن حبان: ۲ / ۵۰ . ❾ الضعفاء الكبير للعقيلي: ۲ / ۳۳۲ . ❿ الضعفاء والمتروکین للجوزی: ۲ / ۹۴ .

امام ابن عدی نے فرمایا: اس کی عام احادیث میں متابعت نہیں کی گئی۔<sup>①</sup> امام جوزجانی نے فرمایا: ”غیر معمور فی الحدیث، وکان صادقاً خشناً“<sup>②</sup> امام یحییٰ بن سعید اور امام عبدالرحمن بن مہدی اس حدیث روایت نہیں کرتے تھے۔ امام احمد بن حنبل نے فرمایا: وہ کچھ چیز نہیں، امام ابو حاتم نے فرمایا: اس کی حدیث لکھی جائے (متابعات میں) اور اس سے حجت پکڑنا جائز نہیں، نیز امام ابو حاتم اور امام ابو زرہ نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔<sup>③</sup> امام ابن شاہین نے اس کا ذکر ”الضعفاء والكذابين“ میں کیا ہے۔<sup>④</sup> امام ابن حزم نے فرمایا: وہ ہلاک کرنے والا تھا۔<sup>⑤</sup> امام بیہقی نے فرمایا: وہ قابل حجت نہیں۔<sup>⑥</sup> ضعیف ہے۔<sup>⑦</sup> اور اکثر اہل علم (محدثین) نے فرمایا: اس کی حدیثیں قابل حجت نہیں۔<sup>⑧</sup> مزید فرمایا: اس کو امام یحییٰ بن سعید، امام عبدالرحمن بن مہدی، امام احمد بن حنبل اور امام یحییٰ بن معین وغیرہم نے ضعیف کہا ہے۔<sup>⑨</sup> امام ذہبی نے اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کیا ہے۔<sup>⑩</sup> امام احمد بن حنبل نے فرمایا: منکر الحدیث ہے امام یعقوب بن سفیان نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں، اور حدیث میں کمزور ہے امام صالح بن محمد نے فرمایا: منکر الحدیث اور لیکن نیک آدمی تھا، امام ابن خزمیہ نے فرمایا: وہ قابل حجت نہیں، امام ساجی نے فرمایا: اس میں کمزوری ہے۔<sup>⑪</sup> امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: حافظہ کی وجہ سے ضعیف ہے اور وہ نیک آدمی تھا۔<sup>⑫</sup> امام ذہبی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔<sup>⑬</sup> نیز عبدالرحمن بن زیاد بن انعم راوی مدلس تھا۔<sup>⑭</sup>

- ① الكامل فی ضعف الرجال لابن عدی: ۵ / ۴۶۰ . ② احوال الرجال للجوزجانی: (۲۷۰) ③ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۵ / ۲۹۱ . ④ الضعفاء والكذابين لابن شاهين: (۳۸۹) ⑤ المحلى لابن حزم: ۲ / ۳۲ . ⑥ السنن الكبرى للبيهقي: ۲ / ۱۷۶ . ⑦ السنن الكبرى للبيهقي: ۱۰ / ۳۴۴ . ⑧ الشعب الايمان للبيهقي: ۶ / ۱۵۹ . ⑨ معرفة السنن والآثار للبيهقي: ۲ / ۶۵ . ⑩ المغنی فی الضعفاء للذهبی: ۱ / ۶۰۱ . ⑪ تهذيب التهذيب لابن حجر: ۳ / ۳۶۱، ۳۶۲ . ⑫ تقريب التهذيب لابن حجر: ص ۲۰۲ . ⑬ الكاشف للذهبی: ۲ / ۱۴۶ . ⑭ الفتح المبين فی تحقیق طبقات المدلسين: ص ۱۶۲ .

(۵۲) ت ق: عبدالرحمن بن زید بن أسلم العدوی مولاہم المدني:

روی عن:..... أبیه، وابن المنکدر، وصفوان بن سلیم، وأبی حازم سلمة بن دينار.

روی عنه:..... ابن وهب، وعبدالرزاق، ووكيع، والوليد بن مسلم، وابن عیینة، وهارون بن صالح، وسويد بن سعيد، ومحمد بن عبيد المحاربی، وعیسی بن حماد زغبه، وآخرون، ومالك بن مغول، وزهیر بن محمد وغيرهم.

یہ راوی منکر الحدیث، ناقابل حجت اور کچھ چیز نہیں وضاحت پیش خدمت ہے۔ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: اس کی حدیث کچھ چیز نہیں۔<sup>①</sup> مزید فرمایا: ضعیف ہے۔<sup>②</sup> اور امام الحدیث امام بخاری نے فرمایا: امام علی بن مدینی کہتے ہیں: سخت ضعیف ہے۔<sup>③</sup> امام نسائی نے فرمایا: ضعیف ہے۔<sup>④</sup> امام جوزجانی نے فرمایا: حدیث میں ضعیف ہے۔<sup>⑤</sup> امام ابن حبان نے فرمایا: روایات کو الٹ پلٹ کر دیتا تھا، حتیٰ کہ اس نے اکثر روایات مرسل و موقوف کو مرفوع کر دیا پس ترک کر دیئے جانے کا مستحق ہے۔<sup>⑥</sup> امام ابو نعیم نے فرمایا: وہ کچھ چیز نہیں۔<sup>⑦</sup> امام محمد بن سعد نے فرمایا: وہ کثیر الحدیث مگر سخت ضعیف تھا۔<sup>⑧</sup> امام حاکم نے فرمایا: اس نے اپنے باپ سے موضوع (جھوٹی) حدیثیں روایت کی ہیں۔<sup>⑨</sup> امام ابن شاہین نے اس کا ذکر ”الضعفاء والكذابين“ میں کیا ہے۔<sup>⑩</sup> امام احمد بن حنبل نے

① تاریخ یحییٰ بن معین: ۱/ ۱۱۶۔ ② سوالات ابن الجندی لیحییٰ بن معین: (۴۶۷)

③ کتاب الضعفاء للبخاری: (۲۰۸) ④ الضعفاء والمتروکین للنسائی، ص: ۲۹۶۔

⑤ احوال الرجال للجوزجانی: (۲۲۰، ۲۲۱) ⑥ کتاب المجروحین لابن حبان: ۲/

۵۷۔ ⑦ کتاب الضعفاء لأبی نعیم: (۱۲۲) ⑧ طبقات ابن سعد: ۵/ ۳۹۰۔ ⑨ المدخل

الی الصحیح للحاکم: (۹۷) ⑩ الضعفاء والكذابين لابن شاهين: (۵۰)

فرمایا: وہ ضعیف ہے، اور امام ابو حاتم نے فرمایا: ”لیس بقوی الحدیث کان فی نفسه صالحاً، و الحدیث واعیاً“ امام ابو زرہ نے فرمایا: وہ ضعیف الحدیث ہے۔  
 ❶ امام بیہقی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے اس سے حجت پکڑنا جائز نہیں۔ ❷ امام ابن حزم نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ ❸ امام عقیلی نے اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کرنے کے بعد فرمایا ہے، کہ امام ابو داؤد نے کہا: وہ ضعیف ہے۔ ❹ امام دارقطنی نے اس کا ذکر ”الضعفاء والمترکون“ میں کیا ہے۔ ❺ امام ابن الجوزی نے بھی اس کا ذکر ”الضعفاء والمترکین“ میں کیا ہے۔ ❻ امام ذہبی نے فرمایا: محدثین نے اس کو ضعیف کہا ہے۔ ❼ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ ❽ محمد طاہر بن علی نے کہا: وہ ضعیف ہے۔ ❾ امام ابن خزیمہ نے فرمایا: اہل علم (محدثین) نے اس کے بُرے حافظہ کی وجہ سے کہا ہے کہ اس کی حدیث سے حجت پکڑنا جائز نہیں، امام ساجی نے فرمایا: وہ منکر الحدیث ہے۔ ❿

(۵۷) س ق: عبدالرحمن بن یزید بن تمیم السلمی الدمشقی:

روى عن: ..... إسماعيل بن عبيد الله بن أبي المهاجر، وعلى بن بزيمة، والزهرى، وعبد الكريم الجزري، وزيد بن أسلم، ومكحول وغيرهم.

روى عنه: ..... ابنه حسين، والوليد بن مسلم، وأبو أسامة، وحسين الجعفی وغيرهم.

- 
- ❶ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۵ / ۲۸۹ . ❷ السنن الكبرى للبيهقي: ۴ / ۱۰۴ .  
 ❸ المحلى لابن حزم: ۷ / ۶۰ . ❹ الضعفاء الكبير للعقيلي: ۲ / ۳۳۲ . ❺ الضعفاء والمترکون للدارقطنی: (۳۳۱) ❻ الضعفاء والمترکین للجوزی: ۲ / ۹۵ .  
 ❼ الكاشف للذهبي: ۲ / ۱۴۶ . ❽ تقريب التهذيب لابن حجر: ص ۲۰۲ . ❾ تذكرة الموضوعات والضعفاء: ص ۲۶۸ . ❿ تهذيب التهذيب لابن حجر: ۳ / ۳۶۴ .



یہ راوی سخت ضعیف، متروک اور منکر الحدیث ہے، وضاحت پیش خدمت ہے۔

امام ابو زرہ رازی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ ① امام نسائی نے فرمایا: وہ متروک الحدیث ہے۔ ② امام بخاری نے فرمایا: وہ منکر الحدیث ہے۔ ③ امام ابن حزم نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ ④ امام ابن حبان نے فرمایا: وہ ثقہ راویوں سے ایسی حدیثیں روایت کرنے میں منفرد ہے جو ان کی روایت کے مشابہ نہیں ہوتیں بہت وہم اور غلطیاں کرنے والا تھا۔ ⑤ امام احمد بن حنبل نے فرمایا: ”قلب أحادیث شهر بن حوشب میرھا حدیث الزہری، وضعفه“ امام ابو حاتم نے فرمایا: اس کی روایتیں منکر ہیں اور وہ حدیث میں ضعیف ہے۔ نیز امام ابو زرہ نے فرمایا: وہ ضعیف الحدیث ہے۔ ⑥ امام یعقوب بن سفیان نے فرمایا: ”منکر الحدیث عن الزہری“ ⑦ امام ابن شاپین نے اس کا ذکر ”الضعفاء والكذابين“ میں کیا ہے۔ ⑧ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: وہ ضعیف ہے، امام ابن عدی نے فرمایا: ”وهو من جملة من يكتب حديثه من الضعفاء“ ⑨ امام عقیلی نے اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کیا ہے۔ ⑩ امام ابن الجوزی نے اس کا ذکر ”الضعفاء والمتروکین“ میں کیا ہے۔ ⑪ امام دحیم نے فرمایا: وہ منکر الحدیث ہے، امام ابو داؤد نے فرمایا: وہ متروک الحدیث ہے، امام ابوبکر البزار نے فرمایا: وہ حدیث میں کمزور ہے۔ ⑫ امام ذہبی نے اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کیا ہے۔ ⑬ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا:

- ① کتاب الضعفاء لأبي زرعة: ۲ / ۴۶۴ . ② الضعفاء والمتروکین للنسائی: ص ۲۹۶ .
- ③ التاريخ الصغير للبخاری: ۲ / ۱۰۹ . ④ المحلی لابن حزم: ۲ / ۱۸۹ . ⑤ کتاب المجروحین لابن حبان: ۲ / ۵۵ . ⑥ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۵ / ۳۶۴ .
- ⑦ المعرفة والتاريخ للفسوی: ۳ / ۱۵۷ . ⑧ الضعفاء والكذابين لابن شاهین: (۳۹۵)
- ⑨ الكامل فی ضعفاء لابن عدی: ۵ / ۴۷۸ . ⑩ الضعفاء الكبير للعقيلي: ۲ / ۳۵۰ .
- ⑪ الضعفاء والمتروکین للجوزی: ۲ / ۱۰۱ . ⑫ تهذيب التهذيب لابن حجر: ۳ / ۴۳۵ . ⑬ المغنی فی الضعفاء للذهبي: ۱ / ۶۱۷ .

وہ ضعیف ہے۔ ❶ امام دارقطنی نے اس کا ذکر ”الضعفاء والمترکون“ میں کیا ہے۔ ❷

(۵۸) ق: عمر بن شیبہ بن عمر المسلمی أبو حفص الکوفی:

روی عن: ..... أبي إسحاق السبيعي، وعبد الملك بن عمير، وإسماعيل بن أبي خالد، وعبد الله بن عيسى بن عبد الرحمن بن قيس الملائى، وليث بن أبي سليم، ومحمد بن طلعة بن مصرف وغيرهم .  
روی عنه: ..... ابنه جبير، وعبيد الله و ابراهيم بن سعيد الجوهري، وأبو بكر بن أبي شيبة، ويعقوب بن ابراهيم الدروقي، وبشر بن الحكم النيسابوري، ومحمد بن طريف البجلي، والحسن بن على بن عفان وآخرون .

یہ راوی ضعیف، واپسی الحدیث اور ناقابل حجت ہے، وضاحت پیش خدمت ہے۔  
امام ابوزرعہ رازی نے فرمایا: وہ واپسی الحدیث تھا۔ ❶ امام نسائی نے فرمایا: وہ قوی نہیں ❷ امام یعقوب بن سفیان نے فرمایا: اس کو محدثین نے ضعیف کہا ہے۔ ❸ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: وہ ثقہ نہیں ❹ مزید فرمایا: وہ کچھ چیز نہیں۔ ❺ امام عقیلی نے اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کیا ہے۔ ❻ امام ابوحاتم نے فرمایا: وہ شیخ اس کی حدیث لکھی جائے (متابعات میں) اور اس سے حجت پکڑنا جائز نہیں اور امام ابوزرعہ نے فرمایا: وہ حدیث میں کمزور ہے۔ ❼ امام ابن شاہین نے اس کا ذکر ”الضعفاء والکذابین“ میں کیا ہے۔ ❽

- ❶ تقریب التہذیب لابن حجر: ص ۲۱۱ . ❷ الضعفاء والمترکون للدارقطنی: (۳۳۶) ❸ کتاب الضعفاء لأبي زرعہ: ۲ / ۴۳۵ . ❹ الضعفاء والمترکون للنسائی: ص ۳۰۰ . ❺ المعرفة والتاریخ للفسوی: ۳ / ۱۴۷ . ❻ سوالات ابن الجندی لیحییٰ بن معین: (۳۵۹) ❷ الضعفاء والکذابین لابن شاہین: (۳۵۳) ❸ الضعفاء الکبیر للعقیلی: ۳ / ۱۷۱ . ❹ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۶ / ۱۴۴ . ❺ الضعفاء والکذابین لابن شاہین: (۳۵۳)

امام دارقطنی نے فرمایا: وہ ضعیف الحدیث ہے اس سے حجت پکڑنا جائز نہیں۔ ❶ امام بیہقی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ ❷ امام ابن حبان نے فرمایا: وہ شیخ نیک صدوق ہے، لیکن کم روایات بیان کرنے کے باوجود بہت زیادہ غلطیاں کرنے والا تھا، جب منفرد ہو تو اس سے حجت پکڑنا جائز نہیں۔ ❸ امام ابن الجوزی نے اس کا ذکر ”الضعفاء والمتروکین“ میں کیا ہے۔ ❹ امام ذہبی نے بھی اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کیا ہے۔ ❺ امام یعقوب بن سفیان نے فرمایا: اس کی حدیث کچھ بھی نہیں۔ ❻ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ ❼

(۵۹) د ق: عمر بن عطاء بن وراز و یقال ورازة، حجازی:

روی عن: ..... عکرمہ مولیٰ ابن عباس، و سالم بن الغيث .

روی عنه: ..... ابن جریج، وأبوبکر بن أبي سبرة .

یہ راوی ضعیف کچھ چیزیں وضاحت پیش خدمت ہے، امام نسائی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ ❶ امام ابو زرعہ رازی نے فرمایا: وہ ضعیف الحدیث ہے۔ ❷ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: عمر بن عطاء بن وراز نے عکرمہ سے جو کچھ روایت کیا ہے، وہ وہم اور ضعیف ہے۔ ❸ امام احمد بن حنبل نے فرمایا: وہ حدیث میں قوی نہیں۔ ❹ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: وہ کچھ چیزیں نہیں۔ ❺ امام عقیلی نے اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کیا ہے۔ ❻ امام ابن شاہین نے بھی اس کا ذکر ”الضعفاء والکذابين“ میں کیا ہے۔ ❼ امام نسائی نے فرمایا: وہ ثقہ نہیں، امام

❶ السنن الدارقطنی: ۴ / ۳۹ . ❷ المعرفة السنن والآثار للبيهقي: ۵ / ۵۰۹ .

❸ المجروحین لابن حبان: ۲ / ۹۰ . ❹ الضعفاء والمتروکین للجوزی: ۲ / ۲۱۰ .

❺ المغنی فی الضعفاء للذهبی: ۲ / ۱۱۹ . ❻ تهذيب التهذيب لابن حجر: ۴ / ۲۹۰ .

❼ تقرب التهذيب لابن حجر: ص ۲۵۴ . ❽ الضعفاء والمتروکین للنسائی: ص ۳۰۰ .

❹ کتاب الضعفاء لأبي زرعۃ: ۲ / ۴۱۷ . ❺ تاریخ یحییٰ بن معین: ۱ / ۷۶ .

❻ العلل معرفة الرجال لأحمد: ۳ / ۳۱۶ . ❼ الكامل فی ضعف الرجال لابن عدی: ۶ / ۴۵ .

❽ الضعفاء الكبير للعقيلي: ۳ / ۱۸۰ . ❹ الضعفاء والکذابين لابن شاهين: (۳۵۷)

ابن خزمیہ نے فرمایا: محدثین نے اس کے بُرے حافظہ کی وجہ سے اس کی حدیثوں میں کلام کیا ہے، امام یعقوب بن سفیان نے فرمایا: محدثین نے اس کو ضعیف کہا ہے۔ ❶ امام ابن معین نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ ❷ امام ابن الجوزی نے اس کا ذکر ”ضعفاء والمتروکین“ میں کیا ہے۔ ❸ امام ذہبی نے فرمایا: ”واہ“ یعنی سخت ضعیف ہے۔ ❹ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ ❺

(۲۰) ق: عمر بن قیس المکی أبو جعفر المعروف بسندل مولیٰ آل بنی أسد وقیل مولیٰ آل منظور بن سیار:

روی عن:..... عطاء، ونافع، والزهری، وهشام بن عروة، وطلحة بن یحییٰ بن طلحة، وعمر بن دینار، وسعيد بن میناء وغيرهم .  
روی عنه:..... الأوزاعي، وابن عیینة، وابن وهب، وصدقة بن خالد، ومحمد بن بکر البرسانی، وأحمد بن عبد الله بن یونس، ومعاذ بن فضالة وآخرون .

یہ راوی متروک، منکر الحدیث اور سخت ضعیف ہے وضاحت پیش خدمت ہے:  
امام الحدیث ابن بخاری نے فرمایا: یہ منکر الحدیث ہے۔ ❶ امام نسائی نے فرمایا: یہ متروک الحدیث ہے۔ ❷ امام یعقوب بن سفیان نے فرمایا: میرے اصحاب (محدثین) نے اس کو ضعیف کہا ہے۔ ❸ امام علی بن مدینی نے فرمایا: وہ ضعیف تھا، کچھ چیز نہیں۔ ❹ امام الجوزجانی نے فرمایا: وہ ساقط ہے۔ ❺ امام ابو نعیم نے فرمایا: وہ ضعیف ہے، اس کی

- ❶ تہذیب التہذیب لابن حجر: ۴ / ۳۰۴ . ❷ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۶ / ۱۵۹ . ❸ الضعفاء والمتروکین للجوزی: ۲ / ۲۱۳ . ❹ الکاشف للذهبی: ۲ / ۲۷۶ . ❺ تقریب التہذیب لابن حجر: ص ۲۵۶ . ❻ التاریخ الكبير للبخاری: ۶ / ۴۲ . ❼ الضعفاء والمتروکین للنسائی: ص ۳۰۰ . ❽ المعرفة والتاریخ للفسوی: ۳ / ۱۴۹ . ❾ سوالات محمد بن عثمان بن أبي شيبة لابن المدینی: (۱۳۲) ❿ احوال الرجال للجوزجانی: (۲۶۰)

حدیث نہ لکھی جائے۔ ❶ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: وہ کچھ چیز نہیں۔ ❷ مزید فرمایا: وہ ضعیف الحدیث ہے، امام عمر بن علی نے فرمایا: وہ متروک الحدیث ہے، اور امام ابو حاتم نے فرمایا: وہ ضعیف الحدیث، متروک الحدیث ہے، امام ابو زرہ نے فرمایا: وہ حدیث میں کمزور ہے۔ ❸ امام احمد بن حنبل نے فرمایا: اس کی حدیث کچھ چیز نہیں، اس کی حدیثیں باطل ہیں۔ ❹ امام دارقطنی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ ❺ امام احمد بن حنبل نے فرمایا: یہ متروک الحدیث ہے، اس کی حدیث صحیح نہیں، امام ابن عدی نے فرمایا: اس میں کوئی شک نہیں کہ محدثین کا اس کے ضعیف ہونے پر اجماع ہے۔ ❻ امام ابن شاہین نے اس کا ذکر ”ضعفاء والكذابين“ میں کیا ہے۔ ❼ امام ابن حزم نے فرمایا: یہ سخت ضعیف ہے۔ ❽ امام عقیلی نے اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کرنے کے بعد فرمایا: امام یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں۔ ❾ امام ابن حبان نے فرمایا: یہ سندوں کو الٹ پلٹ کر دیتا تھا، اور ثقہ راویوں سے ایسی حدیثیں روایت کرتا ہے، جو ان کی حدیثوں میں سے نہیں۔ ❿ امام بیہقی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے، اس سے حجت پکڑنا جائز نہیں۔ ⓫ امام ابن الجوزی نے اس کا ذکر ”الضعفاء والمتروکین“ میں کیا ہے۔ ⓬ امام الساجی نے فرمایا: وہ سخت ضعیف ہے، اور عطاء سے روایت کردہ حدیثیں باطل ہیں، اور امام ابو زرہ الدمشقی، امام ابن الجارود نے اس کو ضعیف کہا ہے، اور امام ابوبکر البزار نے فرمایا: وہ ضعیف الحدیث ہے۔ ⓭ امام ذہبی نے فرمایا: یہ ہلاک کرنے والا ہے،

- ❶ کتاب الضعفاء لأبي نعيم: (۱۴۶)۔ ❷ سوالات ابن الجنيّد ليحيى بن معين: (۲۸۹)
- ❸ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۶/ ۱۶۴۔ ❹ العلل معرفة الرجال لأحمد: ۱/ ۵۶۴۔ ❺ السنن الدارقطني: ۱/ ۱۰۱۔ ❻ الكامل في ضعفاء الرجال لابن عدی: ۶/ ۱۲، ۱۰۔ ❼ الضعفاء والكذابين لابن شاهين (۳۴۶) ❽ المحلى لابن حزم: ۸/ ۱۷۸۔ ❾ الضعفاء الكبير للعقيلي: ۳/ ۱۸۸۔ ❿ المجروحين لابن حبان: ۲/ ۸۵۔ ⓫ السنن الكبرى للبيهقي: ۶/ ۹۱۔ ⓬ الضعفاء والمتروکين للجوزی: ۲/ ۲۱۴۔ ⓭ تهذيب التهذيب لابن حجر: ۴/ ۳۰۹۔

محدثین نے اس کی حدیث ترک کر دی ہیں۔<sup>①</sup> مزید فرمایا: یہ سخت ضعیف ہے۔<sup>②</sup> امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: یہ متروک ہے۔<sup>③</sup>

(۶۱) ت ق: عمر بن ہارون بن یزید بن جابر بن سلمة الثقفي مولاهم أبو حفص البلخي:

روی عن: ..... أيمن بن نابل، وحرير بن عثمان، وسلمة بن وردان، وابن جريج، وأسامة بن زيد، وسعيد بن أبي عروبة، وشعبة، ومالك، والثوري، وصالح المري، وهمام بن يحيى وطائفة.

روی عنه: ..... أحمد بن حنبل، وأبو الحسن إسماعيل بن إبراهيم الجعفي والد البخاري، وهناد بن السري، وعمر بن رافع، وعثمان بن أبي شيبة، وصالح بن عبد الله الترمذي، وكامل بن طلحة الجحدري، ونصر بن علي وخلقي.

یہ راوی سخت ضعیف اور ناقابل حجت ہے وضاحت ملاحظہ فرمائیں:

امام نسائی نے فرمایا: یہ متروک الحدیث ہے۔<sup>④</sup> امام دارقطنی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔<sup>⑤</sup> امام الجوزجانی نے فرمایا: محدثین کہتے ہیں: اس کی حدیث قابل اعتبار نہیں۔<sup>⑥</sup> امام محمد بن سعد نے فرمایا: محدثین نے اس کی حدیثیں ترک کر دی ہیں۔<sup>⑦</sup> امام ابن حبان نے فرمایا: ”یروی عن الثقات المعضلات ويدعى شيوخاً لم يرهم“ امام یحییٰ بن

① المغنی فی الضعفاء للذهبی: ۲ / ۱۲۵ . ② الکاشف للذهبی: ۲ / ۲۷۷ . ③ تقریب

التهذيب لابن حجر: ص ۲۵۶ . ④ الضعفاء والمتروکین للنسائی: ص ۳۰۰ .

⑤ الضعفاء والمتروکون للدارقطنی: (۳۶۸) ⑥ احوال الرجال للجوزجانی: (۳۸۶)

⑦ طبقات ابن سعد: ۷ / ۳۸۵ .

معین نے فرمایا: یہ کذاب ہے۔ ① امام عقیلی نے اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کیا ہے۔ ② امام ابن شاہین نے بھی اس کا ذکر ”الضعفاء والكذابين“ میں کیا ہے۔ ③ امام بیہقی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے، اس سے حجت پکڑنا جائز نہیں۔ ④ امام ابن حزم نے فرمایا: ”ظلمات“ ⑤ امام الحاکم نے فرمایا: اس کی حدیثیں منکر ہیں۔ ⑥ امام احمد بن حنبل نے فرمایا: میں اس سے کوئی چیز بھی روایت نہیں کرتا۔ اور امام عبدالرحمن بن مہدی نے فرمایا: ”لم یکن له قيمة عنده، اولئك فترك حديثه“ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: یہ کچھ چیز نہیں، مزید فرمایا: یہ کذاب ہے، امام عبداللہ بن مبارک نے اس پر جرح کی ہے اور اس کی حدیث کو پھینک دیا ہے، امام ابو حاتم نے فرمایا: وہ ضعیف الحدیث ہے، اور امام ابراہیم بن موسیٰ نے فرمایا: محدثین نے اس کی حدیث کو ترک کر دیا ہے۔ ⑦ امام ابو نعیم نے فرمایا: اس کی روایتیں منکر ہیں، اور کچھ چیز نہیں۔ ⑧ امام ابن الجوزی نے اس کا ذکر ”الضعفاء والمتروکین“ میں کیا ہے۔ ⑨ امام عجل نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ ⑩ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: وہ ثقہ نہیں اور امام ابوداؤد نے فرمایا: وہ غیر ثقہ ہے، امام صالح بن محمد اور امام ابوعلی الحافظ نے فرمایا: وہ متروک الحدیث ہے۔ ⑪ امام ذہبی نے فرمایا: محدثین نے اس کو ترک کر دیا ہے، اور بعض محدثین نے اس کو کذاب (جھوٹا) کہا ہے۔ ⑫ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: وہ متروک اور حافظ تھا۔ ⑬

- ① المجروحین لابن حبان: ۲ / ۹۰، ۹۱۔ ② الضعفاء الكبير للعقيلي: ۳ / ۱۹۴۔
- ③ الضعفاء والكذابين لابن شاهين: (۳۶۴) ④ السنن الكبرى للبيهقي: ۶ / ۱۱۰۔
- ⑤ المحلى لابن حزم: ۶ / ۱۷۳۔ ⑥ المدخل الى الصحيح للحاكم: ص ۱۶۳۔
- ⑦ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۶ / ۱۷۸۔ ⑧ كتاب الضعفاء لأبي نعيم: (۱۵۲)۔
- ⑨ الضعفاء والمتروکين للجوزي: ۲ / ۲۱۸۔ ⑩ تاريخ الثقات للعجلي: (۱۲۴۷)۔
- ⑪ تهذيب التهذيب لابن حجر: ۴ / ۳۱۷۔ ⑫ المغنی فی الضعفاء للذهبی: ۲ / ۱۳۱۔
- ⑬ تقريب التهذيب لابن حجر: ص ۲۵۷۔

(۶۲) ت ق: عمرو بن دینار البصري أبو يحيى الأعور، قهرمان آل الزبير ابن شعيب البصري:

روى عن: ..... سالم بن عبدالله بن عمر، وصيفى بن صهيب .

روى عنه: ..... سعيد بن زيد، وعبدالوارث بن سعيد، وخارجة بن

مصعب، ومعتمر بن سليمان، وإسماعيل بن علية، والحمادان وآخرون .

یہ راوی متروک الحدیث، منکر الحدیث اور واپسی الحدیث ہے، وضاحت پیش خدمت ہے: امام الحدیث امام بخاری نے فرمایا: ”فیہ نظر“ یعنی متروک و مہتم ہے۔<sup>①</sup> مزید فرمایا: اس کی حدیث میں متابعت نہیں کی گئی۔<sup>②</sup> امام نسائی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔<sup>③</sup> امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث میں قوی نہیں۔<sup>④</sup> امام الجوزجانی نے فرمایا: وہ اہل علم کے نزدیک ضعیف الحدیث ہے۔<sup>⑤</sup> امام عقیلی نے اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کیا ہے۔<sup>⑥</sup> امام ابن حبان نے فرمایا: وہ ثقہ راویوں سے جھوٹی حدیثیں روایت کرنے میں منفرد تھا۔<sup>⑦</sup> امام دارقطنی نے فرمایا: یہ ضعیف الحدیث ہے، اس سے حجت پکڑنا جائز نہیں۔<sup>⑧</sup> امام ابن شاہین نے اس کا ذکر ”الضعفاء والكذابين“ میں کیا ہے۔<sup>⑨</sup> امام ابن الجوزی نے بھی اس کا ذکر ”الضعفاء والمتروکین“ میں کیا ہے۔<sup>⑩</sup> امام ابن علیہ نے فرمایا: وہ ضعیف ہے، اور امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: وہ کچھ چیز نہیں، امام ابو حاتم نے فرمایا: یہ ضعیف الحدیث ہے اور ”روى عن سالم بن عبدالله بن أبيه غير حديث منكر، وعامة حديثه“

① کتاب الضعفاء للبخاری: ص ۸۰۔ ② التاريخ الأوسط للبخاری: ۱ / ۴۴۷ .

③ الضعفاء والمتروکین للنسائی: ص ۳۰۰۔ ④ السنن الترمذی: (۳۴۳۱) ⑤ احوال

الرجال للجوزجانی: (۱۷۱) ⑥ الضعفاء الكبير للعقيلي: ۳ / ۲۷۰۔ ⑦ المجروحین

لابن حبان: ۲ / ۷۱۔ ⑧ کتاب العلل للدارقطنی: ۲ / ۵۰۔ ⑨ الضعفاء والكذابين لابن

شاهين: (۴۴۱) ⑩ الضعفاء والمتروکین للجوزی: ۲ / ۲۲۶ .



منکر“ امام ابو زرعة نے فرمایا: یہ وہابی الحدیث ہے۔ ❶ امام محمد بن عبد اللہ بن عمار نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ ❷ امام اسماعیل بن علیہ نے فرمایا: ”لم یکن عندی ممن یحفظ الحدیث“ ❸ امام ابن عدی نے اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کیا ہے۔ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: یہ گیارہ گزرا ہے۔ ❹ امام عجلیٰ نے فرمایا: اس کی حدیث لکھی جائے اور قوی نہیں امام احمد بن حنبل نے فرمایا: یہ ضعیف، منکر الحدیث ہے اور امام عمرو بن علی نے فرمایا: یہ ضعیف الحدیث ہے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا: اس کی حدیث کچھ چیز نہیں، امام الحاکم ابو احمد نے فرمایا: وہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں۔ ❺ امام الساجی نے اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کیا ہے۔ ❻ امام ذہبی نے فرمایا: محدثین نے اس کو ضعیف کہا ہے۔ ❼ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ ❽

### (۶۳) ع خ ت ق : عمارۃ بن جوین أبوہارون العبدي البصري :

روی عن: ..... أبي سعيد الخدري ، وابن عمر .

روی عنه: ..... عبد اللہ بن عون ، و عبد اللہ بن شوذب ، والثوري ، والحمادان ، والحکم بن عبدة ، و خالد بن دينار ، وجعفر بن سليمان ، و صالح المري ، و نوح بن قيس ، و هشيم ، و علی بن عاصم و آخرون . یہ راوی سخت ضعیف، متروک الحدیث اور کذاب ہے۔ وضاحت پیش خدمت ہے۔ امام نسائی نے فرمایا: یہ متروک الحدیث ہے۔ ❶ امام الجوزجانی نے فرمایا: وہ کذاب،

- 
- ❶ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۶ / ۲۹۹ . ❷ الضعفاء والكذابين لابن شاهين: (۴۴۱) ❸ كتاب الضعفاء لأبي زرعة: ۲ / ۵۱۰ . ❹ الكامل في ضعفاء الرجال لابن عدی: ۶ / ۲۳۵ . ❺ تهذيب التهذيب لابن حجر: ۴ / ۳۳۶ . ❻ كتاب الضعفاء للساجی: ص ۱۶۵ . ❼ المغنی فی الضعفاء للذہبی: ۲ / ۱۴۴ . ❽ تقریب التهذیب لابن حجر: ص ۲۵۹ . ❾ الضعفاء والمتروکین للنسائی: ص ۳۰۰ .

بہتان تراش تھا۔ ❶ امام المحدثین امام بخاری نے فرمایا: امام یحییٰ بن سعید القطان نے اس کو ترک کر دیا تھا۔ ❷ مزید فرمایا: امام ہشیم نے اس کے بارے میں کلام (جرح) کیا ہے۔ ❸ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: وہ ثقہ نہیں، اور محدثین کے نزدیک حدیث میں سچا نہ تھا۔ ❹ امام ابن حزم نے فرمایا: یہ ساقط ہے۔ ❺ امام ابن حبان نے فرمایا: وہ رافضی تھا، ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے ایسی روایات بیان کرتا تھا جو ان کی حدیث میں سے نہیں تھی، ”اس کی حدیث لکھنا حلال نہیں ہے مگر تعجب کے طور پر“ امام احمد بن حنبل نے فرمایا: یہ متروک ہے۔ ❻ امام دارقطنی نے فرمایا: وہ خارجی اور شیعہ تھا، ”یصلح أن يعتبر له بما يرويه عنه الثوري، والحمدان“ ❼ امام ابن الجوزی نے اس کا ذکر ”الضعفاء والمتروکین“ میں کیا ہے۔ ❽ امام احمد بن حنبل نے فرمایا: یہ کوئی چیز نہیں۔ ❾ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: وہ غیر ثقہ اور جھوٹ بولتا تھا۔ ❿ امام عقیلی نے اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کیا ہے، اور امام یحییٰ نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ ❶ امام بیہقی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ ❷ مزید فرمایا: امام بخاری کہتے ہیں: یہ کذاب ہے۔ ❸ امام الساجی نے اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کیا ہے۔ ❹ امام محمد بن سعد نے فرمایا: یہ حدیث میں ضعیف ہے۔ ❺ امام حماد بن زید نے فرمایا: وہ کذاب تھا، امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: ”لم يحدث شعبة عن أبي هارون

- ❶ احوال الرجال للجوزجانی: (۱۴۲) ❷ کتاب الضعفاء للبخاری: (۲۹۰) ❸ التاريخ الصغير للبخاری: ۱/ ۳۰۳. ❹ تاریخ یحییٰ بن معین: ۲/ ۱۱۷، ۱۷۱. ❺ المحلی لابن حزم: ۳/ ۳۳. ❻ کتاب المجروحین لابن حبان: ۲/ ۱۷۷. ❼ الضعفاء والمتروکون للدارقطنی: (۳۸۱) ❽ الضعفاء والمتروکین للجوزی: ۲/ ۲۰۳. ❾ العلل ومعرفة الرجال لأحمد: ۱/ ۴۲۱. ❿ سوالات ابن الجندی لیحییٰ بن معین: ص ۱۷. ❶۱ الضعفاء الكبير للعقيلي: ۳/ ۳۱۴. ❶۲ المدخل للبيهقي: ۳۶۹. ❶۳ جزء القراءة للبيهقي: ۱۹۹. ❶۴ کتاب الضعفاء للساجی: ص ۲۰۴. ❶۵ طبقات ابن سعد: ۲۶۴/۷.

العبدی شیئاً، ولا عبدالرحمن یحدثان عن سفیان عن أبی ہارون العبدی شیئاً“ امام ابو حاتم نے فرمایا: یہ ضعیف ہے ”وہو أضعف من بشر بن حرب“ نیز امام ابو زرہ رازی نے فرمایا: وہ ضعیف الحدیث ہے۔ ❶ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: یہ کوئی چیز نہیں۔ ❷ امام شعبہ نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ ❸ امام نسائی نے فرمایا: یہ ثقہ نہیں، اور اس کی حدیث نہ لکھی جائے۔ امام الحاکم ابو احمد نے فرمایا: یہ متروک ہے، امام اسماعیل بن علیہ نے فرمایا: وہ جھوٹ بولتا تھا، امام عثمان بن ابی شیبہ نے فرمایا: یہ کذاب ہے۔ امام ابن عبدالبر نے فرمایا: اس کے حدیث میں ضعیف ہونے پر محدثین کا اجماع ہے۔ ❹ امام ذہبی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ ❺ مزید فرمایا: یہ متروک ہے۔ ❻ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: یہ متروک، کذاب اور شیعہ تھا۔ ❼ مزید فرمایا: یہ سخت ضعیف ہے۔ ❽

(۶۴) خ ت م ل ت س ق: عبدالکریم بن أبی المخارق واسمہ قیس، ویقال طارق أبو أمیة المعلم البصري نزل مكة:

**روی عن:** ..... أنس بن مالک، وعبد اللہ بن الحارث بن نوفل، ومجاہد بن جبر، ونافع مولى ابن عمر، وأبو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم، وأبی الزبیر وغیرہم۔

**روی عنہ:** ..... عطاء، ومجاہد، وھما من شیوخہ، ومحمد بن إسحاق، وأبو سعد البقال، وابن جریج وأبو حنیفہ، ومحمد بن عبدالرحمن بن أبی لیلی، ومالک، وحماد بن سلمہ، والثوری،

- 
- ❶ الجرح والتعديل لابن أبی حاتم: ۶/ ۴۷۷۔ ❷ الكامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی: ۶/ ۱۴۷۔ ❸ السنن الترمذی: (۲۶۵۰) ❹ تہذیب التہذیب لابن حجر: ۴/ ۲۵۹۔ ❺ المغنی فی ضعفاء للذہبی: ۲/ ۱۰۶۔ ❻ الکاشف للذہبی: ۲/ ۲۶۲۔ ❼ تقریب التہذیب لابن حجر: ص ۲۵۱۔ ❽ فتح الباری لابن حجر: ۳/ ۴۶۲۔

وسعيد بن عبدالعزیز، واسرائیل، وعثمان الاسود، وشريك النخعی، وابن عیینة وآخرون.

یہ راوی سخت ضعیف، متروک الحدیث اور ناقابل حجت ہے، وضاحت پیش خدمت ہے:

امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔<sup>①</sup> مزید فرمایا: وہ کوئی چیز نہیں۔<sup>②</sup> امام نسائی نے فرمایا: وہ متروک الحدیث ہے۔<sup>③</sup> امام الجوزجانی نے فرمایا: وہ غیر ثقہ ہے۔<sup>④</sup> امام دارقطنی نے فرمایا: وہ متروک ہے۔<sup>⑤</sup> امام یعقوب بن سفیان الفسوی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔<sup>⑥</sup> امام احمد بن حنبل اور امام سفیان بن عیینہ نے اس کو ضعیف کہا ہے۔<sup>⑦</sup> امام مسلم نے فرمایا: معمر بن راشد سے روایت ہے کہ میں نے امام ایوب سختیانی کو کبھی کسی شخص کی غیبت کرتے نہیں سنا مگر عبدالکریم بن ابی الخارق کی جس کی کنیت ابوامیہ ہے انہوں نے اس کا ذکر کیا اور فرمایا: اللہ رحم کرے اس پر ثقہ نہ تھا ایک بار مجھ سے عکرمہ کی ایک حدیث پوچھی پھر کہنے لگا میں نے خود عکرمہ سے سنا ہے۔<sup>⑧</sup> امام ابن الجوزی نے اس کا ذکر ”الضعفاء والمتروکین“ میں کیا ہے۔<sup>⑨</sup> امام ابن حزم نے فرمایا: وہ غیر ثقہ، ساقط ہے۔<sup>⑩</sup> امام عقیلی نے اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کیا ہے۔<sup>⑪</sup> امام ابن حبان نے فرمایا: وہ بہت زیادہ وہم کرنے والا اور فاحش الخطا تھا پس ایسی صورت میں جب یہ زیادہ خطائیں کرنے والا ہے تو اس کی روایات سے دلیل پکڑنا باطل ہو گیا۔<sup>⑫</sup> امام بیہقی نے فرمایا: وہ ضعیف، اور اس سے

① تاریخ یحییٰ بن معین: ۲/ ۱۰۰. ② تاریخ عثمان بن سعید الدارمی: (۶۸۱)  
 ③ الضعفاء والمتروکین للنسائی: ص ۲۹۸. ④ احوال الرجال للجوزجانی: (۱۴۴)  
 ⑤ سنن الدارقطنی: ۱/ ۱۶۴. ⑥ المعرفة والتاریخ للفسوی: ۳/ ۱۵۲. ⑦ العلل  
 ومعرفة الرجال لأحمد: ۱/ ۴۰۱. ⑧ صحیح مسلم: ۱/ ۴۴. ⑨ الضعفاء  
 والمتروکین للجوزی: ۲/ ۱۱۴. ⑩ المحلی لابن حزم: ۱/ ۲۶۵، ۷/ ۴۰۲.  
 ⑪ الضعفاء الكبير للعقيلي: ۲/ ۶۲. ⑫ کتاب المجروحین لابن حبان: ۲/ ۱۴۴.

حجت پکڑنا جائز نہیں، امام ابو بکر احمد بن اسحاق نے فرمایا: ”فیہ نظر“ ❶ مزید امام بیہقی نے فرمایا: وہ غیر ثقہ ہے۔ ❷ امام ابن عدی نے فرمایا: اس کی تمام روایات کے درمیان ضعف واضح ہے۔ ❸ امام یحییٰ اور امام عبدالرحمن بن مہدی اس سے حدیث روایت نہیں کرتے تھے امام احمد بن حنبل نے فرمایا: وہ کوئی چیز نہیں، شبہ ہے کہ متروک ہے۔ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: وہ حدیث میں ضعیف ہے امام ابو حاتم نے فرمایا: وہ ضعیف الحدیث ہے اور امام ابو زرعة رازی نے فرمایا: وہ کمزور ہے۔ ❹ امام ابن عبدالبر نے فرمایا: محدثین کا اس کے ضعیف ہونے پر اجماع ہے۔ ❺ طاہر بن علی نے کہا: حدیث کے ائمہ کے نزدیک متروک ہے۔ ❻ امام ذہبی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے اور بعض محدثین نے اس کو چھوڑ دیا ہے۔ ❼ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ ❽

(۲۵) ت ق: عبدالحمید بن سلیمان الخزاعي أبو عمر المدني  
الضریر نزیل بغداد أخو فلیح:

روی عن: ..... أبي حازم، وأبي الزناد، وابن عجلان وغيرهم .

روی عنه: ..... هشيم وهو من أقرانه، وسعيد بن منصور، وسعيد بن سليمان الواسطي، ومحمد بن عبد الله بن سابور، وقتيبة بن سعيد، وغيره .

یہ راوی ضعیف اور کوئی چیز نہیں وضاحت پیش خدمت ہے:

- ❶ السنن الكبرى للبيهقي: ۱/ ۱۰۲، ۳۱۲، ۳۱۷. ❷ معرفة السنن والآثار للبيهقي: ۱/ ۲۴۴. ❸ الكامل في ضعفاء الرجال لابن عدی: ۷/ ۴۱. ❹ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۶/ ۷۶. ❺ تهذيب التهذيب لابن حجر: ۳/ ۴۸۶. ❻ تذكرة الموضوعات والضعفاء: ص ۲۷۱. ❼ المغنی فی الضعفاء للذهبی: ۲/ ۶. ❽ تقریب التهذیب لابن حجر: ص ۲۱۷.

امام نسائی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔<sup>①</sup> امام ابوزرعہ رازی نے فرمایا: وہ سخت ضعیف ہے۔<sup>②</sup> امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: وہ کوئی چیز نہیں۔<sup>③</sup> مزید فرمایا: اس کی حدیث نہ لکھی جائے۔<sup>④</sup> امام علی بن مدینی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔<sup>⑤</sup> امام دارقطنی نے اس کا ذکر ”الضعفاء والمتروکون“ میں کیا ہے۔<sup>⑥</sup> امام عقیلی نے بھی اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کیا ہے۔<sup>⑦</sup> امام ابن حبان نے فرمایا: وہ غلطی کر جاتا تھا اور سندوں کو الٹ پلٹ کر دیتا تھا جب یہ چیز اس کی روایت میں زیادہ ہوگئی تو اس سے دلیل پکڑنا باطل ہو گیا۔<sup>⑧</sup> امام ابن معین نے فرمایا: ”ذاك لا يحل لأحد أن يروى عنه كان لعنة“<sup>⑨</sup> امام ابو حاتم نے فرمایا: وہ قوی نہیں اور امام ابوزرعہ رازی نے فرمایا: وہ ضعیف الحدیث ہے۔<sup>⑩</sup> امام ابن شاہین نے اس کا ذکر ”الضعفاء والكذابين“ میں کیا ہے۔<sup>⑪</sup> امام ابن الجوزی نے بھی اس کا ذکر ”الضعفاء والمتروکین“ میں کیا ہے۔<sup>⑫</sup> امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: وہ ثقہ نہیں۔<sup>⑬</sup> امام نسائی نے فرمایا: وہ ثقہ نہیں۔<sup>⑭</sup> امام ابوداؤد نے فرمایا: وہ غیر ثقہ ہے اور امام صالح بن محمد بن محمد الاسدی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے امام ابواحمد الحاکم نے فرمایا: وہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں۔ امام یعقوب بن سفیان نے فرمایا: میرے اصحاب (محدثین) نے اس کو ضعیف کہا ہے۔<sup>⑮</sup> امام ذہبی نے فرمایا: محدثین نے اس کو سخت ضعیف کہا ہے۔<sup>⑯</sup> امام ابن

- 
- ① الضعفاء والمتروکین للنسائی: ص ۲۹۸ . ② کتاب الضعفاء لأبي زرعة: ۲ / ۴۲۱ .  
 ③ تاریخ یحیی بن معین: ۱ / ۱۱۹ . ④ الضعفاء والكذابين لابن شاهين: (۴۲۵)  
 ⑤ سوالات محمد بن عثمان بن أبي شيبة لابن المديني: (۱۳۷) ⑥ الضعفاء والمتروکون للدارقطني: (۳۵۱) ⑦ الضعفاء الكبير للعقيلي: ۳ / ۴۶ . ⑧ کتاب المجرورين لابن حبان: ۲ / ۱۴۱ . ⑨ سوالات ابن الجنيدي ليحيى بن معين: (۸۶۲)  
 ⑩ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۶ / ۱۷ . ⑪ الضعفاء والكذابين لابن شاهين (۴۲۵)  
 ⑫ الضعفاء والمتروکين للجوزي: ۲ / ۸۶ . ⑬ الكامل في ضعفاء الرجال لابن عدي: ۷ / ۵ . ⑭ تهذيب التهذيب لابن حجر: ۳ / ۳۲۴ . ⑮ المغني في الضعفاء للذهبي: ۱ / ۵۹۰ .

حجر عسقلانی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔<sup>①</sup>

(۶۶) ع خ د ت س ق: عاصم بن عبيد الله بن عاصم بن عمر بن الخطاب العدوي المدني:

**روی عن:**..... أبيه، وعم أبيه عبد الله بن عمر، وابن عمه سالم بن عبد الله بن عمر، وابن عم جده عبد الرحمن بن زيد بن الخطاب، وجابر بن عبد الله، وعبد الله بن عامر بن ربيعة، وزیاد بن كريب، والقاسم بن محمد بن أبي بكر، وأبي عبد الله بن الحارث بن نوفل، وعبيد الله بن أبي رافع وغيرهم.

**روی عنه:**..... مالك حديث واحداً، وشعبة، والسفيانان، وشريك، وعاصم، وعبد الله، وعبيد الله وأولاد عمر بن حفص بن عاصم بن عمر بن الخطاب، وأبو الربيع أشعث بن سعيد السمان وجماعة.

یہ راوی سخت ضعیف، منکر الحدیث، متروک اور ناقابل حجت ہے وضاحت پیش خدمت ہے:

امام الحدیثین امام بخاری نے فرمایا: وہ منکر الحدیث ہے۔<sup>②</sup> امام الجوزجانی نے فرمایا: یہ ضعیف الحدیث ہے۔<sup>③</sup> امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: وہ ضعیف ہے اور اس کی حدیث سے حجت پکڑنا جائز نہیں۔<sup>④</sup> امام ابن شاپین نے اس کا ذکر ”الضعفاء والكذابين“ میں کیا ہے۔<sup>⑤</sup> امام ابن حبان نے فرمایا: وہ بُرے حافظے والا، بہت زیادہ وہم کرنے والا، فاحش

① تقریب التہذیب لابن حجر: ص ۱۹۶. ② کتاب الضعفاء للبخاری: ص ۸۷.

③ احوال الرجال للجوزجانی: ص ۱۳۸. ④ تاریخ یحییٰ بن معین: ۱/ ۱۳۶، ۱۸۹.

⑤ أسماء الضعفاء والكذابين لابن شاهين: (۴۷۷)

الخطاء تھا اس کو کثرت خطاء کی وجہ سے چھوڑ دیا گیا ہے۔ ❶ امام احمد بن عبد اللہ نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ ❷ امام دارقطنی نے فرمایا: وہ بُرے حافظے والا تھا اور حافظ نہیں ہے۔ ❸ امام بیہقی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے قوی نہیں ہے۔ ❹ امام ابن الجوزی نے اس کا ذکر ”الضعفاء والمتروکین“ میں کیا ہے۔ ❺ امام ابوزرعہ رازی نے بھی اس کا ذکر ”الضعفاء“ میں کیا ہے۔ ❻ محمد طاہر بن علی نے کہا: یہ ضعیف ہے۔ ❼ امام ذہبی نے اس کا ذکر ”الضعفاء“ میں کیا ہے۔ ❽ امام سفیان بن عیینہ نے فرمایا: اس کے حافظے پر اعتماد نہیں امام یحییٰ بن سعید نے فرمایا: یہ کمزور ہے امام احمد بن حنبل نے فرمایا: یہ قوی نہیں ہے، امام ابن نمیر نے فرمایا: یہ منکر الحدیث ہے اور مضطرب الحدیث ہے امام ابو حاتم نے فرمایا: وہ منکر الحدیث، مضطرب الحدیث ہے اور اس کی حدیث قابل اعتماد نہیں ہے۔ ❾ امام عجلی نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں۔ ❿ لیکن امام عجلی جب کسی راوی کے بارے میں ”اس میں کوئی حرج نہیں“ کہتے ہیں تو اس سے ضعیف مراد لیتے ہیں۔ ❶ امام ابن خزیمہ نے فرمایا: میں عاصم کے عہدہ سے بری و بیزار ہوں میں نے امام محمد بن یحییٰ کو کہتے ہوئے سنا کہ عاصم بن عبید اللہ پر کوئی قیاس کرنا درست نہیں ہے اور میں نے امام مسلم بن الحجاج کو کہتے ہوئے سنا کہ ہم نے یحییٰ بن معین سے سوال کیا کہ آپ کو عبد اللہ بن محمد بن عقیل زیادہ پسند ہے؟ یا عاصم بن عبید اللہ تو انہوں نے فرمایا: میں ان دونوں میں سے کسی کو بھی پسند نہیں کرتا۔ ❶ امام عبد الرحمن بن مہدی اس

- 
- ❶ کتاب المجروحین لابن حبان: ۱۲۷ / ۲ . خلاصة تذهیب تہذیب الکمال  
 الخزرجی: ۱۸ / ۲ . کتاب العلل الدارقطنی: ۱۲۷ ، ۲۲ / ۲ . السنن الکبری  
 للبیہقی: ۱۲ / ۲ ، ۲۷۲ / ۴ . ❷ الضعفاء والمتروکین للجوزی: ۷۰ / ۲ . ❸ کتاب  
 الضعفاء لأبی زرعة: ۶۴۶ / ۲ . ❹ تذکرة الموضوعات والضعفاء للطاهر: ص ۲۶۵ .  
 ❺ المغنی فی الضعفاء للذهبی: ۵۰۷ / ۱ . ❻ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۶ /  
 ۴۵۲ ، ۴۵۳ . ❼ تاریخ الثقات للعجلی: ص ۲۴۱ . ❽ تاریخ الثقات للعجلی: ص ۵ .  
 ❾ صحیح ابن خزیمہ: ۴۸۹ / ۳ .



کی حدیث کا بڑی شدت کے ساتھ انکار کرتے تھے۔ امام نسائی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے، امام ابن عدی نے فرمایا: ضعف کے باوجود اس کی روایت لکھی جاتی ہے۔<sup>①</sup> لیکن ایسا راوی امام ابن عدی کے نزدیک ضعیف ہی ہوتا ہے۔<sup>②</sup> امام احمد بن حنبل نے فرمایا: ”علی بن زید، جعفر بن محمد، وعاصم بن عبید اللہ و عبد اللہ بن محمد بن عقیل ما أقربهم من السوء نقاد بهم“<sup>③</sup> امام یعقوب بن شبیبہ نے فرمایا: لوگوں نے اس سے روایت لی ہے اور اس کی حدیثوں میں ضعف ہے۔ امام ابن خزیمہ نے فرمایا: میں اس کے بُرے حافظہ کی وجہ سے اس سے حجت نہیں پکڑتا امام دارقطنی نے فرمایا: ”یترک، وهو مغفل“ امام ابی داؤد نے فرمایا: اس کی حدیث لکھی نہیں جاتی امام الساجی نے فرمایا: وہ مضطرب الحدیث ہے۔<sup>④</sup> امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔<sup>⑤</sup> امام عقیلی نے اس کا ذکر ”الضعفاء“ میں کیا ہے۔<sup>⑥</sup>

### (۶۷) د ق: عباد بن کثیر الثقفی البصری:

**روی عن:**..... آیوب السختیانی، ویحی بن أبی کثیر، وعمر و بن خالد الواسطی، وثابت البنانی، و عبد اللہ بن طاؤس، و عبد اللہ بن محمد بن عقیل، و أبی الزبیر، وغیرہم.

**روی عنه:**..... إبراهیم بن طهان، و أبوخیثمة، و اسماعیل بن عیاش، و عبد العزیز بن محمد، و عبد الرحمن بن محمد، و أبو عاصم، و أبو نعیم وغیرہم.

① الكامل فی ضعف الرجال لابن عدی: ۶/ ۳۸۷، ۳۹۳. ② الكامل فی ضعف الرجال لابن عدی: ۳/ ۳۷۰. ③ سوالات أبی داؤد: (۱۵۲) ④ تہذیب التہذیب لابن حجر: ۳/ ۳۵، ۳۶. ⑤ تقریب التہذیب لابن حجر: ص ۱۵۹. ⑥ الضعفاء الکبیر للعقیلی: ۳/ ۳۳۳.

یہ راوی ضعیف، متروک الحدیث اور کذاب ہے وضاحت پیش خدمت ہے:

امام الحدیث امام بخاری نے فرمایا: محدثین نے اس کو چھوڑ دیا تھا۔<sup>①</sup> اور محدثین نے اس سے خاموشی اختیار کی ہے۔<sup>②</sup> امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: نیک آدمی تھا اور حدیث میں کچھ چیز نہیں ہے۔<sup>③</sup> مزید فرمایا: یہ ضعیف ہے۔<sup>④</sup> امام دارقطنی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔<sup>⑤</sup> امام یعقوب بن سفیان نے فرمایا: یہ حدیث میں کچھ چیز نہیں۔<sup>⑥</sup> امام ابو زرعہ رازی نے فرمایا: وہ حدیث میں سخت ضعیف ہے۔<sup>⑦</sup> امام علی بن مدینی نے فرمایا: وہ کچھ چیز نہیں ہے۔<sup>⑧</sup> امام ابو نعیم نے اس کا ذکر ”الضعفاء“ میں کیا ہے۔<sup>⑨</sup> امام نسائی نے فرمایا: یہ متروک الحدیث ہے۔<sup>⑩</sup> امام الحاکم ابی عبد اللہ نے فرمایا: ”کان الثوری یکذبه“<sup>⑪</sup> امام عقیلی نے اس کا ذکر ”الضعفاء“ میں کیا ہے۔ نیز امام شعبہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس کی بخشش نہ کریں۔<sup>⑫</sup> امام ابن حبان نے اس کا ذکر ”المجروحین“ میں کیا ہے۔<sup>⑬</sup> امام الجوزجانی نے فرمایا: ”فلا ینبغی لحکیم ان یدکره فی العلم حسبک عنه بحديث النهی“<sup>⑭</sup> امام ابن شاہین نے اس کا ذکر ”الضعفاء والکذابين“ میں کیا ہے۔<sup>⑮</sup> امام ابن الجوزی نے بھی اس کا ذکر ”الضعفاء والمتروکین“ میں کیا ہے۔<sup>⑯</sup> امام الساجی

- 
- ① کتاب الضعفاء للبخاری: ص ۷۲ . ② التاريخ الصغير للبخاری: ۲ / ۹۷ . ③ تاریخ عثمان بن سعید الدارمی: (۴۹۶) ④ تاریخ يحيى بن معين: ۲ / ۹۹ . ⑤ السنن الدارقطنی: ۱ / ۱۵۴ . ⑥ المعرفة والتاريخ الفسوی: ۳ / ۲۱۱ . ⑦ کتاب الضعفاء لأبي زرعہ: ۲ / ۳۸۵ . ⑧ سوالات محمد بن عثمان بن أبي شيبة لابن المدینی: (۱۵۶) ⑨ کتاب الضعفاء لأبي نعیم: (۱۷۶) ⑩ الضعفاء والمتروکین للنسائی: ص ۲۹۸ . ⑪ المدخل الى الصحيح للحاکم: (۱۴۶) ⑫ الضعفاء الكبير للعقيلي: ۳ / ۱۴۰ ، ۱۴۱ . ⑬ کتاب المجروحین لابن حبان: ۲ / ۱۶۸ . ⑭ احوال الرجال الجوزجانی: (۱۶۳) ⑮ أسماء الضعفاء والکذابين لابن شاهين: (۴۷۱) ⑯ الضعفاء والمتروکین الجوزی: ۲ / ۷۶ .

نے فرمایا: اس نے باطل اور منکر حدیثیں روایت کی ہیں۔ ❶ امام ابن عدی نے فرمایا: اس کی عام روایات میں متابعت نہیں کی گئی۔ ❷ امام احمد بن حنبل نے فرمایا: ”روی أحادیث كاذبة لم يسمعها، وكان من أهل مكة، وكان صالحاً قلت: فكيف كان يروی ما لم يسمع؟ قال البلاء الغفلة“ امام ابو زرعة نے فرمایا: ”اضربوا عليه، ولم يحدثنا به“ امام ابو حاتم نے فرمایا: یہ حدیث میں ضعیف ہے اور اس کی ثقہ راویوں سے روایت کردہ حدیثوں کا انکار کیا گیا ہے۔ امام عبد الرحمن بن ابی حاتم نے فرمایا: میں نے امام ابو زرعة سے پوچھا اس کی حدیث لکھی جائے گی تو انہوں نے فرمایا: نہیں، پھر فرمایا: وہ شیخ نیک تھا اور حدیث میں ضبط نہیں تھا۔ ❸ امام ابن حزم نے فرمایا: وہ سخت ضعیف ہے۔ ❹ امام ذہبی نے اس کا ذکر ”الضعفاء“ میں کیا ہے۔ ❺ امام عبد اللہ بن مبارک نے فرمایا: میں نے سفیان ثوری سے پوچھا آپ جانتے ہو عباد بن کثیر کا حال جب حدیث بیان کرتا ہے تو ایک بلا لاتا ہے تو آپ کی کیا رائے ہے؟ کہ میں لوگوں سے کہہ دوں کہ اس سے روایت نہ کریں انہوں نے فرمایا: ہاں کہہ دو۔ امام عبد اللہ نے کہا پھر جس مجلس میں میں ہوتا اور عباد بن کثیر کا ذکر کرتا تو میں اس کی دینداری کی تعریف کرتا لیکن کہہ دیتا کہ اس سے حدیث اس کی مت روایت کرو۔ امام عبد اللہ بن مبارک نے فرمایا: امام شعبہ کے پاس گیا انہوں نے فرمایا: یہ عباد بن کثیر ہے اس سے بچو (یعنی اس سے روایت کرنے میں) امام عیسیٰ بن یونس نے فرمایا: میں عباد بن کثیر کے دروازے پر تھا، اور امام سفیان اس کے پاس تھے جب وہ باہر نکلے تو میں نے ان سے عباد بن کثیر کے متعلق پوچھا تو امام سفیان نے فرمایا: وہ کذاب (جھوٹا) ہے۔ ❻ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: اس کی حدیث نہ لکھی جائے۔

❶ کتاب الضعفاء للساجی: ص ۱۹۹ . ❷ الكامل فی ضعف الرجال لابن عدی: ۵/ ۵۴۲ . ❸ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۶/ ۱۰۲ . ❹ المحلی لابن حزم: ۱۱/ ۲۸۳ . ❺ المغنی فی الضعفاء للذهبی: ۱/ ۵۱۶ . ❻ مقدمہ صحیح مسلم: ۱/ ۳۷ .

امام البرقی نے فرمایا: وہ ثقہ نہیں ہے، امام ابن عمار نے فرمایا: وہ ضعیف ہے، امام عجلیٰ نے فرمایا: وہ ضعیف، متروک الحدیث ہے اور نیک آدمی تھا۔ ❶ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: یہ متروک ہے اور امام احمد بن حنبل نے فرمایا: اس کی روایت کردہ حدیثیں جھوٹ ہے۔ ❷

(۶۸) خت ۴: عباد بن منصور الناجی أبو سلمة البصري القاضي:

روی عن: ..... عكرمة وعطاء، وأبي رجا العطاردي، والحسن، وأيوب، وهشام بن عروة، والقاسم بن محمد بن أبي بكر وغيرهم .

روی عنه: ..... اسرائیل، وحماد بن سلمة، وريحان بن سعيد، وزیاد بن الربیع، شعبه، ويحي القطان، وابن وهب، وروح بن عبادة، ووکیع، ویزید بن ہارون وأبو داؤد الطيالسي، وأبو عاصم وغيرهم .

یہ راوی ضعیف اور کچھ چیز نہیں ہے، جمہور محدثین نے اس کو ضعیف کہا ہے، وضاحت پیش خدمت ہے:

امام نسائی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے اس کا حافظہ بگڑ گیا تھا۔ ❶ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: وہ کچھ چیز نہیں ہے حدیث میں قوی نہیں ہے، اس پر قدر یہ ہونے کی تہمت لگائی گئی ہے۔ ❷ امام یعقوب بن سفیان نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ ❸ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: وہ ضعیف الحدیث ہے۔ ❹ امام علی بن مدینی نے فرمایا: میرے نزدیک یہ ضعیف ہے اور قدری تھا۔ ❺ امام الجوزجانی نے فرمایا: یہ بُرے حافظے والا اور عمر کے آخر میں حافظہ بگڑ گیا تھا۔ ❻

- ❶ تہذیب التہذیب لابن حجر: ۳/ ۷۰ . ❷ تقریب التہذیب لابن حجر: ص ۱۶۳ .
- ❸ الضعفاء والمتروکین للنسائی: ص ۲۹۸ . ❹ تاریخ یحییٰ بن معین: ۲/ ۶۹، ۸۲، ۱۰۳ . ❺ المعرفة والتاریخ للفسوی: ۲/ ۷۴ . ❻ سوالات ابن الجندی لیحییٰ بن معین: (۶۳۰) ❷ سوالات محمد بن عثمان بن أبی شیبہ لابن المدینی: (۱۳) ❸ احوال الرجال للجوزجانی: (۱۸۰)

امام دارقطنی نے فرمایا: وہ قوی نہیں ہے۔<sup>①</sup> امام ابو حاتم نے فرمایا: وہ حدیث میں ضعیف ہے اس کی حدیث لکھی جائے (متابعات میں) امام ابو زرعہ رازی نے فرمایا: اس میں کمزوری ہے۔<sup>②</sup> امام نسائی نے فرمایا: یہ حدیث میں قابلِ حجت نہیں ہے۔<sup>③</sup> امام ابن شاہین نے اس کا ذکر ”الضعفاء والکذابين“ میں کیا ہے۔<sup>④</sup> امام الساجی نے اس کا ذکر ”الضعفاء“ میں کیا ہے۔<sup>⑤</sup> امام ابن الجوزی نے بھی اس کا ذکر ”الضعفاء والمترکین“ میں کیا ہے۔<sup>⑥</sup> امام عقیلی نے اس کا ذکر ”الضعفاء“ میں کیا ہے۔ امام یحییٰ بن سعید اس سے راضی نہ تھے۔<sup>⑦</sup> امام عجلی نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں اس کی حدیث لکھی جائے۔<sup>⑧</sup> لیکن امام عجلی جب کسی راوی کے بارے میں ”اس میں کوئی حرج نہیں“ کہتے ہیں تو اس سے ضعیف مراد لیتے ہیں۔<sup>⑨</sup> امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: صدوق اس پر قدریہ کی تہمت لگائی گئی ہے اور مدلس تھا، آخری عمر میں حافظہ بگڑ گیا تھا۔<sup>⑩</sup> امام ابن حزم نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔<sup>⑪</sup> امام ذہبی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔<sup>⑫</sup> امام احمد بن حنبل نے فرمایا: اس کی حدیثیں منکر ہیں اور وہ قدری اور مدلس تھا، امام ابن ابی شیبہ نے فرمایا: اس نے منکر حدیثیں روایت کی ہیں، امام ابن سعد نے فرمایا: وہ محدثین کے نزدیک ضعیف ہے اور اس کی حدیثیں منکر ہیں۔<sup>⑬</sup> امام ابن عدی نے فرمایا: ”فی جملة من یکتب حدیثہ“<sup>⑭</sup> (ایسا راوی ابن عدی کے نزدیک ضعیف ہوتا ہے)۔ عباد بن منصور راوی مدلس

- ① سوالات الحاکم للدارقطنی: (۴۲۴) ② الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۶/ ۱۰۳ . ③ السنن الكبرى للنسائی: ۴/ ۱۴۱ . ④ الضعفاء والکذابين لابن شاهين: (۴۶۹) . ⑤ کتاب الضعفاء للساجی: ص ۱۹۸ . ⑥ الضعفاء والمترکین للجوزی: ۷۶/ ۲ . ⑦ الضعفاء الكبير للعقيلي: ۳/ ۱۳۵ . ⑧ تاريخ الثقات العجلي: ص ۲۴۷ . ⑨ تاريخ الثقات العجلي: ص ۵ . ⑩ تقریب التهذيب لابن حجر: ص ۱۶۳ . ⑪ المحلی لابن حزم: ۱۱/ ۳۸۷ . ⑫ الکاشف للذهبی: ۲/ ۵۶ . ⑬ تهذيب التهذيب لابن حجر: ۳/ ۷۲ . ⑭ الكامل فی الضعفاء الرجال لابن عدی: ۳/ ۵۴۹ .

ہے۔ ❶ نیز امام الحدیث امام بخاری نے فرمایا: ”عباد عن ابراہیم بن ابي يحيى عن داؤد عن عكرمة وربما دلسها فجعلها عن عكرمة“ ❷

(۶۹) بنح د ق : عطية بن سعد بن جنادة العوفي الجدلي القيسي الكوفي أبو الحسن:

روى عن: ..... أبي سعيد، وأبي هريرة، وابن عباس، وابن عمر وزيد بن أرقم، وعكرمة، وعدى بن ثابت وغيرهم.

روى عنه: ..... ابنه الحسن، وعمر، والأعمش، والحجاج بن أرطاة، ومحمد بن جحادة، ومحمد بن عبدالرحمن بن أبي ليلى، ومطرف بن طريف، واسماعيل بن أبي خالد، وزكريا بن أبي زائدة وغيرهم.

یہ راوی ضعیف، شیعہ اور بدلس ہے۔ ❶ وضاحت پیش خدمت ہے:

امام الحدیث امام بخاری نے فرمایا: امام یحییٰ اور امام ہشیم نے اس کے بارے میں کلام (جرح) کی ہے۔ ❷ امام نسائی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ ❸ امام دارقطنی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ ❹ امام احمد بن حنبل نے فرمایا: وہ ضعیف الحدیث ہے اور امام (سفیان) الثوری اور امام ہشیم نے فرمایا: اس کی حدیث ضعیف ہے۔ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: یہ نیک ہے، امام ابو حاتم نے فرمایا: یہ حدیث میں ضعیف ہے اس کی حدیث لکھی جائے اور ابو نضرۃ مجھے عطیہ سے پسند ہے، امام ابو زرعہ نے فرمایا: یہ کوئی کمزور ہے۔ ❺ امام ابن حبان

❶ الفتح المبين في تحقيق طبقات المدلسين: ص ۱۴۰ . ❷ التاريخ الكبير للبخاري: ۵ / ۳۱۸ . ❸ الفتح المبين في تحقيق طبقات المدلسين: ص ۱۴۱ . ❹ التاريخ الصغير للبخاري: ۱ / ۳۰۳ . ❺ الضعفاء والمتروکین للنسائی: ص ۳۰۱ . ❻ السنن الدارقطنی: ۴ / ۴۵ . ❼ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۶ / ۵۰۳ .

نے فرمایا: اس سے حجت پکڑنا حلال نہیں ہے اس کی حدیث لکھی جائے گی مگر اظہار تعجب کے لیے۔ ① امام بیہقی نے فرمایا: اس سے حجت پکڑنا جائز نہیں ہے، ضعیف ہے۔ ② امام الجوزجانی نے فرمایا: ”ماں“ ③ امام عقیلی نے اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کیا ہے۔ نیز امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ ④ امام دارقطنی نے فرمایا: یہ مضطرب الحدیث ہے۔ ⑤ مزید فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ ⑥ امام ابن شاپین نے اس کا ذکر ”الضعفاء والکذابين“ میں کیا ہے اور فرمایا: اس کو امام احمد بن حنبل اور امام یحییٰ نے اس کو ضعیف کہا ہے۔ ⑦ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: ”وہو مع ضعفه یکتب حدیثه، وکان یعد من شیعة الکوفة“ ⑧ امام ابن حزم نے فرمایا: یہ انتہائی ضعیف ہے اس کو امام ہشیم، امام سفیان ثوری، امام یحییٰ بن معین نے ضعیف کہا ہے۔ ⑨ امام ابن الجوزی نے اس کا ذکر ”الضعفاء والمتروکین“ میں کیا ہے۔ ⑩ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: صدوق اور بہت زیادہ خطائیں کرنے والا تھا شیعہ اور مدلس تھا۔ ⑪ امام ذہبی نے فرمایا: محدثین نے اس کو ضعیف کہا ہے۔ ⑫

#### (۷۰) ت: عطاء بن عجلان الحنفی، أبو محمد البصري العطار:

روی عن: ..... أنس، والحسن، وابن سيرين، وعكرمه بن خالد، وأبي الزبير، ومحمد بن عباد بن جعفر وغيرهم.

روی عنه: ..... هشام بن حسان، وعبدالوارث بن سعيد، ويعلى بن

- ① کتاب المجروحین لابن حبان: ۲ / ۱۷۶ . السنن الكبرى للبيهقي: ۲ / ۱۲۶ . ۷ /
- ② احوال الرجال للجوزجانی: (۴۲) ③ الضعفاء الكبير للعقيلي: ۳ / ۳۵۹ .
- ④ کتاب العلل الدارقطني: ۴ / ۲۹۱ . السنن الدارقطني: ۴ / ۳۹ . ⑤ الضعفاء والکذابين لابن شاهين: (۴۸۰) ⑥ الكامل فی ضعف الرجال لابن عدی: ۷ / ۸۴ ،
- ⑦ المحلی لابن حزم: ۱۱ / ۸۶ . ⑧ الضعفاء والمتروکین لابن جوزی: ۲ / ۸۵ .
- ⑨ تقریب التهذیب لابن حجر: ص ۲۴۰ . ⑩ الکاشف للذهبی: ۲ / ۲۳۵ . ⑪

ہلال، ومروان بن معاویہ، وعبداللہ بن نمیر، واسماعیل بن عیاش، وسعید بن الصلت وآخرون .

یہ راوی کذاب، متروک الحدیث اور منکر الحدیث ہے، وضاحت پیش خدمت ہے:

امام الحدیث امام بخاری نے فرمایا: وہ منکر الحدیث ہے۔ ❶ امام الجوزجانی نے فرمایا: یہ کذاب ہے۔ ❷ امام نسائی نے فرمایا: یہ متروک الحدیث ہے۔ ❸ امام بیہقی نے فرمایا: یہ ضعیف، متروک ہے۔ ❹ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: یہ ثقہ نہیں ہے۔ اس کی حدیث کچھ چیز نہیں ہے کذاب ہے۔ ❺ امام ابن حبان نے فرمایا: یہ ثقہ راویوں سے موضوع (جھوٹی) حدیثیں روایت کرتا تھا۔ ❻ امام علی بن مدینی نے فرمایا: وہ شیخ ضعیف ہے کچھ چیز نہیں ہے۔ ❼ امام یعقوب بن سفیان الفسوی نے فرمایا: یہ کوئی ضعیف ہے اور میں اس سے حدیث سے کوئی چیز روایت نہیں کرتا۔ ❽ امام عمرو بن علی نے فرمایا: ”کذاب“ امام ابو حاتم نے فرمایا: یہ حدیث میں ضعیف ہے اس کی حدیثیں انتہائی منکر ہیں اور وہ متروک الحدیث ہے، امام ابو زرہ رازی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ ❾ امام ابن شاہین نے اس کا ذکر ”الضعفاء والكذابين“ میں کیا ہے، امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: وہ ثقہ اور مامون نہیں ہے۔ ❿ امام عقیلی نے اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کیا ہے۔ ❶ امام دارقطنی نے فرمایا: وہ متروک الحدیث ہے، اور ضعیف ہے۔ ❷ امام ابن حزم نے فرمایا: ”مذکور بالكذب“ ❶

❶ کتاب الضعفاء للبخاری: (۲۸۷) ❷ احوال الرجال للجوزجانی: (۱۴۹)

❸ الضعفاء والمتروکین للنسائی: ص ۳۰۱ . ❹ السنن الكبرى للبيهقي: ۱ / ۳۱۸ .

❺ تاريخ يحيى بن معين: ۱ / ۲۹۶، ۳۴۰، ۴۰۳ . ❻ کتاب المجروحین لابن حبان:

۲ / ۱۳۰ . ❼ سوالات محمد بن عثمان بن أبي شيبة لابن المدینی: (۲۱۴) ❽ المعرفة

والتاريخ الفسوی: ۳ / ۱۵۹ . ❾ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۶ / ۴۳۳، ۴۳۴ .

❿ الضعفاء والكذابين لابن شاهين: (۴۵۷) ❶ الضعفاء الكبير للعقيلي: ۳ / ۴۰۲ .

❷ السنن الدارقطني: ۱ / ۱۱۲، ۱۵۴ . ❸ المحلى لابن حزم: ۱۰ / ۲۰۳ .



امام ابن عدی نے فرمایا: اس کی عام روایات غیر محفوظ ہیں۔<sup>①</sup> امام ذہبی نے اس کا ذکر ”الضعفاء والمتروکین“ میں کیا ہے۔<sup>②</sup> امام ابن الجوزی نے بھی اس کا ذکر ”الضعفاء والمتروکین“ میں کیا ہے۔<sup>③</sup> امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: ”یہ متروک ہے:“ بل اطلق علیہ ابن معین والفلاس وغیرہما الکذب“<sup>④</sup> امام ترمذی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے اور حدیث میں گیا گزرا ہے۔<sup>⑤</sup> امام علی بن جنید نے فرمایا: وہ متروک ہے، امام طبرانی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے، امام الساجی نے فرمایا: منکر الحدیث ہے۔<sup>⑥</sup>

(۷) بخ قد ت ق: عیسیٰ بن سنان الحنفی أبو سنان القسملی  
الفلسطینی:

روی عن: ..... وهب بن منبه، ويعلى بن شداد بن أوس، وعثمان بن أبي سودة، ورجاء بن حيوة وغيرهم.

روی عنه: ..... الحمادان، وعیسیٰ بن یونس، ویوسف بن یعقوب السدوسی، وحماد بن واقد وأبو أسامة وآخرون.

یہ راوی ضعیف ناقابل حجت ہے، وضاحت ملاحظہ فرمائیں:

امام علی بن مدینی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔<sup>⑦</sup> امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔<sup>⑧</sup> امام یعقوب بن سفیان نے فرمایا: وہ حدیث میں کمزور ہے۔<sup>⑨</sup> امام ابو زرہ رازی نے فرمایا: وہ مختلط حدیث میں ضعیف ہے۔<sup>⑩</sup> امام عقیلی نے اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کیا

① الكامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی: ۷/ ۷۹. ② المغنی فی الضعفاء للذہبی: ۲/

۶۰. ③ الضعفاء والمتروکین للجوزی: ۲/ ۷۷. ④ تقریب التہذیب لابن حجر: ص

۲۳۹. ⑤ السنن الترمذی: (۱۱۹۱) ⑥ تہذیب التہذیب لابن حجر: ۴/ ۱۳۴.

⑦ سوالات محمد بن عثمان بن أبی شیبہ لابن المدینی: (۲۱۶) ⑧ تاریخ یحیٰ بن

معین: ۲/ ۳۳۱. ⑨ المعرفة و التاریخ الفسوی: ۲/ ۲۶۲. ⑩ کتاب الضعفاء لأبی

زرعة: ۲/ ۳۸۲.

ہے۔ ❶ امام بیہقی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے قابل حجت نہیں ہے۔ ❷ امام احمد بن حنبل نے فرمایا: وہ ضعیف ہے، امام ابو حاتم نے فرمایا: یہ حدیث میں قوی نہیں ہے۔ ❸ امام ابن الجوزی نے اس کا ذکر ”الضعفاء والمتروکین“ میں کیا ہے۔ ❹ امام ابن عدی نے بھی اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کیا ہے۔ ❺ امام عجل نے فرمایا: ”لاباس بہ“ ❻ (ایسا راوی امام عجل کے نزدیک ضعیف ہوتا ہے) امام ابن شاہین نے اس کا ذکر ”الضعفاء والكذابین“ میں کیا ہے۔ ❼ امام نسائی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے، امام الساجی نے اس کا ذکر ”الضعفاء“ میں کیا ہے۔ ❽ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: وہ لین الحدیث (ضعیف) ہے۔ ❾ امام ذہبی نے فرمایا: یہ حدیث میں ضعیف ہے۔ ❿

### حرف (ق)

(۷۲) د ت ق: قیس بن الربیع الأسدي أبو محمد الكوفي:

روی عن: ..... أبي إسحاق السبيعي، والمقدام بن شريح، وعمرو بن مرة، وعثمان بن عبد الله بن موهب، وابن أبي ليلي، وسمك بن حرب، والأعمش، والسدي، ومعارب بن دثار وهشام بن عروة وطائفة.

روی عنه: ..... أبان بن تغلب، وشعبة، والثوري، وعبد الله بن

- ❶ الضعفاء الكبير للعقيلي: ۳ / ۳۸۳ . السنن الكبرى للبيهقي: ۱ / ۲۸۵ . ❷ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۶ / ۳۵۶ . ❸ الضعفاء والمتروکین للجوزی: ۲ / ۲۳۸ . ❹ الكامل فی ضعف الرجال لابن عدی: ۶ / ۴۴۶ . ❺ تاریخ الثقات العجلی: ص ۳۷۹ . ❻ الضعفاء والكذابین لابن شاہین: (۴۶۵) ❷ تهذيب التهذيب لابن حجر: ۴ / ۴۵۱ . ❸ تقريب التهذيب لابن حجر: ص ۲۷۱ . ❹ المغنی فی الضعفاء للذہبی: ۲ / ۱۶۲ .

نمیر، وأبو معاویة، وعبدالرزاق، ووکیع، وعاصم بن علی، و  
أبو داؤد الطیالسی، ویزید بن ہارون، وعفان، وموسی بن إسماعیل،  
وعلی بن الجعد، وجبارة بن المغلس وغیرہم۔

یہ راوی ضعیف الحدیث، متروک الحدیث اور ناقابلِ حجت ہے، جمہور محدثین نے اس  
کو ضعیف کہا ہے وضاحت ملاحظہ فرمائیں۔ امام الحدیث امام بخاری کہتے ہیں: امام وکیع بن  
جراح نے اس کو ضعیف کہا ہے، امام یحییٰ اور امام عبدالرحمن اس سے روایت نہیں کرتے تھے۔  
اور امام عبدالرحمن اس سے پہلے روایت کرتے تھے پھر اس کو چھوڑ دیا تھا۔ ① امام یحییٰ بن  
معین نے فرمایا: وہ کچھ چیز نہیں ہے۔ ② امام الجوزجانی نے فرمایا: یہ ساقط ہے۔ ③ امام نسائی  
نے فرمایا: وہ متروک الحدیث ہے۔ ④ امام دارقطنی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ ⑤ امام یعقوب  
بن سفیان نے فرمایا: میں نے محدثین سے سنا اس کو ضعیف کہتے تھے۔ ⑥ امام ابن حزم نے  
فرمایا: امام ابن معین اور امام عفان اور وکیع نے اس کو ضعیف کہا ہے اور امام (یحییٰ) القطان  
اور امام عبدالرحمن بن مہدی نے اس کی حدیث کو چھوڑ دیا ہے۔ ⑦ امام یحییٰ بن معین نے  
فرمایا: میں اس سے کچھ بھی روایت نہیں کرتا، امام عقیلی نے اس کا ذکر ”الضعفاء“ میں کیا  
ہے۔ ⑧ امام ابن حبان نے اس کا ذکر ”الضعفاء“ میں کیا ہے۔ ⑨ امام بیہقی نے فرمایا: وہ  
اہل علم (محدثین) کے نزدیک ضعیف ہے، قابلِ حجت نہیں۔ ⑩ امام ابن الجوزی نے اس کا  
ذکر ”الضعفاء والمتروکین“ میں کیا ہے۔ ⑪ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: وہ حدیث

① التاریخ الصغیر للبخاری: ۲/ ۱۵۸۔ ② تاریخ یحیی بن معین: ۱/ ۲۰۴۔ ③ احوال  
الرجال للجوزجانی: (۷۳) ④ الضعفاء والمتروکین للنسائی: ص ۳۰۱۔ ⑤ السنن  
الدارقطنی: ۱/ ۳۳۰۔ ⑥ المعرفة والتاریخ الفسوی: ۳/ ۱۴۶۔ ⑦ المحلی لابن حزم:  
۱۰/ ۳۷۹۔ ⑧ الضعفاء الکبیر للعقیلی: ۳/ ۴۷۱۔ ⑨ کتاب المجروحین لابن حبان:  
۲/ ۲۲۰۔ ⑩ السنن الکبری للبیہقی: ۶/ ۱۳۶، ۸/ ۳۴۴۔ ⑪ الضعفاء والمتروکین  
لابن جوزی: ۳/ ۱۹۔

میں کچھ چیز نہیں ہے اور وہ حدیث میں ضعیف ہے، امام ابو حاتم نے فرمایا: محلہ الصدق اور قوی نہیں اس کی حدیث لکھی جائے (متابعات میں) اور اس سے حجت پکڑنا جائز نہیں، امام ابو زرہ نے فرمایا: اس میں کمزوری ہے، امام عفان نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے، امام احمد بن حنبل نے فرمایا: اس نے منکر حدیثیں روایت کی ہیں۔ ❶ امام احمد بن حنبل نے فرمایا: وہ شیعہ تھا اور بہت زیادہ حدیث میں غلطیاں کرنے والا تھا، امام وکیع نے فرمایا: ”واللہ المستعان“ امام یحییٰ نے فرمایا: یہ ضعیف ہے اس کی حدیث لکھی جائے، امام ابن المبارک نے فرمایا: ”فی حدیثہ خطأ“ ❷ امام ابن شاپین نے اس کا ذکر ”الضعفاء والکذابین“ میں کیا ہے۔ ❸ امام ابن سعد نے فرمایا: وہ کثیر الحدیث ضعیف تھا۔ ❹ امام ذہبی نے فرمایا: یہ صدوق ہے، اس سے حجت نہیں پکڑی جاتی۔ ❺ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: ”صدوق تغیر لما کبر ادخل ابنہ ما لیس من حدیثہ فحدث بہ“ ❻

### حرف (ل)

(۷۳) خت م ۴: لیث بن ابی سلیم بن زنیم القرشی، مولاہم، أبوبکر:

روی عن: ..... طاؤس، ومجاهد، وعطاء، وعکرمہ، ونافع، وأبی إسحاق السبئی، وأبی الزبیر المکی، وشہر بن حوشب، وثابت بن عجلان، وزید بن أرقطہ، وعبدالرحمن بن قاسم، وعبدالرحمن بن سابط وغیرہم.

روی عنه: ..... الثوری، والحسن بن صالح، ويعقوب بن عبد اللہ

❶ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۷ / ۱۳۰ . ❷ الكامل فی ضعف الرجال لابن عدی: ۷ / ۱۵۷ . ❸ الضعفاء والکذابین لابن شاپین: (۵۲۳) ❹ تہذیب التہذیب لابن حجر: ۴ / ۵۶۶ . ❺ دیوان الضعفاء والمتروکین للذہبی: (۳۴۵۷) ❻ تقریب التہذیب لابن حجر: ص ۲۸۳ .

وشعبة بن الحجاج ، وجریر بن عبدالحمید ، وعبدالواحد بن زیاد ، وزائدة بن قدامة ، وشريك ، ومحمد بن فضیل ، ومعتمر بن سلیمان ، وعبدالسلام بن حرب ، وعبداللہ بن ادريس ، وغيرهم .

یہ راوی ضعیف، مضطرب الحدیث ناقابل حجت ہے، جمہور محدثین نے اس کو ضعیف کہا ہے وضاحت ملاحظہ فرمائیں:

امام نسائی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔<sup>①</sup> امام الجوزجانی نے فرمایا: ”یضعف حدیثہ، لیس بشت“<sup>②</sup> وہ حافظ نہیں، بُرے حافظے والا، ضعیف ہے۔<sup>③</sup> امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: یہ قوی نہیں ہے۔<sup>④</sup> مزید فرمایا: یہ ضعیف ہے۔<sup>⑤</sup> ابن شاپین نے اس کا ذکر ”الضعفاء والكذابين“ میں کیا ہے، اور امام عثمان بن ابی شیبہ نے فرمایا: ثقہ صدوق، لیکن اس سے حجت پکڑنا جائز نہیں ہے۔<sup>⑥</sup> امام عجل نے فرمایا: جائز الحدیث ”لاباس بہ“<sup>⑦</sup> (ایسا راوی امام عجل کے نزدیک ضعیف ہوتا ہے) امام ابن الجوزی نے اس کا ذکر ”الضعفاء والمتروکین“ میں کیا ہے۔<sup>⑧</sup> امام ابن عیینہ نے فرمایا: اس کا حافظہ قابل اعتماد نہیں ہے، امام احمد بن حنبل نے فرمایا: یہ مضطرب الحدیث ہے اور لیکن لوگوں نے اس سے حدیث روایت کی ہے، امام ابو حاتم نے فرمایا: اس کی حدیث لکھی جائے اور وہ حدیث میں ضعیف ہے۔ امام ابو زرعہ رازی نے فرمایا: اس کی حدیث میں وقت ضائع نہ کیا جائے، یہ مضطرب الحدیث اور حدیث میں کمزور ہے، اہل علم (محدثین) کے نزدیک اس سے حجت

① الضعفاء والمتروکین للنسائی: ص ۳۰۲ . ② احوال الرجال للجوزجانی: (۱۳۲)

③ سنن الدارقطنی: ۱/ ۶۷، ۶۸، ۳۳۱ . ④ سوالات ابن الجنید لیحییٰ بن معین:

(۵۹۱) ⑤ تاریخ عثمان بن سعید الدارمی: (۵۶۰) ⑥ الضعفاء والكذابين لابن شاهين:

(۵۳۱) ⑦ تاریخ الثقات العجلی: (۱۴۳۱) ⑧ الضعفاء والمتروکین الجوزی: ۳/ ۲۹ .

پکڑنا جائز نہیں ہے۔ ① امام بیہقی نے فرمایا: یہ حافظ نہیں ہے، اور قابلِ حجت نہیں، اہل علم (محدثین) کے نزدیک ضعیف ہے۔ ② مزید فرمایا: وہ بہت زیادہ غلطیاں کرنے والا تھا۔ ③ امام ابن حزم نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ ④ امام عقیلی نے اس کا ذکر ”الضعفاء“ میں کیا ہے۔ ⑤ امام ابن حبان نے فرمایا: یہ عمر کے آخری حصہ میں اختلاط کا شکار ہو گیا تھا، یہاں تک کہ اس کو معلوم نہیں ہوتا تھا کہ اس نے کیا حدیث روایت کی ہے؟ سندوں کو الٹ پلٹ کر دیتا تھا اور مرسل روایات کو مرفوع بیان کر دیتا تھا اور ثقہ راویوں سے ایسی حدیثیں روایت کرتا تھا جو ان کی حدیثیں نہیں ہوتی تھیں، اس کو امام یحییٰ القطان، امام ابن مہدی، امام احمد بن حنبل اور امام یحییٰ بن معین نے چھوڑ دیا تھا۔ امام احمد بن حنبل نے فرمایا: یہ حدیث میں سخت ضعیف ہے اور بہت غلطیاں کرتا تھا۔ امام یحییٰ بن سعید اس سے روایت نہیں کرتے تھے ⑥ یہ مدلس تھا۔ ⑦ امام محمد بن سعد نے فرمایا: وہ نیک، عابد تھا اور حدیث میں ضعیف تھا، امام الحاکم ابو احمد نے فرمایا: وہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں ہے، امام الحاکم ابو عبد اللہ نے فرمایا: اس کے برے حافظہ پر محدثین کا اجماع ہے، امام الساجی نے فرمایا: یہ صدوق ہے لیکن اس میں کمزوری ہے، بُرے حافظے والا بہت غلطیاں کرتا تھا۔ ⑧ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: یہ صدوق عمر کے آخری حصہ میں اختلاط کا شکار ہو گیا تھا اور اس کی حدیث میں تمیز نہیں ہو سکی پس اس کی روایات کو ترک (چھوڑ) دیا گیا ہے۔ ⑨

① الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۷/ ۲۴۲، ۲۴۳. ② السنن الكبرى للبيهقي: ۴/ ۱۰۸، ۷/ ۱۹۲. ③ معرفة سنن والآثار للبيهقي: ۳/ ۲۴۹. ④ المحلى لابن حزم: ۶/ ۱۷۳. ⑤ الضعفاء الكبير للعقيلي: ۴/ ۱۴. ⑥ كتاب المجروحين لابن حبان: ۲/ ۲۳۱، ۲۳۲. ⑦ الفتح المبين في تحقيق طبقات المدلسين: ص ۲۱۵. ⑧ تهذيب التهذيب لابن حجر: ۴/ ۶۱۳. ⑨ تقريب التهذيب لابن حجر: ص ۲۸۷.

## حرف (م)

(۷۴) م ۴: مجالد بن سعید بن عمیر بن بسطام بن ذی مران بن شرحبیل بن ربیعہ بن مرثد بن جشم الہمدانی أبو عمرو و يقال أبو سعید الکوفی:

روی عن: ..... الشعبي، وقيس بن أبي حازم، وأبي الوداك جبر بن نوف، وزیاد بن علاقہ و محمد بن بشر الہمدانی، وغيرهم.

روی عنه: ..... ابنه اسماعيل واسماعيل بن أبي خالد، وجريز بن حازم، وشعبة، والسفيانان، وابن المبارك، و عبد الواحد بن زياد، وهشيم، وحماد بن زيد، وسعيد بن زيد، وعيسى بن يونس، وحفص بن غياث، ويحيى القطان، وأبو أسامة وغيرهم.

یہ راوی ضعیف، واپسی الحدیث اور ناقابل حجت ہے، اور جمہور محدثین نے اس کو ضعیف کہا ہے وضاحت ملاحظہ فرمائیں:

امام نسائی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ ① امام محمد بن سعد نے فرمایا: یہ حدیث میں ضعیف ہے۔ ② امام الجوزجانی نے فرمایا: "یضعف حدیثہ" ③ امام ابن حبان نے فرمایا: وہ بُرے حافظے والا، سندوں کو الٹ پلٹ کر دیتا تھا اور مرسل روایات کو مرفوع کر دیتا تھا۔ اس سے حجت پکڑنا جائز نہیں۔ ④ امام ابن حزم نے فرمایا: وہ ضعیف اور ہلاک کرنے والا ہے۔ ⑤ امام دارقطنی نے فرمایا: وہ ثقہ نہیں ہے۔ ⑥ مزید فرمایا: وہ قوی نہیں ہے۔ ⑦ امام

① الضعفاء والمتروکین للنسائی: ص ۳۰۴. ② طبقات ابن سعد: ۶/ ۳۷۱.

③ احوال الرجال للجوزجانی: (۱۲۶) ④ کتاب المجروحین لابن حبان: ۳/ ۱۰.

⑤ المحلی لابن حزم: ۳/ ۶۲، ۹/ ۴۱۱. ⑥ موسوعة اقوال الدارقطنی: ۲/ ۵۴۰.

⑦ الضعفاء والمتروکون للدارقطنی: (۵۳۲)

الحمد ثین امام بخاری نے فرمایا: امام یحییٰ القطان کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے اور امام عبدالرحمن بن مہدی اس سے روایت نہیں کرتے تھے۔<sup>①</sup> امام ابن شاہین نے اس کا ذکر ”الضعفاء والكذابين“ میں کیا ہے۔<sup>②</sup> امام ابن الجوزی نے بھی اس کا ذکر ”الضعفاء والمتروکین“ میں کیا ہے۔<sup>③</sup> امام بیہقی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے، قابلِ حجت نہیں ہے اور امام شافعی نے فرمایا: ”حدیث مجالد یجلد“<sup>④</sup> امام الحمد ثین امام بخاری نے اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کیا ہے۔<sup>⑤</sup> امام احمد بن حنبل نے فرمایا: وہ کچھ چیز نہیں ہے، ”یرفع حدیثاً کثیراً لا یرفعہ الناس، وقد احتمله الناس“ اور امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: اس کی حدیث قابلِ حجت نہیں، یہ ضعیف و اہی الحدیث ہے، امام ابن ابی حاتم کہتے ہیں میں نے اپنے والد (امام ابو حاتم) سے پوچھا کیا مجالد بن سعید کی حدیث قابلِ حجت ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: نہیں لیکن وہ مجھے بشیر بن حرب وغیرہ سے زیادہ محبوب ہے اور حدیث میں قوی نہیں ہے۔<sup>⑥</sup> امام عقیلی نے اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کیا ہے اور امام احمد بن حنبل نے فرمایا: ”کذا وکذا، وحرک یدہ ولکنہ یزید فی الاسناد“<sup>⑦</sup> امام ابوزرعرہ رازی نے اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کیا ہے۔<sup>⑧</sup> امام ذہبی نے بھی اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کیا ہے۔<sup>⑨</sup> امام ابن عدی نے اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کیا ہے۔<sup>⑩</sup> اس کو عمر کے آخری حصہ میں اختلاط ہو گیا تھا۔<sup>⑪</sup>

- ① التاریخ الکبیر للبخاری: ۷ / ۳۱۸ . ② الضعفاء والكذابين لابن شاهين: (۶۳۸)  
 ③ الضعفاء والمتروکین للجوزی: ۳ / ۳۵ . ④ السنن الكبرى للبيهقي: ۸ / ۱۲۵ ، ۹ / ۵۰ . والمناقب الشافعی: ۱ / ۵۴۲ . ⑤ کتاب الضعفاء للبخاری: (۳۷۸) ⑥ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۸ / ۴۱۴ . ⑦ الضعفاء الكبير للعقيلي: ۴ / ۲۳۳ . ⑧ کتاب الضعفاء لأبي زرة: ۲ / ۶۶۳ . ⑨ المغنی فی ضعفاء للذهبی: ۲ / ۲۴۷ . ⑩ الكامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی: ۸ / ۱۶۸ . ⑪ الكواكب النيرات لابن الكيال، ص: ۵۰۴



(۷۵) ت ق: موسی بن عبیدہ بن نشیط بن عمرو بن الحارث  
الربذی أبو عبدالعزیز المدنی:

روی عن: ..... أخوہ عبداللہ ومحمد، وعبداللہ بن دینار، وایاس  
بن سلمہ بن الاکوع، وأیوب بن خالد، وعلقمة بن مرثد، وداود بن  
مدرك، وعبداللہ بن رافع، ومحمد بن کعب القرظی، ومحمد بن  
ثابت وغيرهم.

روی عنه: ..... ابن أخیہ بکار بن عبداللہ، والثوری، وابن  
المبارک، وعیسی بن یونس الداوردی، وزید بن الحباب، ووکیع،  
وعبداللہ بن نمیر، وجعفر بن عون وغيرهم.

یہ راوی متروک، منکر الحدیث اور ناقابل حجت ہے۔ وضاحت پیش خدمت ہے:  
امام الحدیث امام بخاری کہتے ہیں امام احمد بن حنبل نے فرمایا: وہ منکر الحدیث  
ہے۔ ① امام علی بن مدینی نے فرمایا: وہ ضعیف، ضعیف تھا، امام یحیی القطان اس سے حدیث  
روایت نہیں کرتے تھے۔ ② امام یحیی بن معین نے فرمایا: یہ حدیث میں ضعیف ہے۔ ③ امام  
ابوزرعہ رازی کہتے ہیں: اس نے عبداللہ بن دینار سے ۵۰ حدیثیں روایت کی ہیں، تمام منکر  
ہیں۔ ④ امام دارقطنی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ ⑤ مزید فرمایا: اس کی حدیث میں متابعت  
نہیں کی گئی۔ ⑥ امام یحیی بن معین نے فرمایا: اس کی حدیث قابل حجت نہیں ہے۔ ⑦ امام  
ابن حزم نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ ⑧ امام بیہقی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے، اس سے حجت پکڑنا

① کتاب الضعفاء للبخاری: (۳۵۵) ② سوالات محمد بن عثمان بن أبی شیبہ لابن  
المدینی: (۱۴۵) ③ سوالات ابن الجندی لیحیی بن معین: (۴۸۳) ④ کتاب الضعفاء  
لأبی زرعة: ۲ / ۵۶۰. ⑤ سنن الدارقطنی: ۱ / ۳۵۱. ⑥ الضعفاء والمتروکون  
لدارقطنی: (۵۱۷) ⑦ تاریخ یحیی بن معین: ۱ / ۱۸۹. ⑧ المحلی لابن حزم: ۲ / ۲۴۷.

جائز نہیں ہے۔ ❶ امام ابو نعیم نے اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کیا ہے۔ ❷ امام ابن حبان نے فرمایا: ”یروی عن الثقات ما لیس من حدیث الاثبات من غیر تعدل له فبطل الاحتجاج به من جهة النقل وان كان فاضلا فی نفسه“ ❸ امام ابن الجوزی نے اس کا ذکر ”الضعفاء والمتروکین“ میں کیا ہے۔ ❹ امام احمد بن حنبل نے فرمایا: اس کی حدیث میں وقت ضائع نہ کیا جائے اور میرے نزدیک اس سے روایت کرنا حلال نہیں ہے، امام ابو حاتم نے فرمایا: یہ منکر الحدیث ہے، امام ابوزرعمہ نے فرمایا: یہ حدیث میں قوی نہیں ہے۔ ❺ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: وہ کچھ چیز نہیں ہے۔ ❻ امام ابن عدی نے اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کیا ہے، امام نسائی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ ❼ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث میں ضعیف ہے۔ ❽ امام ولی الدین محمد عبداللہ نے فرمایا: محدثین نے اس کو ضعیف کہا ہے۔ ❾ امام ذہبی نے فرمایا: اس کو محدثین نے ضعیف کہا ہے۔ ❿ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: وہ ضعیف عابد تھا۔ ⓫ علامہ طاہر بن علی نے کہا: یہ ضعیف ہے۔ ⓬

(۷۶) ق: مروان بن سالم الغفاری أبو عبد الله الشامي الجزري،

مولی بنی أمیة سکن قرقیسیاء:

روی عن: ..... صفوان بن عمرو، وعبید اللہ بن عمرو،

والأعمش، وابن جریج، والأوزاعی، وعبد العزیز بن أبی رواد، أبی

- ❶ سنن الکبری للبیہقی: ۲ / ۳۸۷ . ❷ کتاب الضعفاء لأبی نعیم: (۲۰۲) ❸ کتاب المجروحین لابن حبان: ۲ / ۲۳۴ . ❹ الضعفاء والمتروکین للجوزی: ۳ / ۱۴۷ . ❺ الجرح والتعديل لابن أبی حاتم: ۸ / ۱۷۵ ، ۱۷۶ . ❻ التاریخ الکبیر لابن أبی خیثمہ: ص ۴۶۳ . ❼ الکامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی: ۸ / ۴۴ . ❽ السنن الترمذی: (۳۲۵۵) ❾ الاکمال فی أسماء الرجال: ص ۱۱۶ . ❿ المغنی فی الضعفاء للذہبی: ۲ / ۴۴۱ . ⓫ تقریب التہذیب لابن حجر: ص ۳۵۱ . ⓬ تذکرۃ الموضوعات والضعفاء للطاہر: ص ۲۹۹ .

بکر بن اُبی مریم وغیرہم .

**روی عنہ:** ..... بقیۃ ، وعبدالمجید بن رواد ، وعبدالصمد بن عبدالوارث ، والولید بن مسلم ، وأبوہمام محمد بن الزبرقان ، ونعیم بن حماد الخزاعی وغیرہم .

یہ راوی متروک الحدیث، منکر الحدیث اور ناقابلِ حجت ہے، وضاحت ملاحظہ فرمائیں۔  
امام الحدیثین امام بخاری نے فرمایا: یہ منکر الحدیث ہے۔ ❶ امام نسائی نے فرمایا: وہ متروک الحدیث ہے۔ ❷ امام ابونعیم نے فرمایا: یہ منکر الحدیث ہے۔ ❸ امام ابن عدی نے فرمایا: اس کی عام حدیثوں میں ثقہ راویوں نے متابعت نہیں کی۔ ❹ امام بیہقی نے فرمایا: وہ حدیث میں ضعیف ہے۔ ❺ امام الساجی نے فرمایا: یہ محدثین کے نزدیک منکر الحدیث ہے۔ ❻ امام دارقطنی نے فرمایا: وہ متروک الحدیث ❷ اور ضعیف ہے۔ ❸ امام ابن الجوزی نے اس کا ذکر ”الضعفاء والمتروکین“ میں کیا ہے۔ ❹ امام عقیلی نے بھی اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کیا ہے۔ ❺ امام ابن حبان نے فرمایا: یہ مشہور راویوں سے سخت منکر حدیثیں روایت کرتا تھا اور ثقہ راویوں سے ایسی حدیثیں لاتا ہے جو ان کی حدیث سے نہ ہوں پس جب ایسی صورت اس کی روایات میں زیادہ ہوگئی تو اس سے حجت پکڑنا باطل ہوگیا۔ ❻ امام ابو زرہ رازی نے اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کیا ہے۔ ❷ امام احمد بن حنبل نے فرمایا: وہ ثقہ نہیں ہے اور امام ابو حاتم نے فرمایا: وہ انتہائی منکر الحدیث، ضعیف الحدیث، (لیس لہ

- 
- ❶ کتاب الضعفاء للبخاری: (۳۶۳) . ❷ الضعفاء والمتروکین للنسائی: ص ۳۰۴ .  
❸ کتاب الضعفاء لأبی نعیم: (۲۳۸) . ❹ الکامل فی ضعف الرجال لابن عدی: ۸ / ۱۲۱ .  
❺ دلائل النبوة للبیہقی: ۶ / ۴۹۶ . ❻ کتاب الضعفاء للساجی: ص ۲۶۱ .  
❷ کتاب العلل الدارقطنی: ۵ / ۱۳۸ . ❸ سنن الدارقطنی: ۴ / ۲۹۵ . ❹ الضعفاء والمتروکین للجوزی: ۳ / ۱۱۳ . ❺ الضعفاء الکبیر للعقیلی: ۴ / ۲۰۴ . ❻ کتاب المجروحین لابن حبان: ۳ / ۱۳ . ❷ کتاب الضعفاء لأبی زرعة: ۲ / ۶۶۰ .

حدیث قائم، قلت (ابن ابی حاتم): یتروک حدیثہ؟ قال: لا، بل یکتب حدیثہ) ❶ امام طاہر بن علی نے کہا: یہ ضعیف، متروک ہے۔ ❷ امام مسلم نے فرمایا: یہ منکر الحدیث ہے۔ امام ابو عروبہ نے فرمایا: وہ حدیثیں وضع کرتا تھا، امام ابو احمد الحاکم نے فرمایا: ”حدیثہ لیس بالقائم“ امام الساجی نے فرمایا: وہ کذاب، حدیثیں وضع کرتا تھا امام البغوی نے فرمایا: اس کی حدیثیں منکر ہیں اس کی روایات سے حجت پکڑنا جائز نہیں ہے۔ اور اہل علم (محدثین) نے اس کی حدیث معرفت کے لیے لکھی ہیں۔ ❸ امام ذہبی نے اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کیا ہے۔ ❹ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: یہ متروک ہے ”ورماہ الساجی وغیرہ بالوضع“ ❺

(۷۷) دق: محمد بن جابر بن سیار بن طلق السحیمی الحنفی، أبو عبد اللہ الیمامی أصله کوفی:

روی عن: ..... قیس بن طلق الحنفی، و عبد الملك بن عمیر، و عبد العزيز بن رفیع، و سماک بن حرب، و أبی إسحاق السبعی، و یحیی بن أبی کثیر و غیرہم۔

روی عنه: ..... أخوه أيوب بن جابر، و أيوب السخثیانی، و هشام بن حسان، و الثوری، و قیس بن الربیع، و وکیع، و إسحاق بن عیسی بن الطباع، و ابن عیینة، و جریر بن عبد الحمید، و مسدد، و غیرہم۔ یہ راوی ضعیف، متروک اور کچھ چیزیں نہیں ہے جمہور محدثین نے اس کو ضعیف کہا ہے و ضاحت ملاحظہ فرمائیں:

- 
- ❶ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۸ / ۳۱۴۔ ❷ تذكرة الموضوعات والضعفاء: ص ۲۹۶۔ ❸ تهذيب التهذيب لابن حجر: ۵ / ۴۰۶۔ ❹ المغنی فی الضعفاء للذہبی: ۲ / ۳۹۷۔ ❺ تقریب التهذیب لابن حجر: ص ۳۳۲۔

امام نسائی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ ❶ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: وہ کچھ چیز نہیں۔ ❷ اور وہ ثقہ نہیں ہے۔ ❸ امام دارقطنی نے فرمایا: وہ قوی نہیں، ضعیف ہے۔ ❹ امام احمد ثنین امام بخاری نے فرمایا: وہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں ہے۔ ❺ امام یعقوب بن سفیان نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ ❻ امام الساجی نے اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کیا ہے۔ ❼ امام ابن شاہین نے بھی اس کا ذکر ”الضعفاء والكذابين“ میں کیا ہے۔ ❽ امام بیہقی نے فرمایا: یہ ضعیف اور متروک ہے۔ ❾ مزید فرمایا: یہ اہل علم (محدثین) کے نزدیک حدیث میں ضعیف ہے۔ ❿ امام الجوزجانی نے فرمایا: ”غیر مقنعین“ ❶ امام عمرو بن علی نے فرمایا: یہ صدوق، بہت وہم کرنے والا، متروک الحدیث ہے۔ ❷ امام ابن حزم نے فرمایا: یہ ہلاک کرنے والا ہے۔ ❸ امام عجلی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ ❹ امام ابو حاتم نے فرمایا: ”ذهب کتبہ فی آخر عمره، وساء حفظه، وکان یلقن، وکان عبدالرحمن بن مہدی یحدث عنه ثم ترکہ بعد، وکان یروی أحادیث مناکیر، وهو معروف بالسماع جيد اللقاء رأوا فی کتبہ لحقاً وحديثه عن حماد فیہ اضطراب، روى عنه عشرة من الثقات“ امام ابوزرعمہ نے فرمایا: وہ صدوق مگر حدیث میں اختلاط ہو گیا تھا اور اہل علم (محدثین) کے نزدیک ساقط الحدیث ہے۔ امام أبَا

- 
- ❶ الضعفاء والمتروکین للنسائی: ص ۳۰۳. ❷ الضعفاء والكذابين لابن شاهين: (۵۵۴). ❸ سوالات ابن الجنید لیحییٰ بن معین: (۲۵۱). ❹ سنن الداراقطنی: ۲/ ۱۶۳. ❺ کتاب الضعفاء للبخاری: (۳۲۳). ❻ المعرفة والتاریخ الفسوی: ۳/ ۱۶۱. ❼ کتاب الضعفاء للساجی: ص ۲۴۱. ❽ الضعفاء والكذابين لابن شاهين: (۵۵۴). ❾ السنن الكبرى للبيهقي: ۲/ ۲۱۳، ۱/ ۱۳۴. ❿ معرفة السنن والآثار للبيهقي: ۱/ ۲۳۳. ❶ احوال الرجال للجوزجانی: (۱۶۰). ❷ الكامل فی ضعف الرجال لابن عدی: ۷/ ۳۲۹. ❸ المحلی لابن حزم: ۱۰/ ۴۲۹. ❹ تاریخ الثقات العجلی: ص ۴۰۱.

الولید الطیالسی نے فرمایا: ”نحن نظلم بن جابر بامتناعنا التحديث عنه“ ❶ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: اس سے حدیث روایت نہیں کرتا مگر جو اس سے بھی بدتر ہے۔ ❷ امام احمد بن حنبل نے فرمایا: وہ منکر حدیثیں روایت کرتا ہے۔ ❸ امام ابن حبان نے فرمایا: ”وكان أعمى يلحق في كتبه ما ليس من حديثه ويسرق ما ذوكر به فيعدث به“ ❹ امام عقیلی نے اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کیا ہے۔ ❺ امام ابن الجوزی نے بھی اس کا ذکر ”الضعفاء والمتروکین“ میں کیا ہے۔ ❻ امام ذہبی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ ❼ آخری عمر میں اس کو اختلاط ہو گیا تھا۔ ❽

(۷۸) ت ق: محمد بن أبي حميد، واسمه ابراهيم الأنصاري  
الزرقى أبو ابراهيم المدني يلقب حماد:

روی عن: ..... زید بن أسلم، ونافع مولى ابن عمر، وسعيد المقبري، والمطلب بن عبدالله بن حنطب، وعون بن عبدالله بن عتبة بن مسعود، وموسى بن وردان، وعمر بن شعيب وجماعة.

روی عنه: ..... سعيد بن أبي هلال، وابن أبي فديك، ومحمد بن عدي، وأبو عامر العقدي، وأبو علي الحنقي، والواقدي، وروح بن عبادة، وأبوداود الطيالسي، وغيرهم.

یہ راوی منکر الحدیث، متروک الحدیث اور ناقابل حجت ہے۔ وضاحت پیش خدمت ہے:

- 
- ❶ السرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۷ / ۲۹۵ . ❷ العلل ومعرفة الرجال لأحمد: ۱ / ۳۷۴ . ❸ العلل ومعرفة الرجال لأحمد: ۳ / ۶۱ . ❹ كتاب المجروحين لابن حبان: ۲ / ۲۷۰ . ❺ الضعفاء الكبير للعلی: ۴ / ۴۱ . ❻ الضعفاء والمتروکین للجوزی: ۳ / ۴۵ . ❼ الضعفاء والمتروکین للذهبی: ص ، ۳۴۴ . ❽ الكواكب النيرات: ص ، ۴۹۴ .

امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: اس کی حدیث کچھ چیز نہیں ہے۔<sup>①</sup> امام محمد شین امام بخاری نے فرمایا: وہ منکر الحدیث ہے۔<sup>②</sup> امام الجوزجانی نے فرمایا: یہ وہی الحدیث اور ضعیف ہے۔<sup>③</sup> امام احمد بن حنبل نے فرمایا: اس کی حدیثیں منکر ہیں۔<sup>④</sup> امام ابو زرعہ رازی نے اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کیا ہے۔<sup>⑤</sup> امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: یہ ضعیف ہے اور امام ابو حاتم نے فرمایا: وہ منکر الحدیث ہے۔<sup>⑥</sup> امام دارقطنی نے اس کا ذکر ”الضعفاء والمتروکون“ میں کیا ہے۔<sup>⑦</sup> امام ابن شاہین نے بھی اس کا ذکر ”الضعفاء والکذابین“ میں کیا ہے۔<sup>⑧</sup> امام بیہقی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔<sup>⑨</sup> اور اہل علم (محدثین) کے نزدیک حدیث میں ضعیف ہے۔<sup>⑩</sup> امام الساجی نے اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کیا ہے۔<sup>⑪</sup> امام ابن الجوزی نے بھی اس کا ذکر ”الضعفاء والمتروکین“ میں کیا ہے۔<sup>⑫</sup> امام احمد بن حنبل نے فرمایا: یہ حدیث میں قوی نہیں ہے، امام ابن عدی نے فرمایا: ”حدیثہ متقارب، وهو مع ضعفه یکتب حدیثہ“<sup>⑬</sup> امام ابن حبان نے فرمایا: یہ سندوں کو الٹ پلٹ کر دیتا تھا..... پس جب ایسی صورت اس کی روایت میں زیادہ ہوگئی ہو تو اس سے دلیل پکڑنا باطل ہو گیا۔<sup>⑭</sup> امام عقیلی نے اس کا ذکر ”الضعفاء“ میں کیا ہے۔<sup>⑮</sup> علامہ طاہر بن علی نے کہا: یہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں ہے۔<sup>⑯</sup> امام نسائی نے فرمایا: یہ ثقہ نہیں

① تاریخ یحییٰ بن معین: ۱/ ۱۳۳. ② کتاب الضعفاء للبخاری: (۳۲۵). ③ احوال الرجال للجوزجانی: (۲۱۶). ④ العلل ومعرفۃ الرجال لأحمد: ۲/ ۴۰۵. ⑤ کتاب الضعفاء لأبی زرعۃ: ۲/ ۶۵۳. ⑥ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۳/ ۱۴۹. ⑦ الضعفاء والمتروکون الدارقطنی: (۴۸۰). ⑧ الضعفاء والکذابین لابن شاہین: (۵۴۷). ⑨ سنن الکبریٰ للبیہقی: ۷/ ۲۶۴. ⑩ معرفۃ السنن الآثار للبیہقی: ۳/ ۲۰۶. ⑪ کتاب الضعفاء للساجی: ص ۲۴۳. ⑫ الضعفاء والمتروکین للجوزی: ۳/ ۵۴. ⑬ الکامل فی ضعف الرجال لابن عدی: ۷/ ۴۱۲. ⑭ کتاب المجروحین لابن حبان: ۲/ ۲۷۱. ⑮ الضعفاء الکبیر للعقیلی: ۴/ ۶۱. ⑯ تذکرۃ الموضوعات والضعفاء: ص ۲۹۰.

ہے۔ ❶ امام ذہبی نے فرمایا: محدثین نے اس کو ضعیف کہا ہے۔ ❷ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ ❸

(۷۹) ت فق: محمد بن السائب بن بشر بن عمرو بن عبد الحارث بن عبد العزی الکلبی، أبو النضر الکوفی:

روی عن: ..... أخويه سفيان وسلمة، وأبي صالح باذام مولى أم هانئ، وعامر الشعبي وغيرهم.

روی عنه: ..... ابنه هشام، والسفيانان، وحماد بن سلمة، وابن المبارك، وابن جريج، وابن إسحاق، وأبو معاوية، ومحمد بن مروان السدي، وهشيم، وأبو عوانة، واسماعيل بن عياش، ويزيد بن هارون وغيرهم.

یہ راوی کذاب، متروک الحدیث اور کچھ چیز نہیں ہے وضاحت پیش خدمت ہے:  
امام نسائی نے فرمایا: یہ متروک الحدیث ہے۔ ❶ امام المحدثین امام بخاری نے اس کا ذکر ”الضعفاء“ میں کرنے کے بعد فرمایا: امام یحییٰ بن سعید اور امام عبد الرحمن بن مہدی نے اس کو چھوڑ دیا تھا۔ ❷ امام الجوزجانی نے فرمایا: ”کذاب ساقط“ ❸ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: وہ کچھ چیز نہیں ہے۔ ❹ امام ابو عبد اللہ الحاکم نے فرمایا: اس کی ابو صالح سے روایت کردہ حدیثیں موضوع (جھوٹی) ہیں۔ ❺ امام ابن حزم نے فرمایا: یہ کذاب مشہور ہے۔ ❻ امام دارقطنی نے فرمایا: یہ متروک ہے اس کی ابو صالح سے تمام حدیثیں جھوٹ

- ❶ الضعفاء والمتروکین للنسائی: ص ۲۸۸. ❷ المغنی فی الضعفاء للذہبی: ۲/ ۲۸۹. ❸ تقریب التهذیب لابن حجر: ص ۲۹۵. ❹ الضعفاء والمتروکین للنسائی: ص ۳۰۲. ❺ کتاب الضعفاء للبخاری: (۳۳۲). ❻ احوال الرجال للجوزجانی: (۳۷). ❼ تاریخ یحییٰ بن معین: ۱/ ۲۰۶. ❽ المدخل الی الصحیح الحاکم: (۱۷۱). ❾ المحلی لابن حزم: ۷/ ۴۸۵.



ہیں۔ ❶ امام ابو نعیم نے فرمایا: اس کی ”عن ابي صالح“ حدیثیں جھوٹی ہیں۔ ❷ امام ابو زرہ رازی نے اس کا ذکر ”الضعفاء“ میں کیا ہے۔ ❸ امام سلیمان التیمی نے فرمایا: کوفہ میں دو کذاب تھے ان میں سے ایک کلبی ہے، امام سفیان ثوری نے فرمایا: ہمیں کلبی نے بتایا کہ تجھے جو بھی میری سند سے ”عن ابي صالح عن ابن عباس“ بیان کیا جائے تو وہ جھوٹ ہے۔ اسے روایت نہ کرنا۔ امام قرۃ بن خالد نے فرمایا: ”کانوا یرون ان الکلبی یزرف یعنی یکذب“ امام ابو حاتم نے فرمایا: اس کی حدیث کو چھوڑ دینے پر لوگوں (محدثین) کا اجماع ہے۔ اس کے ساتھ وقت ضائع نہ کیا جائے، یہ حدیث میں گیا گزرا ہے۔ ❹ امام ابن شاہین نے اس کا ذکر ”الضعفاء والکذابين“ میں کیا ہے۔ ❺ امام احمد بن حنبل نے فرمایا: ”هو من الکذابين“ ❻ امام بیہقی نے فرمایا: یہ متروک ہے اس سے حجت پکڑنا جائز نہیں ہے۔ ❼ مزید فرمایا: اہل علم (محدثین) کے نزدیک حدیث میں متروک ہے۔ ❽ امام یزید بن زریع نے فرمایا: یہ سبائی تھا۔ ❾ امام ابن الجوزی نے اس کا ذکر ”الضعفاء والمترکین“ میں کیا ہے۔ ❿ امام مروان بن محمد نے فرمایا: کلبی کی تفسیر باطل ہے۔ ❶ امام عقیلی نے اس کا ذکر ”الضعفاء“ میں کرنے کے بعد فرمایا: یہ رافضی عبداللہ بن سبا کے اصحاب میں سے تھا، امام زائدہ نے فرمایا: اس کی حدیث کو پھینک دو۔ امام ابو جری نے فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ کلبی کافر ہے، امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: یہ

- 
- ❶ السنن الدارقطنی: ۴/ ۱۳۰، ۲۲۰۔ ❷ کتاب الضعفاء لأبي نعیم: (۲۱۰)۔  
 ❸ کتاب الضعفاء لأبي زرعة: ۲/ ۶۵۴۔ ❹ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۷/ ۳۶۱، ۳۶۰۔ ❺ الضعفاء والکذابين لابن شاهين: (۵۴۹)۔ ❻ العلل ومعرفة الرجال لأحمد: (۱۵۵۳)۔ ❼ السنن الكبرى للبيهقي: ۸/ ۳۰۴۔ ❽ الأسماء والصفات للبيهقي: ۴۱۴۔ ❾ الكامل فی ضعف الرجال لابن عدی: ۷/ ۲۷۵۔ ❿ الضعفاء والمترکین للجوزی: ۳/ ۶۲۔ ❶ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۷/ ۳۶۱۔

ضعیف ہے۔ ❶ امام ابن حبان نے فرمایا: کہ اس کی روایت میں جھوٹ پر جھوٹ بالکل ظاہر ہے اور اس سے احتجاج صحیح نہیں ہے۔ ❷ امام نسائی نے فرمایا: وہ ثقہ نہیں ہے اور اس کی حدیث نہ لکھی جائے۔ امام علی بن الجنید نے فرمایا: یہ متروک ہے۔ امام الساجی نے فرمایا: وہ متروک الحدیث ہے اور وہ سخت ضعیف ہے اور غالی شیعہ ہے۔ ❸ امام ذہبی نے فرمایا: محدثین نے اس کو چھوڑ دیا تھا۔ ❹ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: ”المفسر متهم بالكذب ورمی بالرفض“ ❺

(۸۰) ق: محمد بن عمر بن واقد الوقدی الأسلمی، مولاہم،  
أبو عبد اللہ المدنی القاضی:

روی عن: ..... محمد بن عجلان، والأوزاعی، وابن جریج، وابن أبي ذئب، ومالك، وسعيد بن بشر، والثوري، وأسامة بن زيد بن أسلم، وأبو معشر المدنی، وغيرهم.

روی عنه: ..... محمد بن سعد الكاتب، وأبو بكر بن أبي شيبة، وأبو عبيد القاسم بن سلام وأحمد بن الخليل، وأحمد بن منصور الرمادی، والحرث بن أبي أسامة وغيرهم.

یہ راوی کذاب، متروک الحدیث، منکر الحدیث اور ناقابلِ حجت ہے وضاحت ملاحظہ فرمائیں:

امام المحمّد ثین امام بخاری نے فرمایا: یہ متروک الحدیث ہے۔ ❶ امام نسائی نے فرمایا: یہ

❶ الضعفاء الكبير للعقيلي: ۴/ ۷۲- ۷۳. ❷ كتاب المجروحين لابن حبان: ۲/ ۲۵۵. ❸ تهذيب التهذيب لابن حجر: ۵/ ۱۱۷. ❹ المغني في الضعفاء للذهبي: ۲/ ۳۰۵. ❺ تقريب التهذيب لابن حجر: ص، ۲۹۸. ❻ كتاب الضعفاء للبخاري: (۳۴۴).

متروک الحدیث ہے۔ ① امام دارقطنی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ ② امام بیہقی نے فرمایا: اس سے حجت پکڑنا جائز نہیں۔ ③ اور ضعیف ہے۔ ④ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: اس کی حدیث نہ لکھی جائے اور کچھ چیزیں نہیں ہے۔ ⑤ امام ابن حزم نے فرمایا: ”مذکور بالکذب“ ⑥ امام ابو زرہ رازی نے فرمایا: محدثین نے اس کی حدیث کو چھوڑ دیا ہے۔ ⑦ امام ابو نعیم نے اس کا ذکر ”الضعفاء“ میں کیا ہے۔ ⑧ امام الساجی نے اس کا ذکر ”الضعفاء“ میں کیا ہے۔ ⑨ امام ابن شاہین نے بھی اس کا ذکر ”الضعفاء والکذابين“ میں کیا ہے۔ ⑩ امام ابن حبان نے فرمایا: یہ ثقہ راویوں سے مقلوب حدیثیں روایت کرتا تھا اور ثقہ راویوں سے معطل روایات لاتا تھا۔ امام علی بن مدینی نے فرمایا: یہ جھوٹی حدیثیں گھڑتا تھا۔ ⑪ امام شافعی نے فرمایا: اس کی تمام کتب جھوٹی ہیں، امام احمد بن حنبل نے فرمایا: یہ حدیثوں کو الٹ پلٹ کر دیتا تھا۔ امام اسحاق بن راہویہ نے فرمایا: میرے نزدیک یہ جھوٹی حدیثیں گھڑتا تھا۔ امام ابو حاتم نے فرمایا: وہ متروک الحدیث تھا۔ امام ابو زرہ نے فرمایا: یہ ضعیف ہے اس کی حدیث اظہار تعجب کے لکھی جائے گی، محدثین نے اس کی حدیث کو چھوڑ دیا ہے۔ ⑫ امام ابن الجوزی نے اس کا ذکر ”الضعفاء والمتروکین“ میں کیا ہے۔ ⑬ امام عقیلی نے اس کا ذکر ”الضعفاء“ میں کرنے کے بعد فرمایا: اس کو امام احمد بن حنبل، امام عبد اللہ بن نمیر، امام عبد اللہ بن مبارک اور امام اسماعیل بن زکریا نے چھوڑ دیا تھا۔ امام یحییٰ بن معین

- ① الضعفاء والمتروکین للنسائی: ص ۳۰۳. ② السنن الدارقطنی: ۲ / ۱۶۴.  
 ③ السنن الکبری للبیہقی: ۱ / ۳۸. ④ السنن الکبری للبیہقی: ۷ / ۳۹۸. ⑤ الضعفاء والکذابين لابن شاهين: (۵۷۱). ⑥ المحلی لابن حزم: ۲ / ۱۵۰. ⑦ کتاب الضعفاء لأبي زرعة: ۲ / ۵۱۱. ⑧ کتاب الضعفاء لأبي نعیم: (۲۳۶). ⑨ کتاب الضعفاء للساجی: ص ۲۵۰. ⑩ الضعفاء والکذابين لابن شاهين: (۵۷۱). ⑪ کتاب المجروحین لابن حبان: ۲ / ۲۹۰. ⑫ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۸ / ۲۷. ⑬ الضعفاء والمتروکین للجوزی: ۳ / ۸۷.

نے فرمایا: یہ ضعیف ہے ثقہ نہیں۔ امام احمد بن حنبل نے فرمایا: وہ کذاب ہے۔<sup>①</sup> امام الجوزجانی نے فرمایا: ”لم یکن مقنعا“<sup>②</sup> امام ابن عدی نے فرمایا: اس کی تمام حدیثیں غیر محفوظ ہیں۔<sup>③</sup> امام ذہبی نے فرمایا: اس کو چھوڑنے پر محدثین کا اجماع ہے۔<sup>④</sup> مزید امام ذہبی نے فرمایا: وہ علم کا سمندر ہے، چونکہ اس کی حدیث چھوڑ دینے پر تمام محدثین کا اتفاق ہے اس لیے میں نے اس کے حالات یہاں ذکر نہیں کیے بلاشبہ علم کا خزانہ ہے، لیکن حدیث میں غیر محفوظ ہے۔<sup>⑤</sup> امام ابن قیم نے فرمایا: یہ قابل حجت نہیں ہے۔<sup>⑥</sup> امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: وہ متروک ہے۔<sup>⑦</sup>

(۸۱) ۴: محمد بن عبدالرحمن بن أبي ليلى الأنصاري أبو  
عبدالرحمن الكوفي الفقيه قاضي الكوفة:

**روی عن:**..... أخيه عيسى، وابن أخيه عبدالله عيسى، ونافع مولى ابن عمر، وأبي الزبير المكي، وعطاء بن أبي رباح، وعطية، وعمرو بن مري، وسلمة بن كهيل، والمنهال بن عمرو وغيرهم.

**روی عنه:**..... ابنه عمران، وزائدة وابن جريج، وقيس بن الربيع، وشعبة، والثوري، وعيسى بن يونس، ووکیع، وعبيدالله بن موسى وغيرهم.

یہ راوی ضعیف، متروک اور ناقابل حجت ہے۔ جمہور محدثین نے اس کو ضعیف کہا ہے ملاحظہ فرمائیں:

① الضعفاء الكبير للعقيلي: ۴ / ۱۰۷، ۱۰۸. ② احوال الرجال للجوزجانی: (۲۲۸). ③ الكامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی: ۷ / ۴۸۴. ④ المغنی فی الضعفاء للذهبی: ۲ / ۲۵۴. ⑤ تذکرة الحفاظ للذهبی: ۱ / ۲۶۷. ⑥ المنار المنيف لابن قیم: ص ۲۳. ⑦ تقريب التهذيب لابن حجر: ص ۳۱۳.

امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔<sup>①</sup> امام ابن حزم نے فرمایا: یہ ضعیف، بُرے حافظے والا تھا۔<sup>②</sup> امام دارقطنی نے فرمایا: یہ بُرے حافظے والا، بہت وہم کرنے والا تھا۔<sup>③</sup> امام نسائی نے فرمایا: یہ حدیث میں قوی نہیں ہے۔<sup>④</sup> امام بیہقی نے فرمایا: اس سے حجت پکڑنا جائز نہیں، یہ حدیث میں قوی نہیں ہے۔<sup>⑤</sup> مزید فرمایا: یہ بُرے حافظے والا، بہت وہم کرنے والا تھا۔<sup>⑥</sup> امام ابن شاہین نے اس کا ذکر ”الضعفاء والكذابين“ میں کیا ہے۔<sup>⑦</sup> امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: یہ حدیث میں پختہ نہیں ہے۔<sup>⑧</sup> امام ابن الجوزی نے اس کا ذکر ”الضعفاء والمتروکین“ میں کیا ہے۔<sup>⑨</sup> امام عقیلی نے بھی اس کا ذکر ”الضعفاء“ میں کیا ہے۔<sup>⑩</sup> امام احمد بن حنبل نے فرمایا: ”وہ بُرے حافظے والا، مضطرب الحدیث ہے، غلط فی احادیث من احادیث الحکم“<sup>⑪</sup> امام المحمد شین امام بخاری کہتے ہیں کہ امام شعبہ نے اس پر جرح کی ہے۔<sup>⑫</sup> امام ترمذی نے امام المحمد شین امام بخاری سے اس کے متعلق پوچھا؟ تو امام بخاری نے فرمایا: وہ سچا ہے۔ اور میں اس سے روایت نہیں کرتا، کیونکہ اس کی صحیح حدیثوں سے ضعیف حدیثوں کی پہچان نہیں ہو سکی اور جو اس قسم کا راوی ہو، پس میں اس سے روایت نہیں لیتا۔<sup>⑬</sup> امام نسائی نے فرمایا: وہ حدیث میں قوی نہیں، بُرے حافظے والا ہے۔<sup>⑭</sup> امام شعبہ نے فرمایا: ”أفادنی بن أبي لیلی احادیث فاذا هی مقلوبة، ما رأیت أحدًا أسوأ حفظًا من بن أبي لیلی“ امام زائدہ

- ① تاریخ عثمان بن سعید الدارمی: (۷۲)۔ ② المحلی لابن حزم: ۶/ ۷۱، ۷/ ۱۲۳۔
- ③ سنن الدارقطنی: ۲/ ۲۶۳۔ ④ الضعفاء والمتروکین للنسائی: ص ۳۰۲۔ ⑤ السنن الکبری للبیہقی: ۳/ ۳۲۹، ۵/ ۷۳۔ ⑥ السنن الکبری للبیہقی: ۷/ ۳۲۔ ⑦ الضعفاء والكذابين لابن شاهين: (۵۸۰)۔ ⑧ سوالات ابن الجنید لیحیی بن معین: (۷۸)۔
- ⑨ الضعفاء والمتروکین للجوزی: ۳/ ۷۶۔ ⑩ الضعفاء الکبیر للعقیلی: ۴/ ۹۸۔
- ⑪ العلل ومعرفة الرجال لأحمد: ۱/ ۳۶۹، ۴۱۱، ۵۳۷۔ ⑫ التاريخ الكبير للبخاری: ۱/ ۱۶۳۔ ⑬ السنن الترمذی: (۳۶۴)۔ ⑭ عمل اليوم واللیلة للنسائی: (۲۱۳)۔

اس سے روایت نہیں کرتے تھے، اور اس کی حدیث کو چھوڑ دیا تھا۔ امام یحییٰ بن سعید نے فرمایا: یہ ضعیف ہے، امام ابو حاتم نے فرمایا: ”محلہ الصدق کان سیء الحفظ شغل بالقضاء فساء حفظه لا یتهم بشیء من الکذب انما ینکر علیہ کثرة الخطا یکتب حدیثه، ولا یحتج به“ امام ابو زرہ نے فرمایا: یہ نیک ہے، قوی نہیں ہے۔ ❶ امام یحییٰ نے فرمایا: وہ انتہائی بُرے حافظے والا تھا، امام ابن عدی نے اس کا ذکر ”الضعفاء“ میں کیا ہے۔ ❷ امام احمد بن حنبل اس سے حدیث روایت نہیں کرتے تھے۔ ❸ امام الجوزجانی نے فرمایا: یہ واہی الحدیث، برے حافظے والا تھا، اور برے حافظے کی وجہ سے حدیثوں کو بدل دیتا تھا، اور بہت زیادہ غلطیاں کرنے والا تھا۔ ❹ امام ابن حبان نے فرمایا: وہ ردی حافظے والا، بہت زیادہ وہم کرنے والا، فاحش الخطاء تھا، ”یروی الشیء علی التوهم، ویحدث علی الحسبان فکثر المناکیر فی روايته فاستعق التبرک“ امام احمد بن حنبل اور امام یحییٰ بن معین نے اس کو چھوڑ دیا تھا۔ ❺ امام ابن جریر الطبری نے فرمایا: اس سے حجت پکڑنا جائز نہیں، امام علی بن مدینی نے فرمایا: وہ بُرے حافظے والا، واہی الحدیث ہے، امام ابو احمد الحاکم نے فرمایا: اس کی عام حدیثیں منقول ہیں، امام الساجی نے فرمایا: ”کان سیء الحفظ، لا یتعمد الکذب فکان یمدح فی قضائه، فأما فی الحدیث فلم لکن حجة“ ❻ امام احمد بن حنبل نے فرمایا: اس کی حدیث قابل حجت نہیں ہے۔ ❼

❶ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۷ / ۴۳۱ . ❷ الكامل فی ضعف الرجال لابن عدی: ۷ / ۳۸۹ . ❸ الضعفاء الكبير للعقيلي: ۴ / ۹۹ . ❹ احوال الرجال للجوزجانی: (۸۶) . ❺ کتاب المجروحین لابن حبان: ۲ / ۲۴۴ . ❻ تهذيب التهذيب لابن حجر: ۵ / ۱۹۵ . ❼ السنن الترمذی: (۳۶۴) .

(۸۲) ت ق: محمد بن عبید اللہ بن ابی سلیمان العزمی الفزاری  
أبو عبد الرحمن الكوفي:

**روی عن:** ..... عطاء بن ابی رباح، وعطية العوفی، ومكحول،  
 ونافع، وأبی إسحاق السبیعی، وعبید اللہ بن زحر، وعبد الرحمن بن  
 مروان، وقتادة، ومحمد بن زیاد، وعمرو بن شعيب، وأبی الزبير  
 المکی وغيرهم.

**روی عنه:** ..... ابنه عبد الرحمن، وشعبة، والثوري، وشريك  
 وعبد العزيز بن مسلم، وقاسم بن اسماعيل، واسماعيل بن عياش،  
 وعلى بن مسهر، ومحمد بن فضيل، ويزيد بن هارون، وعبد الرزاق  
 وغيرهم.

یہ راوی متروک، منکر الحدیث اور کچھ چیز نہیں ہے۔ وضاحت پیش خدمت ہے:  
 امام نسائی نے فرمایا: یہ متروک الحدیث ہے۔ ❶ امام احمد بن حنبل نے فرمایا: محدثین  
 نے اس کی احادیث کو چھوڑ دیا تھا۔ ❷ مزید فرمایا: میں اس کی حدیث میں سے کوئی چیز بھی  
 روایت نہیں کرتا۔ ❸ امام دارقطنی نے فرمایا: یہ سخت ضعیف ہے۔ ❹ اور امام ابن المبارک،  
 امام یحییٰ القطان اور امام ابن مہدی نے اس کو چھوڑ دیا تھا۔ ❺ امام الجوزجانی نے فرمایا: یہ  
 ساقط ہے۔ ❻ امام بیہقی نے فرمایا: یہ ضعیف، متروک الحدیث ہے ❼ اور محدثین کا اس کی  
 روایات کو چھوڑ دینے پر اجماع ہے۔ ❽ امام ابن حزم نے فرمایا: ”هالك مطرح“ ❾

❶ الضعفاء والمتروکین للنسائی: ص ۳۰۲. ❷ العلل ومعرفة الرجال لأحمد: ۱/

۳۱۴، ۳۱۳. ❸ مسند أحمد: ۲/ ۲۰۸. ❹ کتاب العلل للدارقطنی: ۵/ ۱۳۹.

❺ السنن الدارقطنی: ۴/ ۱۳۰. ❻ احوال الرجال للجوزجانی: (۴۹). ❼ السنن

الکبری للبیہقی: ۱/ ۳۴۳. ❽ ۱۱۰. ❸ معرفة السنن والآثار للبیہقی: ۷/ ۵۰۵.

❾ المحلی لابن حزم: ۹/ ۱۲۵.

امام عقیلی نے اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں کیا ہے۔ ❶ امام ابن شاہین نے بھی اس کا ذکر ”الضعفاء والكذابين“ میں کیا ہے۔ ❷ امام ابن الجوزی نے بھی اس کا ذکر ”الضعفاء والمتروكين“ میں کیا ہے۔ ❸ امام ابن حبان نے فرمایا: ”وكان صدوقاً الا ان كتبه ذهبت وكان ردیء الحفظ فجعل يحدث من حفظه ويهم فكثر المناكير فی رواية“ ❹ امام المحمّد ثین امام بخاری نے اس کا ذکر ”الضعفاء“ میں کیا ہے۔ ❺ امام عجلی نے فرمایا: یہ ضعیف الحدیث ہے۔ ❻ امام ابو زرعة رازی نے اس کا ذکر ”الضعفاء“ میں کیا ہے۔ ❼ امام عمرو بن علی کہتے ہیں۔ امام یحییٰ اور امام عبد الرحمن اس سے حدیث روایت نہیں کرتے تھے۔ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: اس کی حدیث نہ لکھی جائے، امام عمرو بن علی نے فرمایا: یہ متروک الحدیث ہے۔ امام ابو حاتم نے فرمایا: یہ حدیث میں سخت ضعیف ہے، امام ابو زرعة نے فرمایا: اس کی حدیث نہ لکھی جائے۔ اور ہم نے اس سے حدیث لکھنا چھوڑ دی ہے۔ ❽ امام ابن معین نے فرمایا: یہ ضعیف الحدیث ہے، امام ابن عدی نے فرمایا: اس کی عام حدیثیں غیر محفوظ ہیں۔ ❾ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: وہ کچھ چیز نہیں ہے۔ ❿ امام ذہبی نے فرمایا: محدثین نے اس کو چھوڑ دیا تھا۔ ⓫ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: یہ متروک ہے۔ ⓬ علامہ طاہر بن علی نے کہا: وہ متروک ہے۔ ⓭ امام الحاکم نے فرمایا: یہ متروک الحدیث ہے اور امام احمد الحاکم نے فرمایا: ”لیس حدیثہ بالقائم“ امام الساجی نے فرمایا:

- ❶ الضعفاء الكبير للعقيلي: ٤ / ١٠٥ . ❷ الضعفاء والكذابين لابن شاهين: (٥٤٤) .
- ❸ الضعفاء والمتروكين للجوزي: ٣ / ٨٣ . ❹ كتاب المجروحين لابن حبان: ٢ / ٢٤٦ . ❺ كتاب الضعفاء للبخاري: (٣٤٣) . ❻ تاريخ الثقات للعجلي: ص ٤٠٩ .
- ❼ كتاب الضعفاء لأبي زرعة: ٢ / ١٦٤ . ❽ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ٨ / ٤ ، ٥ . ❾ الكامل في ضعفاء الرجال لابن عدی: ٧ / ٢٤٥ ، ٢٥٤ . ❿ الضعفاء والكذابين لابن شاهين: (٥٤٤) . ⓫ ديوان الضعفاء والمتروكين للذهبي: ص ٣٦٤ . ⓬ تحرير تقريب التهذيب: ٣ / ٢٨٥ . ⓭ تذكرة الموضوعات والضعفاء: ص ٢٩٢ .



وہ سچا منکر الحدیث ہے، اہل علم (محدثین) نے اس کی حدیثیں چھوڑ دینے پر اجماع نقل کیا ہے، اس کی روایتیں منکر ہیں۔<sup>①</sup>

(۸۳) ت ق: محمد بن الفضل بن عطیة بن عمر بن خالد العبسی مولاهم أبو عبد الله الکوفی، ويقال المروزي:

روی عن: ..... أبیه، وأبی إسحاق السبیعی، وزید بن أسلم، وعمر بن دینار، وسماک بن حرب، وزیاد بن علقاة وابن عجلان، وداؤد بن أبي هند، ومحمد بن واسع، وابن جریج وغیرہم .

روی عنه: ..... قیس بن الربیع وهو من شیوخہ، وبقیة، وأبواسامة، وعیسی بن موسی غنجر، ویحیی بن یحیی النیسابوری، وأسد بن موسی، وعباد بن یعقوب وغیرہم .

یہ راوی متروک الحدیث، کذاب، اور حدیث میں گیا گزرا ہے۔ وضاحت ملاحظہ فرمائیں:

امام نسائی نے فرمایا: یہ متروک الحدیث ہے۔<sup>②</sup> امام ابو زرعہ رازی نے فرمایا: وہ ضعیف الحدیث ہے۔<sup>③</sup> امام الحدیثین امام بخاری نے فرمایا: محدثین نے اس سے خاموشی اختیار کی ہے۔<sup>④</sup> امام محمد بن سعد نے فرمایا: یہ متروک الحدیث ہے۔<sup>⑤</sup> امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: وہ کچھ چیز نہیں ہے، کذاب ہے۔<sup>⑥</sup> امام الجوزجانی نے فرمایا: یہ کذاب ہے۔<sup>⑦</sup> امام دارقطنی نے فرمایا: وہ متروک الحدیث<sup>⑧</sup> ضعیف ہے۔<sup>⑨</sup> امام ابن حبان نے فرمایا: یہ

① تہذیب التہذیب لابن حجر: ۵/ ۲۰۸ . ② الضعفاء والمتروکین للنسائی: ص ۳۰۳ . ③ کتاب الضعفاء لأبی زرعہ: ۲/ ۳۹۸ . ④ کتاب الضعفاء للبخاری: (۳۴۷) . ⑤ طبقات ابن سعد: ۷/ ۳۸۸ . ⑥ الضعفاء والکذابين لابن شاهين: (۵۶۱، ۵۷۰) . ⑦ احوال الرجال للجوزجانی: (۳۷۲) . ⑧ کتاب العلل للدارقطنی: ۵/ ۱۴۰ . ⑨ السنن الدارقطنی: ۱/ ۱۵۷ .

ثقہ راویوں سے موضوع (جھوٹی) روایات بیان کرتا ہے، اس اعتبار سے اس سے حدیث روایت کرنا حلال نہیں ہے۔ ❶ امام الحاکم ابو عبد اللہ نے فرمایا: اس نے زید بن اسلم، منصور بن معتمر، ابو إسحاق اور داود بن ابو ہند سے موضوع (جھوٹی) حدیثیں روایت کی ہیں۔ ❷ امام احمد بن حنبل نے فرمایا: اس کی حدیثیں جھوٹوں کی حدیثوں میں سے ہیں۔ ❸ ”یحییٰ بن الضریس یقول لعمر و بن عیسیٰ، و حدث عن محمد بن الفضل الخراسانی، ألهم أنهک عن هذا الکذاب“ امام إسحاق بن سلیمان نے فرمایا: ”حدیث الکذابین“ امام احمد بن حنبل نے فرمایا: یہ کچھ چیز نہیں ہے۔ امام ابو حفص عمرو بن علی نے فرمایا: وہ متروک الحدیث، کذاب ہے۔ امام ابو حاتم نے فرمایا: یہ حدیث میں گیا گزرا ہے، اس کی حدیث ترک کر دی گئی ہے۔ امام ابو زرعہ نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ ❹ امام ابن شاپین نے اس کا ذکر ”الضعفاء والکذابین“ میں کیا ہے۔ ❺ امام ابو نعیم نے فرمایا: اس نے زید بن اسلم، منصور بن معمر، وابی إسحاق، داود بن ابی ہند سے موضوع (جھوٹی) روایت بیان کی ہیں۔ ❻ امام ترمذی نے فرمایا: وہ میرے اصحاب (محدثین) کے نزدیک ضعیف، حدیث میں گیا گزرا ہے۔ ❼ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: وہ کچھ چیز نہیں ہے اور اس کی حدیث نہ لکھی جائے، ضعیف ہے۔ امام ابن عدی نے فرمایا: اس کی عام حدیثوں میں ثقہ راویوں نے متابعت نہیں کی۔ ❸ امام بیہقی نے فرمایا: وہ متروک ❹ ضعیف ہے۔ ❶ امام ابن الجوزی نے اس کا ذکر ”الضعفاء والمتروکین“ میں کیا ہے۔ ❶ امام

- ❶ کتاب المجروحین لابن حبان: ۲/ ۲۷۸ . ❷ المدخل الی الصحیح الحاکم: (۱۸۰) . ❸ العلل ومعرفۃ الرجال لأحمد: ۲/ ۵۴۹ . ❹ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۸/ ۶۷ . ❺ الضعفاء والکذابین لابن شاهین: (۵۴۱) . ❻ کتاب الضعفاء لأبی نعیم: (۲۲۰) . ❼ السنن الترمذی: (۵۰۹) . ❸ الکامل فی ضعف الرجال لابن عدی: ۷/ ۳۵۳، ۳۶۰ . ❹ السنن الکبری للبیہقی: ۴/ ۳۴۸ . ❶ شعب الایمان للبیہقی: ۶/ ۴۰۰ . ❶ الضعفاء والمتروکین للجوزی: ۳/ ۹۲ .

عقلمی نے بھی اس کا ذکر ”الضعفاء“ میں کیا ہے۔ ❶ امام المفصل الغلابی نے فرمایا: وہ ثقہ نہیں ہے۔ امام مسلم نے فرمایا: یہ متروک الحدیث ہے، امام صالح بن محمد نے فرمایا: یہ موضوع (جھوٹی) حدیثیں گھڑتا تھا۔ امام ابوالاحمد الحاکم نے فرمایا: یہ حدیث میں گیا گزرا ہے، اور امام خطیب بغدادی نے فرمایا: ”وحدث بها بمناكير وأحاديث معضلة“ ❷ امام ذہبی نے فرمایا: محدثین نے اس کو چھوڑ دیا تھا، اور بعض محدثین نے اس کو کذاب کہا ہے۔ ❸ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: محدثین نے اس کو کذاب کہا ہے۔ ❹

(۸۴) تمیز: محمد بن مروان بن عبد اللہ بن اسماعیل بن عبد الرحمن السدی الأصغر کوفی:

روی عن:..... الأعمش، ويحيى بن سعيد الأنصاري، وعبيد الله بن عمرو، وعمرو بن ميمون، وجويبر بن سعيد، ومحمد بن السائب الكلبي صاحب التفسير، وغيرهم.

روی عنه:..... ابنه علي، وهشام بن عبيد الله الرازي، ويوسف بن عدي، ومحمد بن عبيد المحاربي، وصالح بن محمد الترمذی، والحسن بن عرفة وغيرهم.

یہ راوی کذاب، متروک الحدیث اور حدیث میں گیا گزرا ہے وضاحت پیش خدمت ہے: امام الحدیثین امام بخاری نے فرمایا: محدثین نے اس سے خاموشی اختیار کی ہے، اور اس کی حدیث بالکل نہیں لکھی جائے گی۔ ❶ امام نسائی نے فرمایا: یہ متروک الحدیث ہے۔ ❷ امام الجوزجانی نے فرمایا: وہ (حدیث میں) گیا گزرا ہے۔ ❸ امام یعقوب بن سفیان نے

❶ الضعفاء الكبير للعقلمی: ۴ / ۱۲۰ . ❷ تهذيب التهذيب لابن حجر: ۵ / ۲۵۷ .

❸ المغنی فی الضعفاء للذهبی: ۲ / ۲۶۱ . ❹ تقريب التهذيب لابن حجر: ص ۳۱۵ .

❺ كتاب الضعفاء للبخاری: (۳۵۰) . ❻ الضعفاء والمتروکین للنسائی: ص ۳۰۳ .

❼ احوال الرجال للجوزجانی: (۵۰) .

فرمایا: اور وہ ضعیف غیر ثقہ ہے۔<sup>①</sup> امام الحاکم ابو عبد اللہ نے فرمایا: اس کی اکثر روایات ساقط ہے۔<sup>②</sup> امام ابن الجوزی نے اس کا ذکر ”الضعفاء والمتروکین“ میں کیا ہے۔<sup>③</sup> امام دارقطنی نے بھی اس کا ذکر ”الضعفاء والمتروکون“ میں کیا ہے۔<sup>④</sup> امام بیہقی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔<sup>⑤</sup> اور اہل علم (محدثین) کے نزدیک حدیث میں متروک اور کسی چیز میں قابل حجت نہیں ہے۔<sup>⑥</sup> امام ابو نعیم نے فرمایا: اس کی اکثر روایات ساقط ہے۔<sup>⑦</sup> امام ابن عدی نے فرمایا: اس کی عام روایتیں غیر محفوظ ہیں، اور اس کی روایتوں کے درمیان ضعف واضح ہے۔<sup>⑧</sup> امام ابن شاہین نے اس کا ذکر ”الضعفاء والکذابین“ میں کیا ہے۔<sup>⑨</sup> امام ابو زرہ رازی نے اس کا ذکر ”الضعفاء“ میں کیا ہے۔<sup>⑩</sup> امام ابن حبان نے فرمایا: یہ ثقہ راویوں سے موضوع (جھوٹی) روایتیں بیان کرتا تھا، پرکھ کے بغیر اس کی روایت لکھنا حلال نہیں ہے کسی حال میں بھی اس سے حجت پکڑنا جائز نہیں ہے۔<sup>⑪</sup> امام عقیلی نے اس کا ذکر ”الضعفاء“ میں کیا ہے۔<sup>⑫</sup> امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: یہ ثقہ نہیں ہے۔ امام جریر نے فرمایا: وہ کذاب ہے، امام ابو حاتم نے فرمایا: وہ حدیث میں گیا گزرا ہے، متروک الحدیث ہے، اس کی حدیث بالکل لکھی نہیں جائے گی۔<sup>⑬</sup> علامہ طاہر بن علی نے کہا: یہ کذاب ہے۔<sup>⑭</sup> امام ذہبی نے فرمایا: محدثین نے اس کو چھوڑ دیا ہے، اور اس پر (جھوٹ)

① المعرفة والتاریخ الفسوی: ۳/ ۱۸۶ . ② المدخل الی الصحیح الحاکم: (۱۸۴) .  
 ③ الضعفاء والمتروکین للجوزی: ۳/ ۹۸ . ④ الضعفاء والمتروکون للدارقطنی: (۴۷۰) . ⑤ شعب الایمان للبیہقی: ۱/ ۲۲۱ ⑥ الأسماء والصفات للبیہقی: (۴۱۴) .  
 ⑦ کتاب الضعفاء لأبی نعیم: (۲۲۴) . ⑧ الکامل فی ضعف الرجال لابن عدی: ۷/ ۵۱۳ . ⑨ الضعفاء والکذابین لابن شاہین: (۵۷۵) . ⑩ کتاب الضعفاء لأبی زرعة: ۲/ ۶۵۷ . ⑪ کتاب المجروحین لابن حبان: ۲/ ۲۸۶ . ⑫ الضعفاء الکبیر للعقیلی: ۴/ ۱۳۶ . ⑬ الجرح والتعدیل لابن أبي حاتم: ۸/ ۱۰۰ . ⑭ تذکرة الموضوعات والضعفاء: ص ۲۹۵ .

کی تہمت لگائی ہے۔ ❶ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: ”متہم بالکذب“ ❷

### — ﴿حرف (ھ)﴾ —

(۸۵) تمییز: ہارون بن سعد مولیٰ قریش حجازی:

روی عن: ..... المطلب بن عبد اللہ بن حنطب .

روی عنه: ..... معن بن عیسیٰ القزاز .

یہ راوی ”مقبول“ یعنی مجہول ہے۔ ❸ امام ذہبی نے فرمایا: میں اس کو نہیں پہچانتا (مجہول ہے)۔ ❹

(۸۶) عس: ہارون بن صالح الہمدانی:

روی عن: ..... أبی ہند الحارث بن عبد الرحمن الہمدانی ، وأبی الجلاس .

روی عنه: ..... محمد بن الحسن بن الزبیر الأسدی .

امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: یہ ”مستور“ ہے۔ ❺ یعنی یہ ”مجہول“ ہے۔ ❻

(۸۷) س: ہانی بن عبد اللہ بن الشخیر بن عوف بن کعب بن وقدان بن الحریش العامری:

روی عن: ..... أبیہ وقیل عن رجل من بلحریش .

روی عنه: ..... أبو بشر جعفر بن أبی وحشیة .

امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: یہ ”مقبول“ یعنی مجہول ہے۔ ❷

❶ المغنی فی الضعفاء للذهبی: ۲ / ۳۷۱ . ❷ تقریب التہذیب لابن حجر: ص ۳۱۸ .

❸ تحریر تقریب التہذیب: ۴ / ۳۰ . ❹ میزان الاعتدال للذهبی: ۴ / ۲۸۴ .

❺ تقریب التہذیب لابن حجر: ص ۳۶۱ . ❻ تحریر تقریب التہذیب: ۴ / ۳۱ .

❼ تحریر تقریب التہذیب: ۴ / ۳۴ .

(۸۸) د: ہانی بن عثمان الجہنی أبو عثمان الکوفی:

روی عن: ..... أمه حمیضة بنت یاسر .

روی عنه: ..... عبداللہ بن داود الغریبی ، ومحمد بن بشر العبدی ،

ومحمد بن ربیعۃ الکلابی .

امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: یہ ”مقبول“ یعنی مجہول الحال ہے۔<sup>①</sup>

(۸۹) د: ہانی بن قیس الکوفی:

روی عن: ..... حبیب بن أبی ملیکہ ، والضحاک بن مزاحم .

روی عنه: ..... سالم الأفطس ، وکلب بن وائل ، وأبو خالد

الدالانی .

امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: یہ راوی ”مستور“ یعنی مجہول الحال ہے۔<sup>②</sup>

(۹۰) د ق: ہانی أبو سعید البربری الدمشقی مولی عثمان:

روی عن: ..... عثمان رضی اللہ عنہ ، وجدی بن الحارث مولی عمر .

روی عنه: ..... أبو وائل عبداللہ بن بحیر بن ريسان القاص ،

وسليمان ويقال عمرو بن يثربی .

یہ راوی مجہول الحال ہے، متقدمین محدثین میں سے کسی ایک بھی معتبر محدث سے اس

کی توثیق ثابت نہیں ہے، امام نسائی کا ”لیس بہ باس“ کہنا بسند ثابت نہیں۔ واللہ اعلم!

علاوہ ازیں امام ابن حجر عسقلانی کا اسے ”صدوق“ کہنا ان کا علمی تساہل ہے۔ نیز متساہلین

محدثین کی توثیق ناقابل حجت ہے۔ (دیکھئے اسی کتاب کا مقدمہ)

(۹۱) عس: ہانی مولی علی بن أبی طالب:

روی عن: ..... علی رضی اللہ عنہ .

① تقریب التہذیب لابن حجر: ص ۳۶۲ . ② تقریب التہذیب لابن حجر: ص ۳۶۲ .

**روی عنه:** ..... عبدالرحمن بن یعقوب مولی الحرفۃ .

امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: یہ ”مقبول“ یعنی مجہول ہے۔ ❶ امام ذہبی نے فرمایا: یہ معروف نہیں ہے یعنی ”مجہول“ ہے۔ ❷

### حرف (یاء)

(۹۲) بخ ت ق: یزید بن أبان الرقاشي أبو عمرو البصري القاص الزاهد:

**روی عن:** ..... أبيه، وأنس بن مالك، وغنيم بن قيس، والحسن البصري، وقيس بن عباية وغيرهم .

**روی عنه:** ..... ابنه عبدالنور، وابن اخيه الفضل بن عيسى بن أبان، وقتادة، وابن المنكدر، وأبو الزناد، وصفوان بن سليم، واسماعيل بن مسلم المكي، ودرست بن زياد، وغيرهم .

یہ راوی سخت ضعیف، منکر الحدیث ہے، اور متروک الحدیث ہے۔ وضاحت پیش خدمت ہے:

امام علی بن مدینی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ ❸ امام محمد بن سعد نے فرمایا: یہ ضعیف اور قدریہ تھا۔ ❹ امام نسائی نے فرمایا: یہ متروک ہے۔ ❺ امام البوزرعہ رازی نے اس کا ذکر ”الضعفاء“ میں کیا ہے۔ ❻ امام دارقطنی نے بھی اس کا ذکر ”الضعفاء والمتروکون“ میں کیا ہے۔ ❼ امام الحدیث امام بخاری نے اس کا ذکر ”الضعفاء“ میں کرنے کے بعد

❶ تقریب التہذیب لابن حجر: ص ۳۶۳ . ❷ میزان الاعتدال للذہبی: ۴ / ۲۹۱ .

❸ سوالات محمد بن عثمان بن أبی شیبہ لابن المدینی: (۴) . ❹ طبقات ابن سعد: ۴ / ۲۶۳ .

❺ الضعفاء والمتروکین للنسائی: ص ۳۰۷ . ❻ کتاب الضعفاء لأبی زرعة: ۲ / ۶۷۰ .

❼ الضعفاء والمتروکون للدارقطنی: (۵۹۳) .

فرمایا: امام شعبہ نے اس کے بارے میں کلام (جرح) کی ہے۔ ❶ امام الساجی نے بھی اس کا ذکر ”الضعفاء“ میں کیا ہے۔ ❷ امام بیہقی نے فرمایا: یہ متروک ہے۔ ❸ امام ابن حزم نے فرمایا: وہ ضعیف ہے، کچھ چیز نہیں ہے۔ ❹ امام ابن الجوزی نے اس کا ذکر ”الضعفاء والمتروکین“ میں کیا ہے۔ ❺ امام یعقوب بن سفیان نے فرمایا: یہ حدیث میں کمزور ہے۔ ❻ امام ابن شاہین نے اس کا ذکر ”الضعفاء والكذابين“ میں کیا ہے۔ ❼ امام عقیلی نے اس کا ذکر ”الضعفاء“ میں کرنے کے بعد فرمایا: امام شعبہ نے فرمایا: یزید الرقاشی سے روایت کرنے سے زنا کرنا بہتر ہے۔ ❽ امام ابن حبان نے اس کا ذکر ”الضعفاء والمتروکین“ میں کرنے کے بعد فرمایا: امام یحییٰ بن معین کہتے ہیں وہ نیک آدمی تھا، لیکن حدیث میں کچھ چیز نہیں ہے۔ ❾ امام احمد بن حنبل نے فرمایا: وہ منکر الحدیث ہے، امام یحییٰ بن سعید اس سے روایت نہیں کرتے تھے۔ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ ❿ علامہ طاہر بن علی نے کہا: یہ متروک ہے۔ ⓫ امام الحاکم ابوالاحمد نے فرمایا: وہ متروک الحدیث ہے۔ ⓬ امام ذہبی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ ⓭ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ ⓮

- 
- ❶ کتاب الضعفاء للبخاری: (۴۱۳)۔ ❷ کتاب الضعفاء للساجی: ص ۲۸۰۔  
 ❸ الأسماء والصفات للبیہقی: ص ۳۲۴۔ ❹ المحلی لابن حزم: ۲/ ۱۳، ۳۵۔  
 ❺ الضعفاء والمتروکین للجوزی: ۳/ ۲۰۶۔ ❻ المعرفة والتاریخ الفسوی: ۲/ ۲۷۳۔  
 ❼ الضعفاء والكذابين لابن شاهين: (۶۹۴)۔ ❽ الضعفاء الكبير للعقيلي: ۴/ ۳۷۳۔  
 ❾ کتاب المجروحین لابن حبان: ۳/ ۹۸۔ ❿ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۹/ ۳۰۹۔  
 ⓫ تذکرة الموضوعات والضعفاء: ص ۳۰۵۔ ⓬ تهذيب التهذيب لابن حجر: ۱۹۶/ ۱۔  
 ⓭ الکاشف للذهبی: ۳/ ۲۴۰۔ ⓮ تقریب التهذيب لابن حجر: ص ۳۸۱۔



(۹۳) خت م ۴: یزید بن ابی زیاد القرشی الهاشمی ابو عبد اللہ مولاہم الکوفی:

روی عن: ..... ابراہیم النخعی، و عبد اللہ بن معقل بن مقرن، و عبد الرحمن بن ابی لیلی، و عبد الرحمن بن ابی نعم، و ابی صالح السمان، و مجاہد، و عکرمہ، و محمد بن علی بن عبد اللہ بن عباس، و مقسم مولى ابن عباس، و ثابت البنانی، و غیرہم۔

روی عنه: ..... اسماعیل بن ابی خالد، و زائدة، و شعبہ، و زہیر بن معاویہ، و عبد العزیز بن مسلم، و ہشیم، و أبو عوانہ، و أبوبکر بن عیاش، و شریک، و السفیانان، و جریر بن عبد الحمید، و علی بن مسہر، و غیرہم۔

یزید بن ابی زیاد راوی شیعہ تھا، جمہور محدثین نے اس کو ضعیف کہا ہے، اور عمر کے آخری حصہ میں اختلاط کا شکار ہو گیا تھا۔<sup>①</sup> یہ مدلس بھی تھا۔<sup>②</sup> مزید وضاحت ملاحظہ فرمائیں۔ امام نسائی نے فرمایا: اس کی حدیث قابل حجت نہیں ہے۔<sup>③</sup> مزید فرمایا: وہ قوی نہیں ہے۔<sup>④</sup> امام الجوزجانی نے فرمایا: میں نے محدثین سے سنا، وہ اس کو حدیث میں ضعیف کہتے تھے۔<sup>⑤</sup> امام بیہقی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے، بڑے حافظ کی وجہ سے قابل حجت نہیں ہے۔ مزید فرمایا: یہ منکر الحدیث ہے، امام الاوزاعی نے فرمایا: یہ ضعیف الحدیث ہے۔<sup>⑥</sup>

① الکواکب النیرات لابن الکیال: ص ۵۰۹، ۵۱۰۔ ② الفتح المبین فی تحقیق طبقات المدلسین: ص ۶۶۔ ③ السنن الکبری للنسائی، کتاب الصیام باب الحجامة للصائم۔ ④ الضعفاء والمتروکین للنسائی: ص ۳۰۷۔ ⑤ احوال الرجال للجوزجانی: (۱۳۵)۔ ⑥ السنن الکبری للبیہقی: ۸/ ۳۰۵، ۲/ ۸۲۔

امام احمد بن حنبل نے فرمایا: وہ حافظ نہیں ہے، حدیث میں قوی نہیں ہے، یہ کچھ چیز نہیں ہے۔ ① امام ابن حزم نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ ② امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: وہ قابل حجت نہیں، ضعیف الحدیث ہے۔ ③ مزید فرمایا: یہ قوی نہیں ہے۔ ④ امام ابن شاہین نے اس کا ذکر ”الضعفاء والکذابین“ میں کرنے کے بعد فرمایا: امام یحییٰ بن معین کہتے ہیں، یہ کچھ چیز نہیں ہے۔ ⑤ امام ابن الجوزی نے اس کا ذکر ”الضعفاء والمترکین“ میں کیا ہے۔ ⑥ امام دارقطنی نے فرمایا: وہ بُرے حافظے والا تھا، شیخ، ثقہ نہیں ہے۔ ⑦ ضعیف، ناقابل حجت ہے۔ ⑧ مزید فرمایا: ”لقن یزید فی آخرہ عمرہ، وکان قد اختلط“ ⑨ امام شعبہ نے فرمایا: ”کان یزید بن أبی زیاد رفعاً“ امام ابو حاتم نے فرمایا: یہ قوی نہیں ہے۔ امام ابو زرعہ رازی نے فرمایا: یہ کوئی کمزور ہے، اس کی حدیث لکھی جائے، اور اس سے حجت پکڑنا جائز نہیں۔ ⑩ امام عقیلی نے اس کا ذکر ”الضعفاء“ میں کرنے کے بعد فرمایا: امام عبد اللہ بن مبارک کہتے ہیں: ”یزید بن أبی زیاد ارم به“ امام وکیع نے فرمایا: یہ کچھ چیز نہیں ہے، امام علی بن مدینی نے فرمایا: ”ضعف امره“ ⑪ امام ابن حبان نے فرمایا: ”کان صدوقاً الا أنه لما کبر ساء حفظه وتغیر، وکان یلقن ما لقن فوقعت المناکیر فی حدیثه فسماع من سمع منه قبل التغیر صحیح“ ⑫ امام ابن فضیل نے فرمایا: یہ شیعہ کے بڑے ائمہ میں سے تھا، امام ابن عدی

- ① العلل ومعرفة الرجال لأحمد: ۱/ ۳۶۹، ۲/ ۴۸۴، ۳/ ۴۶۵۔ ② المحلی لابن حزم: ۷/ ۷۲۔ ③ سوالات ابن الجنید لیحیی بن معین: (۹۲۹)۔ ④ تاریخ عثمان بن سعید الدارمی: (۲۵۰)۔ ⑤ الضعفاء والکذابین لابن شاہین: (۷۰۲)۔ ⑥ الضعفاء والمترکین للجوزی: ۳/ ۲۰۹۔ ⑦ کتاب العلل للدارقطنی: ۴/ ۲۵، ۱۰/ ۲۵۰۔ ⑧ السنن الدارقطنی: ۴/ ۲۴۴۔ ⑨ السنن الدارقطنی: ۱/ ۲۹۴۔ ⑩ الجرح والتعديل لابن أبی حاتم: ۹/ ۳۲۷۔ ⑪ الضعفاء الكبير للعقيلي: ۴/ ۳۸۰۔ ⑫ کتاب المجروحین لابن حبان: ۳/ ۱۰۰۔

نے فرمایا: اور یہ اہل کوفہ کے شیعہ میں سے تھا اور اس کی حدیث ضعفاء کے ساتھ لکھی جائے گی۔ ❶ امام الحاکم ابو احمد نے فرمایا: وہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں ہے۔ امام ابن خزیمہ نے فرمایا: ”فسی القلب منہ“ ❷ احناف کے بڑے امام ابن الترمذی حنفی نے کہا: ”مضعف“ ❸ امام ذہبی نے فرمایا: وہ مشہور بُرے حافظے والا ہے۔ ❹ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: ”ضعیف کبر فتغیر صاریتلقن وکان شیعیاً“ ❺

(۹۴) سی: یزید بن عبدالعزیز الرعینی الحجری المصري:

روی عن: ..... یزید بن محمد القرشی .

روی عنه: ..... سعید بن ابی آیوب ، وابن لهیعة .

امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: یہ ”مقبول“ یعنی مجہول الحال ہے۔ ❶ بلکہ شیخ شعب اللأرؤوط اور الدکتور بشار عواد معروف نے اسے ”مجہول الحال“ ہی کہا ہے۔ ❷ امام ذہبی نے فرمایا: ”لا یکاد یعرف“ (یعنی مجہول ہے) ❸

(۹۵) د ت ق: یحیی بن ابی حیة أبو جناب الکلبی الکوفی:

روی عن: ..... أبیه ، ویزید بن البراء بن عازب ، وعبدالرحمن بن

أبی لیلی ، والضحاك بن مزاحم ، والحسن البصري ، وأبی بردة بن أبی موسی ، وشهر بن حوشب وغیرہم .

روی عنه: ..... السفیانان ، والحسن بن صالح ، وجریر ،

وهشیم ، وعبدہ بن سلیمان الکلابی ، ووکیع ، وجعفر بن عون ،

❶ الكامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی: ۹/ ۱۶۴، ۱۶۶ . ❷ تہذیب التہذیب لابن

حجر: ۶/ ۲۰۸ . ❸ الجوهر النقی: ۲/ ۲۰۸ . ❹ المغنی فی الضعفاء للذہبی: ۲/

۵۳۷ . ❺ تقریب التہذیب لابن حجر: ص ۳۸۲ . ❻ تقریب التہذیب لابن حجر: ص

۳۸۳ . ❼ تحریر تقریب التہذیب: ۴/ ۱۱۵ . ❽ میزان الاعتدال للذہبی: ۴/ ۴۳۳ .

و أبو نعیم و غیر ہم .

یہ راوی ضعیف، متروک اور مدلس ہے۔<sup>①</sup> وضاحت ملاحظہ فرمائیں:

امام المحمّد ثین امام بخاری نے اس کا ذکر ”الضعفاء“ میں کرنے کے بعد فرمایا: امام یحییٰ القطان اس کو ضعیف کہتے تھے۔<sup>②</sup> امام نسائی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔<sup>③</sup> امام الجوزجانی نے فرمایا: اس کی حدیث ضعیف ہے۔<sup>④</sup> امام ابو زرعہ رازی نے اس کا ذکر ”الضعفاء“ میں کیا ہے۔<sup>⑤</sup> امام محمد بن سعد نے فرمایا: یہ حدیث میں ضعیف ہے۔<sup>⑥</sup> امام احمد بن حنبل نے فرمایا: اس کی حدیثیں منکر ہیں۔<sup>⑦</sup> امام عجلّی نے فرمایا: وہ ضعیف الحدیث ہے، اس کی حدیث لکھی جائے اور اس میں کمزوری ہے۔<sup>⑧</sup> امام ابراہیم بن عبد اللہ بن الجبجد کہتے ہیں: میں نے کہا، یہ حدیث میں کیسا ہے؟ تو امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: وہ ضعیف الحدیث ہے۔<sup>⑨</sup> امام عقیلی نے اس کا ذکر ”الضعفاء“ میں کرنے کے بعد فرمایا: امام عبد الرحمن اس سے کوئی چیز روایت نہیں کرتے تھے۔<sup>⑩</sup> امام ابن حزم نے فرمایا: امام یحییٰ القطان اور امام عبد الرحمن بن مہدی نے اس سے روایت کرنا ترک کر دیا تھا، ”وضعف و ذکر بالتدلیس“<sup>⑪</sup> امام ابن شاہین نے اس کا ذکر ”الضعفاء و الکذابیین“ میں کیا ہے۔<sup>⑫</sup> امام ابن الجوزی نے بھی اس کا ذکر ”الضعفاء و المتروکین“ میں کیا ہے۔<sup>⑬</sup> امام دارقطنی نے اس کا ذکر ”الضعفاء و المتروکون“ میں کیا ہے۔<sup>⑭</sup> امام یعقوب بن سفیان نے فرمایا: وہ ضعیف،

① الفتح المبین فی تحقیق طبقات المدلسین: ص ۸۱ . ② کتاب الضعفاء للبخاری:

(۴۰۴) . ③ الضعفاء و المتروکین للنسائی: ص ۳۰۷ . ④ احوال الرجال للجوزجانی:

(۱۲۰) . ⑤ الضعفاء لأبی زرعة: ۲ / ۶۶۹ . ⑥ طبقات ابن سعد: ۶ / ۳۸۱ . ⑦ العلل

و معرفة الرجال لأحمد: ۳ / ۱۱۴ . ⑧ تاریخ الثقات للعجلی: ص ۴۷۱ . ⑨ سوالات

ابن الجبجد لیحیی بن معین: (۷۰۱) . ⑩ الضعفاء الکبیر للعقلی: ۴ / ۳۹۹ . ⑪ المحلی

لابن حزم: ۸ / ۴۸۲ . ⑫ الضعفاء و الکذابیین لابن شاہین: (۶۷۷) . ⑬ الضعفاء

و المتروکین للجوزی: ۳ / ۱۹۳ . ⑭ الضعفاء و المتروکون للدارقطنی: (۵۷۶) .

مدرس تھا۔ ❶ امام عثمان بن سعید نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ ❷ امام ابو حاتم نے فرمایا: ”لا تکتب منه شیئاً لیس بالقوی، وعون بن ذکوان احب الی منه“ ❸ امام ابن حبان نے فرمایا: ”وکان ممن یدلس علی الثقات ما سمع من الضعفاء فالتزق به المناکیر الی یرویها عن المشاہیر فوها“ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: وہ کچھ چیز نہیں ہے، ضعیف، ضعیف ہے۔ ❹ امام الساجی نے فرمایا: یہ کوئی صدوق منکر الحدیث ہے، امام ابن عمار نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ امام ابو احمد نے فرمایا: وہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں ہے۔ ❺ امام ابن عدی نے اس کا ذکر ”الضعفاء“ میں کرنے کے بعد فرمایا: امام عمرو بن علی نے فرمایا: وہ متروک الحدیث ہے۔ ❻ امام یحییٰ بن سعید القطان نے فرمایا: اس سے روایت کرنا حلال نہیں ہے۔ ❼ امام ذہبی نے اس کا ذکر ”الضعفاء“ میں کیا ہے۔ ❽ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: محدثین نے اس کو ضعیف کہا ہے اور کثرت سے تدلیس کرتا تھا۔ ❾

(۹۶) دق: یحییٰ بن العلاء البجلی أبو سلمة، و یقال أبو عمرو الرازی:

روی عن: ..... عمه شعیب بن خالد، والزهری، و یحییٰ بن سعید الأنصاری، و محمد بن یحییٰ، و محمد بن أبی یحییٰ الأسلمی، و عبد اللہ بن محمد بن عقیل، و شبیل بن عباد، و الأعمش، و ابن عجلان، و غیرہم۔

- 
- ❶ المعرفة والتاریخ الفسوی: ۱۹۲ / ۳ . ❷ تاریخ عثمان بن سعید الدارمی: (۹۲۸) .  
 ❸ الجرح والتعدیل لابن أبی حاتم: ۱۷۲ / ۹ . ❹ کتاب المجروحین لابن حبان: ۳ / ۱۱۱ .  
 ❺ تہذیب التہذیب لابن حجر: ۱۳۰ / ۶ . ❻ الکامل فی ضعف الرجال لابن عدی: ۵۱ / ۹ . ❼ میزان الاعتدال للذہبی: ۳۷۱ / ۴ . ❽ المغنی فی الضعفاء للذہبی: ۵۱۳ / ۲ . ❾ تقریب التہذیب لابن حجر: ص ۳۷۴ .

روی عنه: ..... عبدالرزاق، ومعاذ بن هشام، ومحمد بن ربیعہ

ومحمد بن عیسیٰ بن الطباع، وجبارۃ المغلس وغیرہم۔

یہ راوی کذاب، منکر الحدیث، متروک الحدیث اور ناقابل حجت ہے وضاحت پیش

خدمت ہے۔

امام نسائی نے فرمایا: یہ متروک الحدیث ہے۔ ❶ امام دارقطنی نے فرمایا: یہ ضعیف

ہے۔ ❷ امام یعقوب بن سفیان نے فرمایا: ”يعرف وينكر“ ❸ امام یحییٰ بن معین نے

فرمایا: وہ ثقہ نہیں ہے۔ ❹ اور کچھ چیزیں نہیں ہے۔ ❺ امام بیہقی نے فرمایا: وہ متروک ❻ ضعیف

اور ناقابل حجت ہے۔ ❷ امام المحمّد ثین امام بخاری نے اس کا ذکر ”الضعفاء“ میں کرنے

کے بعد فرمایا: امام کعب نے اس پر کلام (جرح) کی ہے۔ ❸ امام ابن حبان نے فرمایا: ”کان

ممن ینفرد عن الثقات بالأشیاء المقلوبات الی اذا سمعها من الحدیث صناعتہ

سبق الی قلبہ أنه کان المتعمد لذلك، لا یجوز الاحتجاج به“ ❹ امام المحمّد ثین

امام بخاری نے فرمایا: وہ متروک الحدیث ہے۔ امام ابن عدی نے فرمایا: اس کی روایات میں

متابعت نہیں کی گئی اور تمام روایات غیر محفوظ ہیں اور اس کی روایات اور حدیث میں ضعف واضح

ہے۔ ❶ امام الجوزجانی نے فرمایا: ”غیر مقنع“ ❷ امام عقیلی نے اس کا ذکر ”ضعفاء“ میں

کرنے کے بعد فرمایا: امام ابراہیم بن یعقوب نے فرمایا: وہ شیخ واہی (سخت ضعیف) ہے۔ ❸

❶ الضعفاء والمتروکین للنسائی: ص، ۳۰۶۔ ❷ الضعفاء والمتروکون للدارقطنی:

(۵۷۹)۔ ❸ المعرفة والتاریخ الفسوی: ۳/ ۲۱۱۔ ❹ تاریخ یحییٰ بن معین: ۲/ ۲۸۴۔

❺ سوالات ابن الجنید لیحییٰ بن معین: (۸۳۷)۔ ❻ السنن الکبریٰ للبیہقی:

۲/ ۱۵۷۔ ❷ المعرفة السنن والآثار للبیہقی: ۲/ ۲۳۶۔ ❸ کتاب الضعفاء للبخاری:

(۴۱۰)۔ ❹ کتاب المجروحین لابن حبان: ۳/ ۱۱۶۔ ❺ الکامل فی ضعف الرجال

لابن عدی: ۹/ ۲۳، ۲۸۔ ❻ احوال الرجال للجوزجانی: (۳۷۱)۔ ❷ الضعفاء الکبیر

للعقیلی: ۴/ ۴۷۳۔

امام ابن شاہین نے اس کا ذکر ”الضعفاء والكذابين“ میں کیا ہے۔ ① امام ابن الجوزی نے بھی اس کا ذکر ”الضعفاء والمتروکین“ میں کیا ہے۔ ② امام ابو زرعة رازی نے فرمایا: یہ واہی الحدیث ہے۔ ③ امام ابن حزم نے فرمایا: وہ قوی نہیں ہے۔ ④ امام وکیع (بن جراح) نے فرمایا: ”ما أقول فی رجل حدث بعشرة أحاديث فی خلع النعل اذا وضع الطعام“ امام عمرو بن علی نے فرمایا: وہ سخت متروک الحدیث ہے، امام ابوسلمہ نے فرمایا: یہ راوی کمزور ہے۔ امام ابو زرعة نے فرمایا: یہ حدیث میں کمزور ہے۔ امام ابو حاتم نے فرمایا: یہ قوی نہیں ہے۔ ⑤ امام ذہبی نے اس کا ذکر ”الضعفاء“ میں کیا ہے۔ ⑥ امام ذہبی نے فرمایا: محدثین نے اس کو چھوڑ دیا تھا۔ ⑦ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: ”اس پر حدیثیں وضع کرنے کی تہمت ہے۔“ ⑧ امام احمد بن حنبل نے فرمایا: یہ کذاب ہے اور حدیثیں وضع کرتا تھا۔ امام الساجی نے فرمایا: یہ منکر الحدیث ہے، اس میں کمزوری ہے۔ ⑨

(۹۷) د: یحییٰ بن میمون بن عطاء بن زید القرشی أبوایوب التمار البصري البغدادی:

روی عن: ..... ثابت، وعاصم الأحول، وابن جریج، وعبد الله المثنی الانصاری، وعلی بن زید بن جدعان، ولیث بن أبی سلیم، ومحمد بن أبی حمید، ویونس بن عبید وغیرهم.

- ① الضعفاء والكذابين لابن شاهين: (٦٨٦). ② الضعفاء والمتروکین للجوزی: ٣/ ٢٠٠. ③ کتاب الضعفاء لأبی زرعة: ٢/ ٥٢٧. ④ المحلی لابن حزم: ١٠/ ١٦٩. ⑤ الجرح والتعديل لابن أبی حاتم: ٩/ ٢٢١، ٢٢٢. ⑥ الضعفاء والمتروکین للذهبی: ص ٤٣٧. ⑦ الکاشف للذهبی: ٣/ ٢٦٥. ⑧ تقریب التهذیب لابن حجر: ص ٣٧٨. ⑨ تهذیب التهذیب لابن حجر: ٦/ ١٦٦، ١٦٧.

**روی عنه:** ..... معتمر بن سلیمان ، والحسن بن الصباح البزار ،  
وعبد الأعلى بن حماد النرسی ، ومحمد بن یحیی بن أبی حزم ،  
ومحمد بن حرب ، وعلى بن مسلم الطوسی وغيرهم .

یہ راوی کذاب، منکر الحدیث اور متروک الحدیث ہے وضاحت پیش خدمت ہے۔ امام  
دارقطنی نے فرمایا: یہ متروک ہے۔ ❶ امام عمرو بن علی نے فرمایا: وہ کذاب تھا، یہ علی بن زید  
سے موضوع (جھوٹی) حدیثیں روایت کرتا ہے اور اس نے عاصم الاحول سے منکر حدیثیں  
روایت کی ہے۔ ❷ امام الساجی نے اس کا ذکر ”الضعفاء“ میں کیا ہے۔ ❸ امام احمد بن  
حنبل نے فرمایا: ”لیس بشیئ خرقنا أحادیثه کان یلقن الأحادیث“ امام ابن  
عدی نے فرمایا: اس کی عام روایات غیر محفوظ ہیں۔ ❹ امام ابن الجوزی نے اس کا ذکر  
”الضعفاء والمتروکین“ میں کرنے کے بعد فرمایا: امام نسائی کہتے ہیں: وہ ثقہ اور  
مامون نہیں ہے۔ ❺ امام ابن حبان نے فرمایا: اس سے روایت کرنا حلال نہیں اور کسی حال  
میں بھی اس سے حجت پکڑنا جائز نہیں۔ ❻ امام عقیلی نے اس کا ذکر ”الضعفاء“ میں کیا  
ہے۔ ❼ امام علی بن مدینی نے فرمایا: وہ ضعیف تھا۔ امام مسلم بن الحجاج نے فرمایا: وہ منکر  
الحدیث ہے۔ امام الساجی نے فرمایا: یہ جھوٹ بولتا تھا اور علی بن زید سے روایت کردہ  
حدیثیں باطل ہیں اور امام ابواحمد الحاکم نے فرمایا: محدثین نے اس سے خاموشی اختیار کی  
ہے۔ ❽ امام ذہبی نے اس کا ذکر ”الضعفاء“ میں کیا ہے۔ ❾ امام ابن حجر عسقلانی نے

❶ کتاب العلل للدارقطنی: ۲۲/۴ . ❷ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ۲۳۲/۹ .

❸ کتاب الضعفاء للساجی: ص ۲۸۷ . ❹ الكامل فی الضعفاء الرجال لابن عدی:

۷۶/۹ . ❺ الضعفاء والمتروکین للجوزی: ۲۰۴/۳ . ❻ کتاب المجروحین لابن

حبان: ۱۲۱/۳ . ❼ الضعفاء الكبير للعقيلي: ۴۲۶/۴ . ❽ تهذيب التهذيب لابن حجر

: ۱۸۴/۶ . ❾ المغنی فی الضعفاء للذهبی: ۵۳۰/۲ .



فرمایا: یہ متروک ہے۔<sup>①</sup>

(۹۸) ت س : یونس بن سلیم الصنعانی :

روی عن : ..... یونس بن یزید الأیلی .

روی عنه : ..... عبد الرزاق .

یہ راوی ”مجهول“ ہے۔ متساہلین محدثین کی توثیق ناقابل حجت ہے۔ وضاحت ملاحظہ فرمائیں۔ امام نسائی نے فرمایا: ”لا نعرفه“ (یعنی مجهول ہے) <sup>②</sup> جرح و تعدیل کے امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: ”ما أعرفه“ (یعنی مجهول ہے)۔ <sup>③</sup> امام احمد بن حنبل نے فرمایا: ”أظنه لاشيء“ <sup>④</sup> امام ابن عدی نے فرمایا: ”لیس بالمعروف“ (یعنی مجهول ہے) <sup>⑤</sup> امام عقیلی نے فرمایا: ”لا یتابع علی حدیثه ولا یعرف الابہ“ (یعنی یہ مجهول ہے) <sup>⑥</sup> امام ابن حجر عسقلانی نے متساہلین محدثین کی توثیق کو نہ قبول کرتے ہوئے واضح الفاظ میں فرمایا: یہ مجهول ہے۔ <sup>⑦</sup> اسی طرح علامہ البانی رحمہ اللہ نے متساہلین کی توثیق کو رد کرتے ہوئے فرمایا: یہ مجهول ہے۔ <sup>⑧</sup>

(۹۹) د ت س : یونس بن عبید مولی محمد بن القاسم الثقفی :

روی عن : ..... البراء ابن عازب .

روی عنه : ..... أبو یعقوب إسحاق بن ابراهیم الثقفی .

امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: یہ ”مقبول“ یعنی مجهول الحال ہے۔ <sup>⑨</sup> بلکہ الشیخ شعیب

① تقریب التہذیب لابن حجر : ص ۳۷۹ . ② السنن الكبرى للنسائی : ۱ / ۵۰ .  
③ تاریخ عثمان بن سعید الدارمی : (۸۸۷) . ④ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم :  
۲۹۵ / ۹ . ⑤ الكامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی : ۵۱۹ / ۸ . ⑥ الضعفاء الكبير  
للعقيلي : ۴ / ۶۰ . ⑦ تقریب التہذیب لابن حجر : ص ۳۹۰ . ⑧ سلسلة الضعيفة  
للألبانی : ۳ / ۳۹۴ . ⑨ تقریب التہذیب لابن حجر : ص ۳۹۰ .

الارنوط اور الدکتور بشار عواد معروف نے فرمایا: یہ مجہول ہے۔<sup>①</sup>

(۱۰۰) بخ د ت س: یعلی بن مملک حجازی:

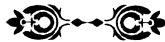
روی عن: ..... أم سلمة، وأم الدرداء .

روی عنه: ..... ابن أبي مليكة .

امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: یہ ”مقبول“ یعنی ”مجہول“ ہے۔<sup>②</sup> امام نسائی نے فرمایا:

”لیس بذلك المشهور“ یعنی مجہول ہے۔<sup>③</sup> لہذا یہ راوی مجہول ہی ہے۔<sup>④</sup>

اللہ کی توفیق اور فضل و رحمت سے پہلی جلد مکمل ہوئی۔ والحمد للہ ان شاء اللہ دوسری جلد راوی نمبر ”۱۰۱“ سے شروع ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہر حدیث کی سند کی تحقیق کر کے آگے پہنچانے کی توفیق عطاء فرمائے۔ (آمین) اور رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ باندھنے سے بچنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ (آمین)



① تحریر تقریب التہذیب: ۱۴۰/۴ . ② تقریب التہذیب لابن حجر: ص ۳۸۸ .

③ السنن الكبرى للنسائي كتاب الصلاة باب الترتيل بالقرءاءة . ④ تحریر تقریب التہذیب

: ۱۳۱/۴ .

## مراجع و مصدرا

- ۱: القرآن الكريم .
- ۲: صحيح بخارى ، مترجم: امام المحدثين امام أبو عبد الله محمد بن اسماعيل البخارى ، المتوفى: ۲۵۶هـ ، مكتبة رحمانية، لاہور۔
- ۳: فتح الباري شرح صحيح البخاري: امام أحمد بن علي بن حجر العسقلاني ، المتوفى: ۸۵۲هـ ، مكتبة دار السلام الرياض، سعودی عرب۔
- ۴: صحيح مسلم ، مترجم: امام مسلم بن الحجاج ، المتوفى: ۲۶۱هـ ، نعمانی کتب خانہ، لاہور۔
- ۵: سنن أبوداؤد ، مترجم: امام أبوداؤد سليمان بن الاشعث السجستاني ، المتوفى: ۲۷۵هـ ، نعمانی کتب خانہ لاہور۔
- ۶: عون المعبود شرح سنن أبي داؤد: علامه أبي الطيب محمد شمس الحق العظيم آبادی ، دارالکتب العلمیة ، بیروت لبنان .
- ۷: السنن الترمذي ، مترجم: امام أبو عيسى محمد بن عيسى ، المتوفى: ۲۷۹هـ ، جامعہ تعلیم القرآن والحديث سیالکوٹ۔
- ۸: تحفة الاحوذی بشرح جامع الترمذي: امام أبي العلامه محمد عبد الرحمن ابن عبد الرحيم المبارکفوري ، المتوفى: ۱۳۵۳هـ ، لدار احیاء التراث العربی بیروت لبنان .
- ۹: السنن النسائي ، مترجم: امام أبو عبد الرحمن أحمد بن شعيب بن علي بن سنان بن بحر بن دينار ، المتوفى: ۳۰۳هـ ، نعمانی کتب خانہ لاہور۔
- ۱۰: سنن ابن ماجه ، مترجم: امام أبو عبد الله محمد بن يزيد القزوينی ، المتوفى: ۲۷۳هـ ، مہتاب کتب تاجران کتب لاہور۔
- ۱۱: صحيح ابن خزيمة ، مترجم: امام أبوبکر محمد بن إسحاق بن خزيمة ، المتوفى: ۳۱۱هـ ، اشاعة الکتاب والنسۃ کراچی۔

- ۱۲: صحیح ابن حبان، مترجم: امام أبو حاتم محمد بن حبان البستی، المتوفی: ۳۵۴ھ، شبیر برادرز اردو بازار لاہور۔
- ۱۳: صحیح ابن حبان: امام أبو حاتم محمد بن حبان البستی، المكتبة الاثرية سانگلہ بل شخوپورہ۔
- ۱۴: السنن الدارمی، مترجم: امام أبو محمد عبد الله بن عبد الرحمن، المتوفی: ۲۵۵ھ، شبیر برادرز اردو بازار لاہور۔
- ۱۵: السنن الدارقطني، مترجم: امام أبو الحسن علی بن عمر بن أحمد بن مهدی، المتوفی: ۳۸۵ھ، شبیر برادرز اردو بازار لاہور۔
- ۱۶: السنن الدارقطني: امام أبو الحسن علی بن عمر بن أحمد بن مهدی، المتوفی: ۳۸۵ھ، نشر السنة ملتان۔
- ۱۷: السنن الكبرى للنسائي: امام أبو عبد الرحمن أحمد بن شعيب النسائي، المتوفی: ۳۰۳ھ، اداره تالیفات اشرفیہ، ملتان۔
- ۱۸: عمل اليوم واللیلة للنسائي: امام أبو عبد الرحمن أحمد بن شعيب النسائي المتوفی: ۳۰۳ھ، دار الكتاب العربي، بیروت لبنان۔
- ۱۹: عمل اليوم واللیلة للنسائي، مترجم: امام أبو عبد الرحمن أحمد بن شعيب النسائي المتوفی: ۳۰۳ھ، مکتبہ حسینہ گوجرانوالہ۔
- ۲۰: مسند أحمد: امام أبو عبد الله أحمد بن حنبل، المتوفی: ۲۴۱ھ، نشر السنة ملتان۔
- ۲۱: مسند أحمد، مترجم: امام أبو عبد الله أحمد بن حنبل، المتوفی: ۲۴۱ھ، مکتبہ رحمانیہ لاہور۔
- ۲۲: جزء القراءة للبخاری، مترجم: امام المحدثین امام محمد بن اسماعیل البخاری، المتوفی: ۲۵۶ھ، مکتبہ اسلامیہ لاہور۔
- ۲۳: الأدب المفرد للبخاری، مترجم: امام المحدثین امام محمد بن اسماعیل البخاری، دار الاشاعت کراچی۔
- ۲۴: مستدرک الحاکم: امام أبو عبد الله محمد بن عبد الله بن محمد، المتوفی: ۴۰۵ھ، دار الفکر بیروت لبنان۔

- ۲۵: مستدرک الحاکم، مترجم: امام أبو عبد الله محمد بن عبد الله بن محمد، المتوفى: ۴۰۵ھ، شمیر برادرز اردو بازار لاہور۔
- ۲۶: السنن الكبرى للبيهقي: امام أبو بكر أحمد بن الحسين البیهقي، المتوفى: ۴۵۸ھ، اداره تالیفات اشرفیہ ملتان۔
- ۲۷: السنن الكبرى للبيهقي، مترجم: امام أبو بكر أحمد بن الحسين البیهقي، المتوفى: ۴۵۸ھ، مکتبہ رحمانیہ لاہور۔
- ۲۸: جزء القراءة للبيهقي، مترجم: امام أبو بكر أحمد بن الحسين البیهقي، المتوفى: ۴۵۸ھ، اداره احیاء النسخہ گوجرانوالہ۔
- ۲۹: شعب الايمان للبيهقي، مترجم: امام أبو بكر أحمد بن الحسين البیهقي، المتوفى: ۴۵۸ھ، دارالاشاعت کراچی۔
- ۳۰: الأسماء والصفات للبيهقي: مترجم: امام أبو بكر أحمد بن الحسين البیهقي، المتوفى: ۴۵۸ھ، مکتبہ الاثریہ سانگلہ ہل شیخوپورہ۔
- ۳۱: التاريخ الكبير: امام المحدثين امام محمد بن اسماعيل البخاری، المتوفى: ۲۵۶ھ، دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان۔
- ۳۲: التاريخ الأوسط: امام المحدثين امام محمد بن اسماعيل البخاری، المتوفى: ۲۵۶ھ، دارالصمیعی للنشر والتوزیع الریاض۔
- ۳۳: التاريخ الصغير: امام المحدثين امام محمد بن اسماعيل البخاری، المتوفى: ۲۵۶ھ، دارالمعرفہ بیروت، لبنان۔
- ۳۴: كتاب الضعفاء: امام المحدثين امام محمد بن اسماعيل البخاری، المتوفى: ۲۵۶ھ، مکتبہ اسلامیہ لاہور۔
- ۳۵: كتاب الجرح والتعديل: امام أبو محمد عبد الرحمن بن أبي حاتم، المتوفى: ۳۲۷ھ، دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان۔
- ۳۶: كتاب الضعفاء: امام أبو زرعة عبد الله بن عبد الكريم بن يزيد، المتوفى: ۲۶۴ھ، الجامعہ الاسلامیہ بالمدينہ المنورہ۔
- ۳۷: كتاب الضعفاء والمتروكين: امام أبو عبد الرحمن أحمد بن شعيب النسائی، المتوفى: ۳۰۳ھ، مکتبہ الاثریہ سانگلہ ہل شیخوپورہ۔

- ٣٨: كتاب الضعفاء الكبير: امام أبو جعفر محمد بن عمرو بن موسى العقبلي، المتوفى: ٣٢٢هـ، دار الكتب العلمية بيروت لبنان.
- ٣٩: كتاب الضعفاء والمتروكون: امام أبو الحسن علي بن عمر بن أحمد بن مهدي، المتوفى: ٣٨٥هـ، مكتبة المعارف الرياض.
- ٤٠: كتاب الضعفاء والكذابين: امام أبو حفص عمر بن أحمد بن شاهين، المتوفى: ٣٨٥هـ، دراسة وتحقيق الدكتور عبد الرحيم محمد أحمد القسفرى.
- ٤١: كتاب الضعفاء: امام أبو نعيم أحمد بن عبد الله بن أحمد بن إسحاق بن موسى بن مهران، المتوفى: ٤٣٠هـ، دار الثقافة تحقيق الدكتور فاروق.
- ٤٢: كتاب الضعفاء للساجي: امام أبو يحيى زكريا بن يحيى بن عبد الرحمن بن بحر بن عدى بن عبد الرحمن، المتوفى: ٣٠٧هـ، دار الكتاب الاسلامى القاهرة.
- ٤٣: كتاب الضعفاء والمتروكين: امام أبو الفرج عبد الرحمن بن على بن محمد بن الجوزي، المتوفى: ٥٩٧هـ، دار الكتب العلمية بيروت لبنان.
- ٤٤: الكامل في ضعفاء الرجال: امام أبو أحمد عبد الله بن عدى، المتوفى: ٣٦٥هـ، دار الكتب العلمية بيروت لبنان.
- ٤٥: كتاب المجروحين من المحدثين والضعفاء والمتروكين: امام أبو حاتم محمد بن حبان، المتوفى: ٣٥٤هـ، دار الصميعي للنشر والتوزيع الرياض.
- ٤٦: كتاب احوال الرجال: امام أبو إسحاق إبراهيم بن يعقوب الجوزجاني، المتوفى: ٢٥٩هـ، السيد صبيحى البدري اسامرائى.
- ٤٧: كتاب العلل: امام على بن عبد الله بن جعفر السعدى المدينى، المتوفى: ٢٣٤هـ، المكتب الاسلامي بيروت لبنان.
- ٤٨: كتاب العلل ومعرفة الرجال: امام أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل، المتوفى: ٢٤١هـ، دار القبس للنشر والتوزيع مكة العربية السعودية.
- ٤٩: كتاب العلل للدارقطني: امام أبو الحسن علي بن عمر بن أحمد بن مهدي

- الدارقطني، المتوفى: ٣٨٥هـ، دارالترومية الرياض.
- ٥٠: كتاب المعرفة والتاريخ: امام أبو يوسف يعقوب بن سفيان الفسوي، المتوفى: ٢٧٧هـ، المكتبة العلمية بيروت لبنان.
- ٥١: تاريخ يحيى بن معين: امام أبو زكريا يحيى بن معين بن عون البغدادى، المتوفى: ٢٣٣هـ، مكتبة دارالقلم بيروت لبنان.
- ٥٢: تاريخ عثمان بن سعيد الدارمي: امام يحيى بن معين بن عون البغدادى، المتوفى: ٢٣٣هـ، دارالمأمون، للتراث بيروت لبنان.
- ٥٣: تاريخ أبي زرعة الدمشقي: امام أبو زرعة عبد الرحمن بن عمرو بن عبد الله بن صفوان، المتوفى: ٢٨١هـ، دارالكتب العلمية بيروت لبنان.
- ٥٤: التاريخ الكبير: امام أحمد بن زهير بن حرب، المتوفى: ٢٧٩هـ، شركة غراس النشر والتوزيع.
- ٥٥: تاريخ الثقات: امام أحمد بن عبد الله العجلي، المتوفى: ٢٦١هـ، المكتبة الاثرية ساكنة بل شيوخ پوره.
- ٥٦: تاريخ أسماء الثقات: امام أبو حفص عمر بن أحمد بن عثمان المعروف بابن شاهين، المتوفى: ٣٨٥هـ، دارالكتب العلمية بيروت لبنان.
- ٥٧: علل الحديث: امام أبو محمد عبد الرحمن بن أبي حاتم الرازي، المتوفى: ٣٢٧هـ، مكتبة الرشد الرياض.
- ٥٨: العلل الصغير الترمذي: امام أبو عيسى محمد بن عيسى، المتوفى: ٢٧٩هـ، جامعه تعليم القرآن والحديث سيالكوث.
- ٥٩: العلل المتناهية: امام أبو الفرج عبد الرحمن بن علي بن محمد بن الجوزي، المتوفى: ٥٩٧هـ، دار نشر الكتب الاسلامية لاهور.
- ٦٠: سوالات ابن الجنيد: امام أبو زكريا يحيى بن معين بن عون البغدادى، المتوفى: ٢٣٣هـ، عالم الكتب بيروت لبنان.
- ٦١: سوالات محمد بن عثمان بن أبي شيبة: امام علي بن عبد الله بن جعفر السعدي المدني، المتوفى: ٢٣٤هـ، مكتبة المعارف الرياض، سعودي عرب.

- ٦٢: سوالات أبي داؤد: امام أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل، المتوفى: ٢٤١هـ، مكتبة العلوم والحكم المدينة المنورة.
- ٦٣: سوالات حمزه بن يوسف السهمي للدارقطني: امام أبو الحسن علي بن عمر بن أحمد بن مهدي، المتوفى: ٣٨٥هـ، مكتبة المعارف الرياض، سعودي عرب.
- ٦٤: سوالات أبو عبد الرحمن السلمي للدارقطني: امام أبو الحسن علي بن عمر بن أحمد بن مهدي، المتوفى: ٣٨٥هـ، لدارالعلوم للطباعة والنشر الرياض.
- ٦٥: سوالات الحاكم النيساري للدارقطني: امام أبو الحسن علي بن عمر بن أحمد بن مهدي، المتوفى: ٣٨٥هـ، مكتبة المعارف الرياض.
- ٦٦: سوالات مسعود بن علي السجزي الحاكم: امام أبو عبد الله محمد بن عبد الله بن محمد الحاكم، المتوفى: ٤٠٥هـ، دار الغرب الاسلامي بيروت لبنان.
- ٦٧: طبقات ابن سعد: مترجم: امام أبو عبد الله محمد بن سعد البصري، المتوفى: ٢٣٠هـ، نفيس الكي في كراچی۔
- ٦٨: كتاب الرسالة: امام أبو عبد الله محمد بن ادريس بن عباس بن شافع بن سائب الشافعي، المتوفى: ٢٠٤هـ، دارالكتاب العربي بيروت لبنان.
- ٦٩: كتاب الرسالة: مترجم: امام أبو عبد الله محمد بن ادريس بن عباس بن شافع بن سائب الشافعي، المتوفى: ٢٠٤هـ، محمد سعيد ابن سزنا تاجران كتب قرآن محل كراچی۔
- ٧٠: آداب الشافعي ومناقبة: امام أبو محمد عبد الرحمن بن أبي حاتم، المتوفى: ٣٢٧هـ، دارالكتب العلمية بيروت لبنان.
- ٧١: المدخل الى الصحيح: امام أبو عبد الله محمد بن عبد الله بن محمد الحاكم، المتوفى: ٤٠٥هـ، تحقيق ربيع بن هادي عمير المدخلي.
- ٧٢: معرفة علوم الحديث: امام أبو عبد الله محمد بن عبد الله بن محمد الحاكم، المتوفى: ٤٠٥هـ، دارالكتب العلمية بيروت لبنان.



- ۷۳: معرفة علوم الحديث ، مترجم: امام أبو عبد الله محمد بن عبد الله بن محمد الحاكم ، المتوفى : ۴۰۵ھ ، ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور۔
- ۷۴: الكفاية في علم الرواية: امام أبوبكر أحمد بن علي بن ثابت المعروف بالخطيب البغدادي ، المتوفى: ۴۶۳ھ ، دارالكتب العلمية بيروت لبنان .
- ۷۵: تهذيب التهذيب: امام أبو الفضل أحمد بن علي بن محمد بن حجر العسقلاني ، المتوفى: ۸۵۲ھ ، دار احياء التراث العربي بيروت لبنان .
- ۷۶: تقريب التهذيب: امام أبو الفضل أحمد بن علي بن محمد بن حجر العسقلاني ، المتوفى: ۸۵۲ھ ، فاران اکیڈمی لاہور۔
- ۷۷: لسان الميزان في أسماء الرجال: امام أبو الفضل أحمد بن علي بن محمد بن حجر العسقلاني ، المتوفى: ۸۵۲ھ ، ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان۔
- ۷۸: تلخیص الحبر في تخريج أحاديث الراعي الكبير: امام أبو الفضل أحمد بن علي بن محمد بن حجر العسقلاني ، المتوفى: ۸۵۲ھ ، المكتبة الاثرية سائنگھل شیخوپورہ۔
- ۷۹: تعريف اهل التقديس: امام أبو الفضل أحمد بن علي بن محمد بن حجر العسقلاني ، المتوفى: ۸۵۲ھ ، جامعة الامام محمد بن سعود الاسلامیة الرياض سعودی عرب .
- ۸۰: تهذيب الكمال في أسماء الرجال: امام أبو الحجاج يوسف بن زکی عبد الرحمن بن يوسف المزي ، المتوفى : ۷۴۲ھ ، دارالفکر .
- ۸۱: خلاصة تذهيب تهذيب الكمال في أسماء الرجال: امام صفی الدين أحمد بن عبد الله الخزرجي ، المتوفى : ۹۲۳ھ ، المكتبة الاثرية سائنگھل شیخوپورہ۔
- ۸۲: ميزان الاعتدال في نقد الرجال: امام أبو عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان الذهبي ، المتوفى : ۷۴۸ھ ، المكتبة الاثرية سائنگھل شیخوپورہ۔
- ۸۳: الكاشف في معرفة من له رواية في الكتب الستة: امام أبو عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان الذهبي ، المتوفى : ۷۴۸ھ ، دارالكتب العلمية بيروت لبنان .

- ٨٤: تذكرة الحفاظ: مترجم: امام أبو عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان الذهبي، المتوفى: ٧٤٨هـ، اسلامك پبلشنگ ہاؤس، لاہور۔
- ٨٥: المغني في الضعفاء: امام أبو عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان الذهبي، المتوفى: ٧٤٨هـ، دارالكتب العلمية بيروت لبنان.
- ٨٦: ديوان الضعفاء والمتروكين: امام أبو عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان الذهبي، المتوفى: ٧٤٨هـ، مكتبة النهضة الحديثة مكة المكرمة.
- ٨٧: الكواكب النيرات في معرفة من اختلط من الرواة الثقات: امام لأبي البركات محمد بن أحمد المعروف بابن الكيال المتوفى: ٩٣٩هـ، دارالمامون للتراث دمشق بيروت.
- ٨٨: نهاية الاغباط بمن رمي من الرواة بالاختلاط: امام برهان الدين أبو إسحاق ابراهيم بن محمد بن خليل، المتوفى: ٨٤١هـ، دارالحديث القاهرة.
- ٨٩: المنار المنيف في الصحيح والضعيف: امام شمس الدين أبو عبد الله محمد بن أبوبكر المعروف بابن قيم الجوزية، المتوفى: ٧٥١هـ، مكتب المطبوعات الاسلامية بيروت.
- ٩٠: شرح علل الترمذي: الامام لابن رجب الحنبلي، المتوفى: ٧٩٥هـ، مكتبة الرشد الرياض.
- ٩١: ذكر من يعتمد قوله في الجرح والتعديل: امام أبو عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان الذهبي، المتوفى: ٧٤٨هـ، المكتبة العلمية لاهور.
- ٩٢: المتكلمون في الرجال: امام محمد بن عبد الرحمن السخاوي، المتوفى: ٩٠٢هـ، المكتبة العلمية لاهور.
- ٩٣: اختصار علوم الحديث: مترجم: امام أبو الفدا اسماعيل بن عمر بن كثير الدمشقي، المتوفى: ٧٧٤هـ، مكتبة اسلامية لاهور.
- ٩٤: مقدمة ابن الصلاح: مترجم: امام أبو عمرو عثمان بن عبد الرحمن، المتوفى: ٦٤٣هـ، مكتبة ناصريه فيصل آباد.
- ٩٥: نزهة النظر في شرح نخبة الفكر: مترجم: امام أبو الفضل أحمد بن علي بن

محمد بن حجر العسقلانی، المتوفی: ۸۵۲ھ، ادارہ اسلامیات لاہور۔

۹۶: الفتح المبين في تحقيق طبقات المدلسين: امام أبو الفضل أحمد بن علي بن محمد بن حجر العسقلاني، المتوفى: ۸۵۲ھ، مکتبہ اسلامیہ لاہور (تحقیق: محدث العصر حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ)

۹۷: تذكرة الموضوعات والضعفاء: علامہ محمد طاہر بن علی الہندی، التوفی: ۹۸۶ھ، کتب خانہ مجیدیہ ملتان۔

۹۸: نصب الراية تخريج أحاديث الهداية: علامہ جمال الدین عبد اللہ بن یوسف الزیلعی، المتوفی: ۷۶۲ھ، قدیمی کتب خانہ کراچی۔

۹۹: تجريد أسماء الرواة: أعده، عمر بن محمود أبو عمر، حسن محمود أبوهنيه، مکتبہ المنار، الاردن۔

۱۰۰: تحرير تقريب التهذيب: الدكتور بشار عواد معروف، الشيخ شعيب الأرناؤوط، مؤسسة الرسالة، بيروت۔

۱۰۱: موسوعة اقوال الدارقطني: الدكتور محمد مهدي المسيلمي، اشرف منصور عبد الرحمن، عالم الكتب بيروت لبنان۔

۱۰۲: معجم الجرح والتعديل الرجال السنن الكبرى للبيهقي: الدكتور نجم عبد الرحمن خلف، دار الراية الرياض۔

۱۰۳: الدار النقي من كلام الامام البيهقي (في الرجال): حسين بن قاسم تاجي الكلداري، دار الفتح الشارقة۔

۱۰۴: تعليقات الدارقطني على المجروحين لابن حبان البستي: خليل بن محمد العربي، دار الكتاب الاسلامي القاهرة۔

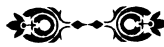
۱۰۵: سلسلة الأحاديث الصحيحة: الشيخ محدث العصر محمد ناصر الدين الباني رحمه الله، المتوفى: ۱۹۹۹ء، مکتبہ المعارف الرياض۔

۱۰۶: سلسلة الأحاديث الصحيحة، مترجم: الشيخ محدث العصر محمد ناصر الدين الباني رحمه الله، المتوفى: ۱۹۹۹ء، مکتبہ قدوسیہ لاہور۔

۱۰۷: سلسلة الأحاديث الضعيفة والموضوعة: الشيخ محدث العصر محمد ناصر الدين الباني رحمه الله، المتوفى: ۱۹۹۹ء، مکتبہ المعارف

الرياض .

- ١٠٨: احاديث ضعيفه كالمجموعه، مترجم: الشيخ محدث العصر محمد ناصر الدين الباني رحمه الله، المتوفى: ١٩٩٩ء، مكتبة ضياء السنة فيصل آباد۔
- ١٠٩: إرواء الغليل في تخريج أحاديث منار السبيل: الشيخ محدث العصر محمد ناصر الدين الباني رحمه الله، المتوفى: ١٩٩٩ء، دار الكتب پشاور۔
- ١١٠: تمام المنة في التعليق على فقه السنة: الشيخ محدث العصر محمد ناصر الدين الباني رحمه الله، المتوفى: ١٩٩٩ء، دار الراية الرياض .
- ١١١: أنوار الصحيفة في الأحاديث الضعيفة من السنن الأربعة: محدث العصر شيخ الحديث حافظ زبير على زئي رحمه الله، المتوفى: ٢٠١٣ء، مكتبة الاسلاميه لاهور۔
- ١١٢: مقالات: محدث العصر شيخ الحديث حافظ زبير على زئي رحمه الله، المتوفى: ٢٠١٣ء، مكتبة اسلاميه لاهور۔
- ١١٣: القول المقبول في تخريج و تعليق صلوة الرسول: الشيخ أبو عبد السلام عبد الرؤف بن عبد الحنان رحمہ اللہ، دار الاشاعت اشرفيه ضلع قصور .
- ١١٤: بدعات كانسايكلوبيديا للالباني: أبو عبيده مشهور بن حسن آل سلمان، الفرقان ٹرسٹ ضلع مظفر گڑھ۔
- ١١٥: رہبر تخریج حدیث: ڈاکٹر محمد اقبال احمد اسحاق، مكتبة قاسم العلوم لاہور۔



## مصنّف کی دیگر کتب

- ۱: الصحیفة فی الأحادیث الضعیفة من سلسلة الأحادیث الضعیفة  
للألبانی (حصہ اول مطبوعہ)
- ۲: الصحیفة فی الأحادیث الضعیفة من سلسلة الأحادیث الضعیفة  
للألبانی (حصہ دوم، زیر تکمیل)
- ۳: رفع یدین، صحابہ، تابعین، تبع تابعین اور محدثین کی نظر میں۔
- ۴: بسم اللہ بالجہر کا تحقیق جائزہ۔
- ۵: کیا بیس رکعات نماز تراویح سنت ہے؟
- ۶: صحیح مسنون اذکار اور دعائیں۔
- ۷: صحیح حصن المسلم (تحقیق و تخریج، مطبوعہ)
- ۸: صحیح حصن المسلم و ضعیف حصن المسلم (تحقیق و تخریج، مطبوعہ)
- ۹: کتاب الضعفاء والمتروکین (جلد اول، مطبوعہ)
- ۱۰: کتاب الضعفاء والمتروکین (جلد دوم، زیر تکمیل)
- ۱۱: نماز جنازہ میں دائیں طرف ایک سلام پھیرنا سنت ہے (مطبوعہ)
- ۱۲: نماز وتر کا مسنون طریقہ (مطبوعہ)
- ۱۳: نماز کا صحیح مسنون طریقہ۔
- ۱۴: قربانی کے تین دن ہیں۔
- ۱۵: کتاب الثقات۔
- ۱۶: مقالات سلفی۔
- ۱۷: الحزب الاعظم کا تحقیق جائزہ۔



# كتبك الضعفاء والمثيرون